ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل
مدیر أعلیٰ: نصیر أحمد قمر
جلد ۳ جمعۃ المبارک ۱۰ مئی ۱۹۹۶ء شمارہ ۱۹

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے۔

"خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذاریات:۵۷)۔ جو اس اصل غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول کی فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں۔ فلاں مکان بنالوں۔ فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلالے اور کیا سلوک کیا جاوے۔

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہئے جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شئے ہوجاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پاکر وہ ہلاک ہوجاوے گا۔ خدا تعالیٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے۔ پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔ سب عبادتوں کا مرکز دل ہے۔ اگر عبادت تو بجالاتا ہے مگر دل خدا تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں ہے تو عبادت کیا کام آوے گی۔ اس لئے دل کا رجوع تام اس کی طرف ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھو کہ ہزاروں مساجد ہیں۔ مگر سوائے اس کے کہ ان میں رسمی عبادت ہو اور کیا ہے؟ ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت یہودیوں کی حالت تھی کہ رسم اور عادت کے طور پر عبادت کرتے تھے اور دل کا حقیقی میلان جو کہ عبادت کی روح ہے ہرگز نہ تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان پر لعنت کی۔ پس اس وقت بھی جو لوگ پاکیزگی قلب کی فکر نہیں کرتے تو اگر رسم و عادت کے طور پر وہ سینکڑوں ٹکریں مارتے ہیں انکو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من زکھا۔ وقد خاب من دسھا (الشمس:۱۰-۱۱)۔ کہ وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے اور جو اسے پاک نہ کرے گا بلکہ خاک میں ملا دے گا یعنی سفلی خواہشات کا اسے مخزن بنا رکھے گا وہ نامراد رہے گا۔ اس بات سے ہمیں انکار نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف آنے کے لئے ہزارہا روکیں ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو آج صفحہ دنیا پر نہ کوئی ہندو ہوتا نہ عیسائی۔ سب کے سب مسلمان نظر آتے۔ لیکن ان روکوں کو دور کرنا بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے وہی توفیق عطا کرے تو انسان نیک و بد میں تمیز کرسکتا ہے۔ اس لئے آخر کار بات پھر اسی پر آٹھہرتی ہے کہ انسان اسی کی طرف رجوع کرے تاکہ قوت اور طاقت دلوے۔"

پاکستان کی موجودہ تمام نحوستوں کی جڑ

اس ظالمانہ فیصلے میں ہے جو ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ہوا

جب تک اس فیصلے کو تبدیل نہیں کرو گے تمہارے دن نہیں پھر سکتے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲۶ اپریل ۱۹۹۶ء)

لندن [۲۶ اپریل]: سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سورہ ابراہیم کی آیت نمبر ۳۲ کی تلاوت کی اور اس کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت فرمائی۔ اس آیت کے مختلف مضامین کو بیان کرنے سے قبل ابتداء میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج ۲۶ اپریل ہے اور یہ دن منحوس بھی تھا اور مبارک بھی یعنی بیک وقت بعضوں کے لئے منحوس اور بعضوں کے لئے مبارک۔ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو ضیاء الحق، پاکستان کے فوجی ڈکٹیٹر نے ایک ظالمانہ آرڈی نینس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی آزادیاں چھینیں اور ان کی چوٹ آزادی ضمیر پر تھی۔ ہر ممکن کوشش کی گئی کہ جماعت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اعلان کرنے سے روک دیا جائے اور زبان کی حد تک ہی پابندی نہیں لگائی گئی بلکہ یہاں تک پابندیوں میں جکڑنے کی کوشش کی گئی کہ اگر کوئی احمدی محض اپنے طرز زندگی سے ہی مسلمان دکھائی دے تو اسے سزا دی جائے گی۔ اس دن کے بعد پاکستان کی ساری برکتیں ایک ایک کر کے اٹھالی گئیں۔ ہر اچھی بات پاکستان سے رخصت ہوئی۔ ہر نیکی، ہر خوبی پاکستان کو چھوڑنے لگی اور اب وہ فسادات کا ایسا اکھاڑہ بن گیا ہے کہ نہ دوست کو دوست پر اعتبار رہا، نہ دشمن سے کسی انسانی قدر کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اور انسانی قدر کا کوئی ضابطہ ایسا باقی نہیں رہا جو پاکستان کے عوام کو دیگر پاکستانی عوام کے حقوق کو سلب کرنے سے باز رکھ سکے۔ حضور نے فرمایا کہ آج جو پاکستان میں مظالم ہو رہے ہیں ان کی داستان اتنی بھیانک ہے کہ ان کے تصور سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جرمنی یورپ کی سب سے بڑی جماعت ہے۔ تبلیغ، تربیت اور مالی قربانی کے میدانوں میں بہت مستعد اور باقی جماعتوں کے لئے ایک نیک نمونہ۔ جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کی سال رواں کی سالانہ مجلس شوریٰ کا آغاز ۱۹ اپریل بروز جمعۃ المبارک ہوا۔ ۲۴ گھنٹے کی نشریات کی وجہ سے اب یہ صورت میسر آگئی ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب پسند فرمائیں دنیا کی سب جماعتوں کو یا کسی ایک معین جماعت کو براہ راست خطاب فرماسکتے ہیں۔ شوریٰ کے اہم موقع پر جماعت جرمنی کی درخواست کو منظور فرماتے ہوئے حضور انور نے شام سوا پانچ بجے اراکین مجلس شوریٰ سے براہ راست خطاب فرمایا جو پون گھنٹہ جاری رہا۔ اس خطاب میں حضور انور نے ان امور کی نشان دہی فرمائی جن کی طرف جرمنی کو خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

براہ راست خطابات کے اس بابرکت سلسلہ سے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت مبارک دور میں داخل ہوچکی ہے جو جماعت کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار ہے۔

ہفتہ، ۲۰ر اپریل ۱۹۹۶ء.

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی کلاس لی جس کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مختلف نظمیں اور تقاریر ہوئیں۔ ان میں سے دو تقاریر صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ اور صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کے بارہ میں تھیں۔

اتوار، ۲۱ر اپریل ۱۹۹۶ء.

انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں احباب نے درج ذیل سوالات کئے۔

☆ ہم یقین رکھتے ہیں کہ حق و صداقت کا ضرور غلبہ ہوگا۔ لیکن موجودہ دور میں بہت سے معصوم انسان ظلم و ستم اور زیادتیوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ ان اشکال کی کیا وضاحت ہے؟

☆ اگر آپ کے پاس کوئی بہت قیمتی پیاری چیز ہو اور آپ کو یہ معلوم نہ ہو کہ کس کی تحویل میں دی جاسکتی ہے تو اس صورت میں آپ کیا کریں گے؟

☆ اسلام کی کون سی ایسی خوبی ہے جو خاص طور پر لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہے؟

☆ ایک انگلش ٹیچر نے سوال کیا کہ "میں مذہبی تعلیم کی استاد ہوں اور میرا خیال ہے کہ میں اس کا صحیح حق نہیں ادا کر سکتی اور میری ذاتی رائے ہے کہ اگر مذہبی تعلیم مذہبی علماء کے سپرد کی جائے تو کیا یہ زیادہ بہتر نہ ہوگا؟

☆ اسلام اور عیسائیت میں بنیادی طور پر کیا فرق ہے؟

سوموار، ۲۲ر اپریل ۱۹۹۶ء.

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ترجمۃ القرآن کی کلاس نمبر ۱۲۷ لی۔ جس میں آپ نے سورہ رعد کی آیت نمبر ۶ تا ۱۴ تک کا ترجمہ و تشریح بیان فرمائی۔ نیز اس سلسلہ میں "یسبح الرعد بحمدہ" کی تشریح فرماتے ہوئے بادل بننے، بجلی چمکنے اور بارش برسنے کے بارہ میں سائنسی نقطہ نگاہ سے بہت ہی ایمان افروز باتیں بیان فرمائیں جو سننے سے تعلق رکھتی ہیں۔ احباب جماعت کو یہ ٹیپ لے کر ضرور سننی چاہئے۔

منگل، ۲۳ر اپریل ۱۹۹۶ء.

آج کی ترجمۃ القرآن کلاس میں حضور انور ایدہ اللہ نے سورہ رعد کی آیت نمبر ۱۵ تا ۳۲ کا ترجمہ و تشریح بیان فرمائی۔ یہ اس سلسلہ کی کلاس نمبر ۱۲۸ تھی۔

بدھ و جمعرات، ۲۴ر و ۲۵ر اپریل ۱۹۹۶ء.

ان دو دنوں میں حضور ایدہ اللہ نے ہومیو پیتھی کی کلاسز نمبر ۱۵۴ اور ۱۵۵ لیں۔ جن میں علی الترتیب دانتوں کی تکالیف، دانت درد، خشک کھانسی اور عام کھانسی اور زبان کی تکالیف اور ان کے علاج کے بارہ میں بتایا۔

جمعۃ المبارک، ۲۶ر اپریل ۱۹۹۶ء.

اردو بولنے والے احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کے جن سوالات کے جوابات عطا فرمائے وہ یہ تھے:۔

باقی صفحہ نمبر ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

ماحولیات

ماحولیات یا Environment ایک ایسا موضوع ہے جس پر آج کے دور میں خصوصیت سے ترقی یافتہ ممالک یورپ اور امریکہ وغیرہ میں بہت زور دیا جاتا ہے۔ مغربی ممالک میں تو خاص طور پر بہت سے ایسے سرکاری و غیر سرکاری ادارے اور تنظیمیں موجود ہیں جو ماحولیات سے متعلقہ مسائل کو پریس اور ٹی وی وغیرہ میں اچھالتے اور اس کرہ ارض کو ہر قسم کی آلودگی سے پاک اور صاف رکھنے کے لئے آواز اٹھاتے اور تحریکیں چلاتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہر سال کروڑوں ڈالر محض اشتہاری مہمات پر ہی خرچ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ عوام الناس کو اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے اور اسے بہتر بنانے کی تاکید کی جاتی ہے اور ایسی فیکٹریوں، کارخانوں یا دیگر صنعتوں اور اداروں کے خلاف پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے جو کسی پہلو سے اس زمین اور اس کے ماحول کو خراب کرنے کے ذمہ دار ٹھہرتے ہیں۔ چنانچہ بعض اوقات ماحولیات سے متعلقہ اداروں کا احتجاج اور دباؤ اتنا بڑھ جاتا ہے کہ بڑی بڑی طاقتور کمپنیاں اور بعض اوقات حکومتیں بھی ان کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جاتی ہیں اور انہیں اپنے ایسے پروگرام اور منصوبے ترک کرنے پڑتے ہیں جن سے ماحول میں کسی قسم کی آلودگی پیدا ہونے کا امکان ہوتا ہے۔

جہاں تک اس زمین اور اس کی فضا اور ماحول کو پاک وصاف رکھنے کا تعلق ہے یہ یقیناً نہایت اہم اور ضروری امر ہے اور اس زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے گردوپیش کو صاف ستھرا رکھیں اور اپنے ماحول کو پاکیزہ بنائیں تاکہ وہ صاف، خوشگوار اور صحت بخش فضا میں سانس لیں اور امن وسکون کے ساتھ صحت مند زندگی گزاریں۔ لیکن جب ہم ماحولیات سے تعلق رکھنے والے اداروں پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تمام تر کوششیں اس کرہ ارض کو صرف ظاہری اور مادی لحاظ سے آلودگی سے بچانے اور اس کے گردوپیش کی ظاہری خوبصورتی کی حفاظت کے لئے ہی وقف ہیں حالانکہ انسانی زندگی کی صحت اور بقا کے لئے صرف ظاہری لحاظ سے ہی ماحول کا صاف ستھرا ہونا کافی نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی لحاظ سے بھی اسے خوشگوار اور پرامن بنانا ضروری ہے مگر جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے دجال کے متعلق خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ وہ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور اس کی بائیں آنکھ بہت روشن اور تیز ہوگی۔ اسی طرح ان مغربی اقوام کی تمام تر جدوجہد اس دنیاوی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ہے اور ان کی دائیں آنکھ یعنی روحانیت کی آنکھ بالکل اندھی ہے۔ چنانچہ نتیجہ یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ ظاہری لحاظ سے ان مغربی ممالک میں صفائی ستھرائی پر بہت زور دیا جاتا ہے بہت سی خطرناک جسمانی بیماریاں اس سوسائٹی میں پھیل رہی ہیں ان میں اکثر بیماریاں وہ ہیں جن کا تعلق جنسی آزادی اور بے حیائی سے ہے۔ اسی طرح اخلاقی اور روحانی تعلیم کے فقدان کے نتیجہ میں دہریت والحاد کی مسموم فضا میں پلنے والوں میں دیگر کئی قسم کے وحشیانہ جرائم بڑی سرعت کے ساتھ نشوونما پا رہے ہیں جن میں چوری، ڈاکہ، قتل وغارت، عصمت فروشی، منشیات، جوابازی، شراب نوشی، چھوٹے بچوں کے ساتھ جنسی زیادتیاں وغیرہ شامل ہیں اور حال یہ ہے کہ ان ملکوں کا اندرونی امن دن بدن اٹھتا جا رہا ہے اور لوگوں میں جان، مال اور عزت کے تحفظ کے فقدان کا احساس بڑھتا جا رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں طرح طرح کی نفسیاتی بیماریاں بھی پھیل رہی ہیں۔ حیرت ہوتی ہے کہ اتنی ترقی یافتہ اقوام ہونے کے باوجود یہ لوگ کیوں اس پہلو سے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے اقدامات نہیں کرتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کام ان کے بس کا ہے ہی نہیں۔

چنانچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں کانے دجال کے ظہور کی خبر دی وہاں اس کے مقابل پر عیسیٰ مسیح کے نزول کی بھی بشارت عطا فرمائی اور بتایا کہ دراصل اس زمین پر حقیقی امن اور انصاف کا قیام اور ہر قسم کے ظاہری و باطنی فساد اور ظلم و زیادتی کا خاتمہ مسیح موعودؑ کے ذریعہ ہوگا۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ اس عظیم عالمی جہاد کا آغاز ہو چکا ہے اور جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جو خدا کے فضل اور اس کی نصرت و تائید سے یہ استطاعت اور توفیق رکھتی ہے کہ اس زمین کو ہر قسم کے مادی و روحانی خبث اور گندگی سے پاک وصاف کرتے ہوئے اور اس کے ماحول کو پاکیزہ اور خوش گوار بناتے ہوئے امن و عافیت کا ایسا گہوارہ بنائے جہاں انسان کی صرف جسمانی و ذہنی صلاحیتیں ہی نشوونما نہ پائیں بلکہ اخلاقی و روحانی لحاظ سے بھی وہ اعلیٰ مراتب کو پانے والا ہو۔ اور اس کی زندگی سچی و ابدی خوشیوں سے معمور خوشحال اور بامراد زندگی ہو۔ اس پہلو سے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی اس ذمہ داری کو سمجھے اور نہ صرف اپنے آپ کو ماحول کے بداثرات سے بچانے کے لئے ہمہ وقت چوکس اور ہوشیار رہے بلکہ اپنی اپنی جگہ اپنے ماحول کو بھی ہر قسم کی ظاہری، باطنی، مادی، و روحانی آلودگی سے بچانے اور اسے خوبصورت بنانے کی ہر ممکن سعی کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ میں اپنی قوم کو متنبہ کرتا ہوں۔ ان کے دانشوروں کو جن میں کچھ دانش باقی ہے کہ غور کر کے دیکھیں تو سہی کہ ان سارے جرموں کی جڑ ہے کہاں۔ حضور نے فرمایا کہ ١٦ اپریل کو جو فیصلہ ہوا ان تمام نحوستوں کی جڑ اس فیصلے میں ہے۔ اس کا ایک قطعی ثبوت یہ ہے کہ جس شخص نے خدا کے نام پر اور اسلام سے محبت کا دعویٰ کر کے، ایک خادم اسلام کا روپ دھار کر یہ کارروائی کی، خدا کی تقدیر نے اس کے پرخچے اڑا دیئے اور اس کا نام و نشان باقی نہیں رہا۔ وہ ایک بھیانک آواز کے ساتھ آسمان میں پھٹا اور اس کے جسم کا ذرہ ذرہ خاک میں مل کر بگولوں کی نذر ہو گیا۔ صرف ایک جبڑے کا نشان باقی رہا مگر وہ بھی مصنوعی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ غور کریں کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنی محبت میں قربانیاں پیش کرنے والوں، اپنے دین کا دفاع کرنے والوں کے ساتھ یہ سلوک کیا کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جب تک تم اس فیصلے کو تبدیل نہیں کرو گے تمہارے دن نہیں پھر سکتے۔

حضور نے فرمایا کہ مگر یہ دن جماعت کے لئے بابرکت دن بھی تھا۔ اس کی برکتیں اسی آسمان سے نازل ہو رہی ہیں جس آسمان نے اس شخص کی خاک اڑا دی۔ حضور نے فرمایا کہ جہاں یہ دن پاکستان کے لئے ایک منحوس دن ثابت ہوا وہاں جماعت احمدیہ کے لئے ایک مبارک دن بن کر طلوع ہوا ہے کیونکہ ایم ٹی اے کی برکت ایسی ہے جو آسمان سے جماعت احمدیہ پر نازل ہو رہی ہے اور تصویروں اور آوازوں میں ڈھل کر زمین کے کناروں تک پھیل رہی ہے۔ حضور نے اعلان فرمایا کہ آج ٢٦ اپریل کے دن کے آغاز کے ساتھ ایم ٹی اے کے پروگرام اب ایشیا میں بھی ٢٤ گھنٹے دیکھے جا سکیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ خدا کی تقدیر بعض دنوں کو بیک وقت منحوس بھی بناتی ہے اور بابرکت بھی بناتی ہے۔ ایک ہی دن کا بعضوں کے لئے منحوس ہونا، بعضوں کے لئے مبارک ہونا صداقت کا ایسا نشان ہے جس پر انسان کا کوئی اختیار نہیں۔ تقدیر ہی ایسے دن تراشا کرتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بڑی بڑی حکومتیں بڑے بڑے نظام جاری ہیں مگر چوبیس گھنٹے کا ٹی وی جو مسلسل اللہ کی باتیں نشر کرے یہ نظام اس سے پہلے کبھی وہاں جاری نہیں ہوا۔ حضور نے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے پاکستانی احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ اپنی قوم و وطن کے لئے، پاکستان کی بقاء کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہوش کی آنکھیں کھولے۔

حضور نے فرمایا ایم ٹی اے کے عظیم عالمی نظام کے لئے جو مالی قربانی جماعت نے پیش کی ہے اور جس ولولے کے ساتھ کی ہے اور جس تاکید کے ساتھ اپنے نام چھپانے کی تاکید کی ہے اس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ لاکھ لاکھ ڈالر دینے والے بڑی منت کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔ مسلسل وعدے آتے چلے جاتے ہیں۔ قربانیاں پیش ہوتی چلی جاتی ہیں۔ عورتیں زیور اتار کر پیش کرتی چلی جاتی ہیں اور اس آیت کا مضمون حیرت انگیز صداقت کے ساتھ دنیا پر ثابت ہو رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا اور خاموش رہنا کیسے آتا ہے اور کیسے اس اعلیٰ قدر کی حفاظت کی جانی چاہئے؟ اس اہم سوال کا جواب سمجھاتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس کا راز محبت الٰہی میں ہے۔ اگر انسان خالصۃً خدا کی خاطر اس کی محبت میں اس کے حضور پیش کرے تو پھر اسے کسی دکھاوے کی حاجت نہیں رہتی کیونکہ جس کی خاطر وہ قربانی دیتا ہے اس کی نظر میں وہ قربانی ہوتی ہے اور اس کے عوض اسے خدا کی محبت نصیب ہوتی ہے۔

حضور نے آیت قرآنی کے الفاظ "سرًا و علانیۃً" کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید نے "سرًا" کو پہلے رکھا ہے یہ بتانے کے لئے کہ مخفی قربانی اصل ہے۔ اور جو صرف خدا کی خاطر قربانی کریں ان کی اعلانیہ قربانی بھی ہر خطرے سے محفوظ ہوتی ہے اور اگر وہ اعلانیہ قربانی بھی کریں تو اس سے بعض زائد فائدے حاصل ہوتے ہیں اور قوم کے غافل طبقہ میں اس سے قربانی کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ محبت کی قربانی سے بہتر کوئی قربانی نہیں۔ پس اپنے اپنے رنگ میں اپنی مالی قربانیوں یا خدا کی خاطر جو وقت خرچ کرتے ہیں اس کا اپنی جگہ حساب لیتے رہیں کہ اس کے نتیجہ میں کتنا سرور ملا ہے۔ اگر اس سے مزا آیا تھا تو محبت کے بغیر مزا آ نہیں سکتا۔ اس لئے خدا کی راہ میں جو کچھ پیش کریں محبت اور عشق کے جذبے سے کریں۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ کبھی دل میں کسی قسم کا تکبر پیدا نہیں ہوگا کیونکہ جو عشق کی خاطر قربانی کرتا ہے وہ اس قربانی کی قبولیت پر زیر احسان ہوتا ہے۔ لیکن اگر محبت کی بجائے ریاء کے نتیجہ میں خرچ کیا تو یہ قربانی کا سب کچھ چاٹ جائے گا اور کچھ باقی نہیں رہے گا۔

☆ بقیہ: مختصرات

☆ نماز کسوف و خسوف کیوں پڑھی جاتی ہے۔ کیا گرہن کے وقت کسی حادثہ یا نقصان کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ عین اس وقت پر نماز پڑھنے کی کیا حکمت ہے؟

☆ روزنامہ جنگ میں خبر آئی ہے کہ بے نظیر بھٹو نے امن، جمہوریت اور اقلیتوں کے حقوق کے سلسلہ میں وفاقی وزیر برائے بہبود آبادی جے سالک کی خدمات کے اعتراف میں انہیں نوبل انعام ١٩٩٦ء کے لئے نامزد کرنے کی سفارش کی ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ دنیا میں اس سے بہتر امن قائم کرنے والا اور اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ حضور انور کا اس پر تبصرہ۔

☆ جب ہم با جماعت نماز پڑھتے ہیں تو کچھ حصے آہستہ آہستہ آواز میں پڑھتے ہیں اور کچھ اونچی آواز میں۔ اس کی کیا حکمت ہے؟

☆ میرے ایک ہندو دوست ہیں جو میرے زیر تبلیغ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم بتوں اور مورتیوں کو نہیں پوجتے بلکہ یہ بت تو ہمارے پرماتما کی شکتی یعنی طاقت کا مظہر ہیں۔ اور ہم اس طرح ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کا جواب کیسے دیا جائے؟

☆ کیا قتل خنزیر اور کسر صلیب سے مراد عیسائیت کا خاتمہ کرنا ہے؟

☆ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ مسیح صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ اور سور کی ایک تعریف خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خنازیر بتائے ہیں جو انسانی خنازیر ہیں۔ آدمی ہیں مگر بگڑے ہوئے مولوی ہیں۔ تو کیا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدا کی طرف سے ان انسانی خنازیر پر پکڑ آئے اور احمدی انہیں قتل نہ کریں بلکہ خدا خود انہیں پکڑے؟

☆ ایک احمدی دوست نے سوال کیا کہ حدیث نبوی "لوعاش لکان صدیقا نبیا" کے حوالہ سے میرے ایک غیر احمدی دوست نے یہ کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ابراہیم کی نوعمری میں وفات سے غیر احمدیوں کے موقف کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اگر خدا چاہتا کہ رسول پاکؐ کے بعد نبی ہوتے تو پھر اس نے ابراہیم کو زندہ کیوں نہ رکھا۔ اس کی وفات سے ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی تھا کہ کوئی نبی نہ ہو۔ اس بارہ میں وضاحت کی درخواست ہے۔

☆ بعض ممالک اسلام کے نام پر بنائے گئے ہیں لیکن وہ ان میں حقیقی اسلامی حکومت نہیں بنا سکے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

☆ لوگ نیک لوگوں کے مزاروں پر سجدے کرتے ہیں۔ اس سے ان کی روحوں کو تکلیف ہوتی ہوگی۔ ان لوگوں کو سمجھانے کا کیا طریق ہو سکتا ہے؟

☆ کرنسی کی قیمت روز بروز کم ہو رہی ہے۔ اگر کسی شخص نے چند سال پہلے کسی سے ادھار لیا ہو اور اب اسے واپس کرے تو کیا دینے والے کو کم نہیں ملے گا؟

☆ اگر کوئی قوم کسی قوم کو ظلم کا نشانہ بنائے اور گھروں سے نکالے تو کیا انہیں ان کے خلاف جہاد کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے؟

(ع - م - ر)

(انیسویں قسط)

مسیحیت

ایک سفر حقائق سے فسانہ تک

Christianity —— A journey from facts to fiction

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی معرکہ آراء انگریزی تصنیف کا اردو ترجمہ

[یہ اردو ترجمہ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی (سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل حال جرمنی) نے کیا ہے جسے ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے - مدیر]

ابدیت میں شریک مختلف ہستیاں

دوسرا منظر نامہ یہ ہے کہ تثلیث کے اقانیم تین مختلف وجود تھے جو بیک وقت ابدیت میں یکساں طور پر شریک تھے تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ ان کا آپس میں تعلق یا رشتہ کیا ہے۔ اگر وہ دوامی حیثیت رکھنے والے تین وجود تھے اور انہوں نے مل کر ایک خدا کی حیثیت اختیار کر رکھی تھی تو پھر ماننا پڑے گا کہ وہ اپنی اپنی جگہ ذاتی انا اور خودی کے بھی مالک تھے۔ اس لحاظ سے ایک کا دکھ اٹھانا (اگر دکھ اٹھانا ان کے لئے ممکن مانا جائے) اس کا اپنا ذاتی تجربہ ہوگا۔ باقی دو شخصیتیں اس کے ساتھ ہمدردی تو کر سکتی ہیں لیکن دکھ اٹھانے میں فی الحقیقت اس کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتیں۔ یقیناً خدا کے خیالات اور ان کے بروئے کار آنے کے طریق کار نیز خدا کے فیصلہ کرنے کے انداز کو سمجھنا قریباً ناممکن ہے۔ لیکن یہ دعویٰ کہ تین ہستیاں ایک ہستی کے طور پر ڈھلی ہوئی ہیں اس امر کا جواز پیدا کر دیتا ہے کہ تینوں کے ایک دوسرے سے آزاد طریقہ ہائے خیالات میں باہمی ربط جاننے کی کوشش کی جائے۔

اس نظریہ سے کہ تینوں آزاد طریقہ ہائے خیالات کی تین ہستیاں ایک ہستی میں ڈھلی ہوئی ہیں جو منظر نامہ ابھرتا ہے وہ ایک ایسے بچہ کی پیدائش کے منظر نامہ سے ملتا جلتا ہے جس کے تین سر ہوں۔ ایک سر، دو ہاتھ اور دو ٹانگیں وغیرہ، ایک دھڑ کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں لیکن ایک دھڑ پر تین سروں کا موجود ہونا مسئلہ پیدا کر دیتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ان تین سروں کی افتاد طبع اور فطرت طبیعی کا پتہ لگایا جائے۔ اگر قدرت کے یہ عجوبے اتنا لمبا عرصہ زندہ رہتے ہیں کہ خود بول سکیں اور جوان پر بیت رہی ہے اس کا اظہار کر سکیں تب ہی ہم ان سے دریافت کر سکتے ہیں کہ ان کے سروں کے اندر فکری لحاظ سے کیا کچھ ہو رہا ہے اور ہر سر میں الگ الگ کیا کیا افکار و خیالات جنم لے کر اپنے ایک ہی یا اکیلے جسم پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ یہ جانے اور معلوم کئے بغیر یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ وہ تینوں مل کر ایک ہی شخص ہیں اور یہ کہ وہ ایک شخص تین دماغوں میں شریک ہے۔ اسی طرح یہ کہنا بھی ممکن نہیں ہے کہ تین شخص ایک ہی جسم میں شریک ہیں۔

یہ بہت عجیب بات ہے کہ مسیحی اعتقاد کے اس اہم پہلو (تثلیث اور اس کے اقانیم کے باہمی ربط و ضبط) کی صحائف میں کوئی وضاحت موجود نہیں ہے۔ جہاں تک مسیح اور روح القدس کے ذکر یا حوالہ کا تعلق ہے ان کو ہر جگہ دو ایسی مختلف شخصیتوں کے طور پر پیش کیا گیا ہے جن کا نہ خیالات کا طریق ایک تھا اور نہ ہی ان کے جذبات و احساسات بالکل یکساں نوعیت کے تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو روح القدس کو مسیح سے علیحدہ وجود کے طور پر تصور میں لانا ممکن ہی نہ ہوتا۔ خاص طور پر اس عرصہ میں تو جبکہ مسیح انسانی جسم میں محدود و مقید تھا ان کے علیحدہ وجودوں کو تصور میں لانا بدرجہ اولیٰ ناممکن ہوتا۔ مسیح کے ایک انسان کے طور پر تجسم اختیار کرنے کے دوران تثلیث کے دوسرے عناصر ترکیبی کے ساتھ رابطہ سے متعلق جن سوالات کا یقینی طور پر پیدا ہونا لازمی ہے وہ یہ ہیں:-

(۱) کیا بقیہ دو عناصر ترکیبی یعنی "باپ خدا" اور روح القدس کسی لحاظ سے یسوع مسیح کے جسم اور جسم سے متعلق تجربات میں باہم مل کر اکٹھے شریک تھے؟

(۲) کیا اس انسانی جسم میں مسیح اکیلا ہی سمایا ہوا تھا اور جسم سے تعلق رکھنے والے تجربات میں اس نے تثلیث کے بقیہ دو عناصر ترکیبی کو شریک نہ کیا تھا؟

اول الذکر سوال کے شاخسانوں پر ہم پہلے ہی روشنی ڈال چکے ہیں۔ البتہ مؤخرالذکر سوال کے سلسلہ میں ایک مزید پیچیدگی پیدا ہوتی ہے اور اس نئی پیچیدگی کا تعلق ہے اس امر سے کہ اس دوران تثلیث کے باقی دو اجزائے ترکیبی سے مسیح کے رشتہ کی نوعیت کیا تھی اور ان کے درمیان کوئی رابطہ تھا یا نہیں۔ کیا اس عرصہ کے دوران مسیح نے از خود بالکل ایک علیحدہ شخصیت اختیار کر لی تھی یا وہ اس دوران بھی دوسرے اجزائے ترکیبی کا جزو لاینفک بنا رہا اور محض ایک اضافی مصروفیت کے رنگ میں وہ اپنے طور پر انسانی جسم میں بھی سمایا رہا۔ یہاں ایک اور سوال کا جواب حاصل کرنا ضروری ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے:

(۳) کیا انسانی جسم میں اس کی پوری کی پوری مقدس خدائی ہستی سمائی ہوئی تھی یا اس خدائی ہستی کا جس میں "باپ خدا" اور روح القدس بھی برابر کے شریک تھے صرف ایک حصہ (انسانی جسم میں سمانے کے لئے) اسی طرح آگے کو جھک گیا تھا جس طرح پانی میں پائے جانے والی اینوبا (Amoeba) نامی زندہ کیڑے کی ایک انگلی اس کے باقی وجود سے باہر نکلی ہوئی ہوتی ہے؟

منظر نامہ کے طور پر ابھرنے والی اس صورت حال میں ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس دور میں مسیح اپنے دو شریک ساتھیوں ("باپ خدا" اور روح القدس دونوں) سے بھی عظیم تر تھا کیونکہ وہ "اپنے باپ" اور روح القدس کے ساتھ ایک ہی خدائی شخصیت میں شریک بھی تھا اور اینوبا کیڑے کی باہر نکلی ہوئی انگلی کی طرح اپنی ایک علیحدہ ہستی بھی رکھتا تھا جس میں "باپ" اور روح القدس شریک نہ تھے۔ اس صورت حال اور اس کی مختلف کیفیات کو سمجھانے کی خاطر ہم بعض مفروضات کو ذہن میں لا کر اس صورت حال میں پوشیدہ تناقضات اور نامعقولیتوں کو ازراہ امثال بیان کرتے ہیں۔ قارئین کو ان مثالوں کو زیر نظر صورت حال پر لفظاً لفظاً چسپاں کرنے اور اسے صحیح سمجھنے کی غلطی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے۔ مفروضے محض سمجھانے کے لئے بیان کئے جاتے ہیں تاکہ اصل حقائق کو پرکھنے میں مدد مل سکے۔

اصل مسئلہ ہمارے سامنے یہ ہے کہ شخص ایک ہی ہے اور اس سے مختلف قسم کے اعمال و افعال اور احوال و عواقب ظاہر ہو رہے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ آیا ان کے ذریعہ وہ اپنی مختلف صفات کا اظہار کر رہا ہے یا یہ احوال و عواقب اس کے سلسلہ وار مختلف حالتوں اور حیثیتوں میں سے گزرنے پر دال ہیں۔ اس مسئلہ کی روشنی میں ہم نے "تین ہستیوں کے ایک" اور "ایک ہستی کے تین" ہونے کے مسیحی عقیدہ کا جائزہ لینا ہے اور جائزہ بھی لینا ہے اس زاویہ نگاہ سے کہ "ایک میں تین" اور "تین میں ایک" کی کیفیت اس امر کے مترادف بھی تو ہو سکتی ہے کہ ایک ہی ہستی نے اس کی مختلف حیثیتوں یا مختلف ادوار میں اس کے اپنے مختلف اوصاف اور مزاجوں کا اظہار ہو رہا ہے۔ یعنی ہستی ایک ہی ہے لیکن اس کی صفات، اس کی حیثیتیں، اس کی حالتیں اور اس کے مزاج مختلف ہیں جنہیں نام دے دیا گیا ہے علیحدہ علیحدہ ہستیوں کا۔ اس صورت حال پر ہم ایک گزشتہ باب میں خاصی تفصیل سے غور کر چکے ہیں۔ یہاں ہم صرف اس نکتہ پر زور دینا چاہتے ہیں کہ ایک شخص یا ایک ہستی جب مختلف حیثیتوں کا اظہار کرتی ہے تو وہ اپنے آپ کو مختلف حصوں میں تقسیم کئے بغیر ان مختلف حیثیتوں کا بیک وقت اظہار نہیں کر سکتی۔ مثال کے طور پر ایک خاص پیمانہ یا مقدار میں پانی ہی کو لے لیں۔ اس پانی کی ہستی کی اکائی یا وحدانیت پر اثر انداز ہوئے بغیر اسے مکمل طور پر بخارات یا برف میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر اسے ان مختلف شکلوں اور حیثیتوں میں بیک وقت دیکھنا مطلوب ہو تو پھر اسے تقسیم کرنا ضروری ہو جائے گا تاکہ اس کا ایک تہائی برف بن سکے۔ ایک تہائی بخارات میں تبدیل ہو سکے اور ایک تہائی اپنی سیال شکل ہی برقرار رکھے۔ ہر شکل دوسری شکل سے مختلف ہوگی اور کوئی ایک شکل بھی بیک وقت بقیہ دوسری شکلوں یا حیثیتوں میں شریک نہیں ہو سکے گی۔ پانی کی مقدار کو تین حصوں اور ان کی تین حالتوں میں تقسیم کر دیا جائے گا لیکن ہر ایک کا حجم پانی کی مقدار سے کم یا چھوٹا ہوگا۔ کوئی ان کو "تین میں ایک" اور "ایک میں تین" نہیں کہہ سکتا۔ اسی طرح مسیح کا یسوع کی انسانی شکل میں تجسم اختیار کرنا اور پھر انسان یسوع اور "باپ خدا" کے درمیان تعلق میں فرق نہ آنے دینا اور اس بندھن کو پورے طور پر برقرار رکھنا ایک ایسی بات ہے جسے تصور میں لانا ممکن نہیں ہے۔

تمام بنی نوع انسان ایک ہی قسم کے عناصر سے بنے ہوئے ہیں لیکن بلحاظ عناصر ان کی باہمی یکسانیت اور بلحاظ نوع ان کی یکساں حیثیت انہیں ایک ہی شخص یعنی فرد واحد یا ایک ہی شخصیت میں نہیں ڈھال دیتی۔ باہمی یکسانیت کے باوجود وہ باہم ہوتے ایک دوسرے سے الگ ہی ہیں۔ اگرچہ وہ بنیادی طور پر ایک ہی مادے کے بنے ہوئے ہوتے ہیں لیکن ان کے کردار، ان کی انفرادیتیں اور ان کی جداگانہ حیثیتیں انہیں لاتعداد شخصیتوں میں بانٹ دیتی ہیں۔ اس کے باوجود کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ "پانچ ارب میں ایک" اور "ایک میں پانچ ارب" ہیں۔

آئیے اب ہم اسی سوال کا ایک اور زاویہ نگاہ سے جائزہ لیتے ہیں۔ اگر وقت یا زمانہ کی ایک مقررہ مدت میں یسوع ایک طرف "باپ خدا" سے اور دوسری طرف روح القدس سے یکسر مختلف تھا اور ان کے درمیان امتیاز قطعی واضح تھا تو مسیح کی امتیازی رنگ میں واضح اور قطعی طور پر وہ علیحدہ اور جداگانہ ہستی اور موجودگی کس حساب کتاب میں شمار ہوگی اور کس جداگانہ کھاتہ میں ڈالی جائے گی؟ یاد رہے کہ اس حالت میں مسیح کو "باپ" اور روح القدس سے اس قدر کلی طور پر مختلف، علیحدہ اور بے تعلق سمجھنا پڑتا ہے کہ کوئی نسبت اور مماثلت ہی باقی نہیں رہتی۔ اور ایسا اس لئے سمجھنا پڑتا ہے تاکہ بنی نوع انسان (یا یوں کہہ لیں کہ اپنے جزوی انسانی بھائیوں) کی خاطر اس کی جانی قربانی کلی طور پر اس کا اپنا ذاتی تجربہ شمار ہو سکے۔ اس کے بغیر یہ نتیجہ نکل ہی نہیں سکتا کہ ہم یہ باور کریں کہ مسیح نے اکیلے ہی اپنے ذہن یا سلسلہ خیالات اور اس کے طریق کار کو یسوع کے مادی جسم میں منتقل کیا۔ بالفاظ دیگر مسیح تن تنہا اور اکیلا ہی ایک ایسے تجربہ میں سے گزرا جس میں مسیحی تثلیث کے دوسرے دو اجزائے ترکیبی ("باپ خدا" اور روح القدس) سرے سے شامل ہی نہ تھے۔ کیا یہ ایسا گورکھ دھندا نہیں ہے جس سے ذہن ٹیٹیک ٹیٹیک کر ضغطہ میں پڑے بغیر نہیں رہتا!

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

fozman foods

A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

CANADIAN IMMIGRATION
A GOLDEN OPPURTUNITY

Colin R Singer and Associates/ Canadian Barristers and Solicitors can assist you to immigrate to Canada under the following categories a) Independent b) Business c) Investor Independent categories: Computer Science and Technology, Engineering, Business Administration, Accountant, Financial Experts, Pharmacist, System Analyst, Computer Programmer, Social Worker, Tool Maker, Machine Fitter, Printing Instruments and Industrial Machine Mechanic, Minimum one year experience.

For Further Details contact:
DR H KHAN, 5 YORK STREET, BATLEY, W. YORKS, WF17 0LG
Tel: (01924) 479251
Fax: (01924) 472846

دل بھی دماغ کی طرح باہر سے پیغام وصول کرنے، اس پر فیصلہ کرنے اور عمل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے

(چوہدری خالد سیف اللہ خان)

بین الاقوامی رسالہ "فزیالوجی" میں ملبورن یونیورسٹی آسٹریلیا کی تحقیق شائع ہوئی ہے جس میں پہلی بار یہ ثابت کیا گیا ہے کہ دماغ کی طرح دل کا بھی اپنا علیحدہ شعوری نظام ہے۔ اگرچہ دل کے SENSORY CELLS دماغ کے NERVE CELLS کے مقابلہ میں پانچ گنا چھوٹے ہیں اور ان کو معلوم کرنا خاصہ مشکل کام ہے۔ محققین نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے دل کے فعل کو سمجھنے کے لئے ایک نئی دریافت کی ہے جو یہ ہے کہ دل کے اپنے NERVE CELLS مرکزی اعصابی نظام سے آزادانہ طور پر بھی کام کرسکتے ہیں۔ اس انقلابی دریافت کے نتیجہ میں ایسی دوائیں وجود میں آئیں گی جو دل کی حرکت کو منضبط کرنے کے لئے براہ راست دل کے اعصاب پر اثر کریں گی بجائے اس کے کہ وہ دماغ پر اثر کریں اور دماغ آگے دل کو احکام بھیجے جس طرح آجکل ہوتا ہے۔ پروفیسر ڈیوڈ ہرسٹ نے کہا "ہمارے گروپ کی تحقیق نے پہلی بار یہ ثابت کیا ہے کہ دل کا علیحدہ نروس سسٹم ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ دل بھی سوچتا ہے۔ اگر سوچنے کا مطلب یہ ہے کہ حواس کے ذریعہ علم حاصل کرنا (RECEIVING SENSORY INFORMATION) پھر اس پر فیصلہ کرنا اور اس پر عمل کرنا تو پھر دل بھی یہ کام کرتا ہے۔ دل میں ایسے حسی خلیات (SENSORY CELLS) ہیں جو پیغام وصول کرسکتے ہیں اور اسے دل کے فعل میں تبدیلی پیدا کرنے کے لئے استعمال کرسکتے ہیں۔

(ہیرلڈ، ۲۷ نومبر ۹۵ء)

یہ تحقیق اس لئے اہم ہے کہ اس کے مطابق دل بھی دماغ کی طرح باہر سے براہ راست پیغام وصول کرسکتا ہے اور اس پر آزادانہ طور پر فیصلہ کرکے عمل کرسکتا ہے۔ اگرچہ دماغ کے مقابلہ میں بہت کم لیکن باقی سائنسدانوں کا خیال ہے کہ شعور مکمل طور پر صرف دماغ میں ہوتا ہے اور کہیں نہیں۔

یہ تحقیق اس لحاظ سے بھی دلچسپ ہے کہ اس کے ذریعہ قرآن پر ایک اعتراض کا ایک اور جواب ملتا ہے۔ معترض کہتا تھا کہ قرآن کہتا ہے:

"اور یقیناً یہ (قرآن) رب العلمین خدا کی طرف سے اترا ہے۔ اس کو لے کر ایک امانت دار کلام بردار فرشتہ (جبریلؑ) تیرے دل پر اترا ہے" (۱۹۵۔۱۹۳: ۲۶)

یعنی قرآن دل پر اترا ہے جس میں شعور نہیں کیونکہ شعور کا مرکز صرف دماغ ہے۔ اب اگر یہ تحقیق درست ثابت ہوتی ہے کہ دل میں بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہے تو یہ اعتراض باطل ہو جاتا ہے۔

لیکن اصل بات یہ ہے کہ عربی میں قلب کے اصل معنے ہیں پھیرنے اور الٹانے پلٹانے والا اس لئے کہ وہ خون کو پھیرتا ہے یا خیالات کو پھیرتا ہے اور قلب کے معنے کسی چیز کا اصل اور لب یعنی خلاصہ اور روح (ESSENCE) کے بھی ہیں جیسے حدیث میں ہے کہ ہر چیز کا ایک قلب ہے اور قرآن کا قلب "یٰسٓ" ہے۔ پس قلب سے مراد وہ روحانی قلب ہے جو جسمانی قلب کے بالمقابل واقع ہے۔ انسان کے تمام ظاہری اعضاء و جوارح کے بالمقابل ویسے ہی باطنی اور روحانی اعضاء بھی واقع ہوئے ہیں۔ ظاہری آنکھوں کی بصارت کے بالمقابل باطنی آنکھوں کی بصیرت۔ ظاہری کانوں کے پیچھے باطنی سماعت اور ظاہری دل کے اندر روحانی دل۔ اور یہی روحانی دل، آنکھیں اور کان ہی آسمان روحانیت کی خبریں سننے کی اہلیت رکھتے ہیں اور یہی ہیں جو بہرے گونگے اور اندھے ہو جاتے ہیں اور یہی ہیں جو جب اس دنیا میں نور بصیرت سے محروم ہوتے ہیں تو دوسرے جہان میں بھی اندھے ہوں گے۔ یہ امر ظاہر ہے کہ یہاں جسمانی آنکھیں مراد نہیں لیکن خدا کا نظام ایسا ہے کہ جسمانی و روحانی قلب و دیگر اعضاء علیحدہ علیحدہ اپنے طور پر کام نہیں کرسکتے اور اپنے مفوضہ فرائض کی انجام دہی کے لئے مل کر کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے متاثر ہوتے ہیں (جسے دوسرے لفظوں میں جسم و روح کا باہمی تعلق بھی کہا جاتا ہے)۔ لہٰذا جب باطنی قلب الہام و وحی کا مہبط بنتا ہے تو ظاہری یا جسمانی قلب بھی اس کی کیفیات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور وہ اپنے اوپر خدا کے کلام کو نازل ہوتا محسوس کرتا ہے۔

قرآن کریم باطنی قلوب وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے "کیا وہ زمین میں چل کر نہیں دیکھتے تاکہ ان کو ایسے دل حاصل ہو جائیں (جو ان باتوں کو) سمجھنے والے ہوں یا کان حاصل ہو جائیں (جو ان باتوں کو) سننے والے ہوں۔ کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں" (۴۷: ۲۲)

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جسمانی دل، آنکھ اور کان وغیرہ کے بالمقابل باطنی و روحانی دل، آنکھ اور کان وغیرہ ہوتے ہیں اور جب وہ بیمار اور اندھے ہوتے ہیں تو خدا کی باتوں کے سننے، ان پر غور و فکر کرنے اور ان کا اثر قبول کرنے کی اہلیت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب غور و فکر کے نتیجہ میں ان کی فطرتی استعدادیں حالت صحت کی طرف لوٹتی ہیں تو خدا کی باتوں سے فائدہ اٹھانے لگتی ہیں۔ ورنہ کیا سینوں کے اندر کے گوشت پوست کے دل بھی کبھی کسی نے آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہوتے دیکھے ہیں۔ ہاں قلب ظاہری کے اندر پوشیدہ روحانی دل یا دوسرے لفظوں میں روح انسانی ضرور بیمار بھی ہوتی ہے اور صحتمند بھی، وہ تاریک بھی ہوتی ہے اور نورانی بھی۔ پس وہ ایک قلب روحانی ہی تھا جو تمام بنی نوع انسان میں سب زیادہ پاک ترین اور نوروں سے پر تھا جس پر قرآن نازل ہوا اور جس کا پرتو جسمانی قلب پر بھی پڑا (صلی اللہ علیہ وسلم)

معترض کے سمجھنے کے لئے اتنی بات بھی کافی ہے کہ ہمیشہ سے دل کو اعتقادات اور خیالات کا مرکز سمجھا جاتا رہا ہے اور دماغ کو عقل و شعور کا۔ تمام دنیا کی زبانیں اس محاورہ کو استعمال کرتی رہی ہیں بلکہ آج بھی سب اہل زبان اپنی تحریرات میں دل ہی کو عشق و محبت اور جذبات کا محل بیان کرتے ہیں اور اس کے بالمقابل روکنے ٹوکنے والی قوت کو دماغ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے دل و دماغ کی کشمکش بھی ہمیشہ موضوع سخن رہی ہے۔ چنانچہ یہی زبان کا محاورہ قرآن کریم نے استعمال کیا ہے اور وحی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر نازل کرنے کا ذکر فرمایا۔ لہٰذا اعتراض کی حیثیت محض سطحی ہے۔

دنیائے مذاہب

(مرسلہ، خالد سیف اللہ خان)

کیتھولک چرچ میں تبدیلیوں کی خاطر پندرہ لاکھ جرمنوں کی تحریری یادداشت

پندرہ لاکھ جرمنوں نے کیتھولک چرچ میں اصلاح کی خاطر ایک تحریری عرض داشت پیش کی ہے جو جرمنی میں اپنی نوعیت کی پہلی کوشش ہے۔ عرضداشت میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ عورتوں کو پریسٹ مقرر کیا جائے اور لازمی رہبانیت کا طریق ختم کیا جائے۔ اس تحریک کا نام ہے "WE ARE THE PEOPLE" یعنی "ہم عوام ہیں" اور اس نے دیوار برلن کے گرائے جانے سے قبل لوگوں کو کیمونزم کے خلاف متحرک کیا تھا۔ وہ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہم جنس پسندوں اور مطلقہ افراد کے متعلق بھی ہمدردانہ رویہ اور نرم گوشہ اختیار کیا جائے۔

اسی طرح کی تحریک اور عرض داشت اس سال کے شروع میں آسٹریا میں بھی کی گئی تھی۔ نیز سوئٹزرلینڈ میں بھی ویٹیکن کی رجعت پسندی پر تنقید کی جارہی ہے۔ یورپ کی اصلاحی تحریکیں کہتی ہیں کہ موجودہ پوپ کے ہوتے ہوئے چرچ میں جدید رجحانات کو سمونے کی کوشش کامیاب ہونے کا کوئی امکان نہیں جرمنوں نے عورتوں کو پریسٹ بنانے کی جو عرضداشت دی تھی پوپ نے اس کا ناقابل تنسیخ رد کرنے کی صورت میں جواب دیا ہے۔ چنانچہ اب ہر سال ڈیڑھ لاکھ کیتھولک چرچ کو چھوڑ رہے ہیں۔

آسٹریلیا میں اینگلیکن چرچ کا حال بھی اس سے مختلف نہیں۔ اس چرچ کی مجلس DIOCESE نے ۱۹۹۲ء میں اپنے ہی چرچ کی قومی مجلس GENERAL SYNOD کا یہ فیصلہ مسترد کردیا تھا کہ عورتیں بھی پریسٹ بن سکتی ہیں انہوں نے کہا تھا کہ بائبل کے مطابق صرف مرد ہی پادری بن سکتا ہے اور مذہبی رسومات کی امامت کرسکتا ہے۔ چنانچہ جو عورتیں پریسٹ بننے کی متمنی ہیں وہ سڈنی کے چرچ کو چھوڑ کر دوسرے چرچوں میں قسمت آزمائی کر رہی ہیں جن میں سے ایک ریورنڈ لوسل پائپر ہیں جنکی ایک دوسرے شہر نیوکاسل کو منتقلی ایک نمایاں خبر کا موضوع بنی ہے۔

آسٹریلیا میں اینگلیکن چرچ نے ایک اور جدت بھی کی ہے۔ شروع سے یہ طریق چلا آرہا ہے کہ بچے کو چرچ لے جاکر عیسائی بناتے تھے اور اس کو بپتسمہ دے کر اس کا موروثی گناہ دھوتے اور عیسائی نام دھرتے اور جب تقریباً چودہ سال کا ہو جاتا تو اسے CONFIRMATION کی رسم کے ذریعہ چرچ کا پورا ممبر بناتے اس کے بعد وہ تمام مذہبی عبادات و رسومات میں حصہ لینے کا حقدار بن جاتا۔ لیکن اب چونکہ اس چرچ کے ممبروں کی تعداد گرتی جا رہی ہے اس لئے انہوں نے چرچ کے اس آٹھ سو سالہ قانون کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اب جلد ہی تین سالہ بچے بھی عبادات میں پورے ممبروں کی طرح شریک ہوسکیں گے۔

گویا یوں لگتا ہے کہ عیسائیت کا ہر قاعدہ و اصول توڑ پھوڑ کا شکار ہو رہا ہے اور عیسائیت کا قلعہ اپنے کلچر کے سہارے ہی قائم ہے۔

ڈاکٹر بلی گراہم نے اپنا کام اپنے بیٹے کو سونپ دیا۔

آج کل ڈاکٹر بلی گراہم (BILLI GRAHAM) کے بیٹے فرینکلن گراہم سڈنی آئے ہوئے ہیں اور دعائیہ اجتماعات منعقد کر رہے ہیں جس کا اخبارات میں بہت چرچا ہے۔ ان کا مختصر تعارف قارئین کے لئے باعث دلچسپی ہوگا۔

ڈاکٹر بلی گراہم مشہور عیسائی مناد ہیں جو ۱۹۱۸ء میں امریکہ میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے دنیا بھر میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے ایک ادارہ بنام

YOUTH FOR CHRIST CRUSADE

قائم کیا جس نے امریکہ اور انگلستان میں کام شروع کیا۔ بعد میں روس، شرق اوسط اور افریقی ممالک میں اپنی تنظیم کو قائم کیا۔ آپ کئی کتب کے مصنف ہیں جن میں

PEACE WITH GOD, SECRET OF HAPPINESS, MY ANSWER, HOW TO BE BORN AGAIN

زیادہ مشہور ہیں۔ انہوں نے بعض مذہبی فلمیں بھی بنائیں۔ ایک دفعہ انہوں نے کہا تھا کہ مغربی معاشرہ میں جنسی بےحیائی اتنی بڑھ گئی ہے کہ مجھے یقین ہے کہ اگر ان پر عذاب نہ آیا تو خدا کو لوط کی بستیوں سدوم اور گمورہ سے معذرت کرنی پڑے گی۔ (سدوم اور گمورہ لوط علیہ السلام کی پانچ بستیوں میں سے تھیں جن پر عذاب آیا تھا)

ڈاکٹر بلی گراہم اب ۷۷ سال کے ہیں اور بیماری کی وجہ سے سفر کے قابل نہیں آسٹریلیا میں پہلی بار دورہ پر وہ ۱۹۵۹ء میں آئے تھے اور ۳ء۳ ملین لوگ ان کے اجتماعات میں شامل ہوئے تھے۔ پھر ۱۹۷۹ء میں جب سڈنی آئے تو ۴۹۱۵۰۰ افراد ان کے اجتماعات میں شامل ہوئے۔ ان کی تنظیم کا سالانہ بجٹ ۱۱ کروڑ ڈالر سالانہ ہے (۱۱۰ ملین ڈالر)۔ ان کا ایک ہی بیٹا ہے جس کے عشق و محبت کے افسانے، شراب و کباب اور پینے پلانے کے شغل اخباروں میں خوب شہرت پاتے رہے ہیں اور اخبار لکھتا ہے کہ اب اس کے بعد اس نے اپنی باپ کی تنظیم شکل و صورت اور خدا کی محبت ورثہ میں پائی ہے کیونکہ ڈاکٹر بلی گراہم نے اپنا سب کام کاج اپنے ۴۳ سالہ بیٹے کے سپرد کردیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ اپنے باپ کے کام کو کیسے چلاتے ہیں۔ پہلے تو وہ باغی بیٹے کے طور پر مشہور تھے۔ ڈاکٹر بلی گراہم تو بعض دفعہ چھ چھ گھنٹے خطاب کرتے اور بڑے بڑے اجتماعات پر اجتماعی دعا کے دوران رقت طاری کردیتے۔ لوگ گھنٹوں روتے اور دعا کرتے لیکن ریورنڈ ہیری جے ہربرٹ کہتے ہیں کہ یہ سب بےکار تھا اگر لوگوں کے دلوں پر اس کا واقعی اثر ہوتا تو ان کے جانے کے بعد گرجوں میں حاضری بڑھتی مگر ایسا کبھی نہیں ہوا۔ لوگ محض ایک وقتی لطف اٹھاتے تھے اور بات وہیں ختم ہو جاتی تھی۔ ڈاکٹر بلی گراہم وہی صاحب ہیں کہ جب وہ ایک بار افریقہ میں ایسے ہی دعائیہ اجتماعات منعقد کرتے پھر رہے تھے تو ہمارے مبلغ محترم شیخ مبارک احمد صاحب (اطال اللہ عمرہ) نے ان کو دعا کے مقابلہ کا چیلنج دیا تھا لیکن انہوں نے راہ فرار اختیار کرلی تھی۔

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی رفعت اور اس کی غیرت برداشت نہیں کرتی کہ جس دل میں اس کے نور کی طلب نہ رہے وہاں اپنے نور کو زبردستی ٹھونس دے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۲ مارچ ۱۹۹۶ء مطابق ۲۲ امان ۱۳۷۵ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ۗ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۗ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ (سورۃ النور: ۴۰)

سورہ النور کی اس آیت کے حوالے سے میں نے اس آیت کو ایک اس سے مشابہ دوسری آیت کی مدد سے حل کیا اور ابھی یہ سلسلہ جاری تھا کہ خطبے کا وقت ختم ہوگیا۔ دوسری آیت جو اس آیت کے مضمون کے بالکل مشابہ ہے اور اس تفصیل کو بیان فرما رہی ہے جس کا مجملاً یہاں ذکر موجود ہے کہ ایک ایسا انسان جو سراب کی پیروی کرتا ہے اسے بالآخر کچھ بھی نہیں ملتا سوائے اس کے کہ اپنے اعمال کی جزاء کو اس وقت پاتا ہے جب کہ اس کی طلب، اس کی پیاس کی شدت اپنی انتہاء کو پہنچ چکی ہوتی ہے اور سوائے محرومی کے اور سزا کے کچھ بھی اس کے حصے میں نہیں آتا۔ یہ روشنی کا اندھیرا ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا کہ اسے ہم روشنیوں کے اندھیرے کہہ سکتے ہیں یعنی ایسا سفر جو بظاہر روشنی میں ہو، سفر کرنے والا یہ سمجھتا ہو کہ روشنی ہے مگر فی الحقیقت وہ اندھیرا ہی ہو، نتیجہ وہی ہو جو اندھیرا پیدا کرتا ہے۔

پس ایک انسان جب کسی چیز کو پانی سمجھ کر اس کی پیروی کرتا ہے تو بظاہر دیکھ رہا ہے مگر جب اس مقصد کو پاتا ہے جسے وہ اپنا مطلوب بنا کر اس کے پیچھے چلتا ہے تو اس وقت اس کو سمجھ آتی ہے کہ وہ دھوکہ ہی تھا۔ اسی لئے قرآن کریم نے آخر پر یہ رکھا "و ما الحیوٰۃ الدنیا الا متاع الغرور" کہ دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سوا کچھ بھی نہیں ہے، محض دھوکے کی پیروی ہے۔ پس روشنی کا دھوکہ سب سے خطرناک دھوکہ ہے اور اس کی بھی تین منازل ہیں یا تین اس کی قسمیں ہیں جس طرح دوسرے اندھیروں کی جو بعد کی آیت میں بیان ہوا ہے تین قسمیں بیان فرمائی گئی ہیں۔ اور اس اندھیرے میں بھی نتیجہ وہی نکلتا ہے جو ظلمات کے اندر چلنے والے کا حاصل ہے یعنی ٹھوکریں کھانا، رستے سے ہٹ جانا، تباہی کے گڑھے میں جاپڑنا، ہر قسم کے خطرات درپیش ہوں لیکن معلوم نہ ہو کہ وہ خطرات ہیں کیا۔ یہی نتیجہ ہے روشنی کے اس سفر کا جو غرور کے نتیجے میں ہو، دھوکے کے نتیجے میں ہو اور یہ اندھیرا ایسا ہے جو نفس سے پیدا ہوتا ہے۔ یہی مضمون تھا جو میں نے آپ کو پچھلی دفعہ سمجھایا کہ ان تمام قسم کے اندھیروں کا جن کا اس آیت میں ذکر موجود ہے "من شرور انفسنا" سے تعلق ہے۔ تبھی خدا نے ہمیں دعا سکھائی کہ اے خدا ہمیں اپنے نفس کے شرور سے بچا کیوں کہ اپنے نفس کا شر انسان کو دکھائی نہیں دیتا۔ سب سے زیادہ مخفی حملہ کرنے والا شیطان نفس کا شیطان ہے اور یہی شیطان غرور بھی کہلاتا ہے یعنی سب سے بڑا دھوکے باز۔ اور اس کے پیدا کردہ اندھیروں کو خدا تعالیٰ نے غرور فرمایا یعنی دھوکے محض دھوکے، اس کے سوا ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

اب اس دوسری آیت کے حوالے سے جیسا کہ میں نے بیان کیا یہ مضمون کھل رہا ہے اور دوبارہ اب میں اسی مضمون کو پھر لیتا ہوں کیونکہ لعب اور لہو کا ایک ترجمہ تو میں نے آپ کے سامنے پیش کردیا اور کچھ اس پر روشنی ڈالی مگر اسی آیت پر قرآن کریم دوسری جگہ مزید روشنی ڈالتا ہے۔ لعب اور لھو کا دھوکہ کیا ہے۔ یہ کن کن منازل سے گزر کر کہاں تک پہنچاتے ہیں۔ پس ظلمات ثلاث ان اندھیروں کے اندر بھی تہہ بہ تہہ موجود ہیں۔ کہنے کو تو تین اندھیرے ہیں مگر آگے ان کی قسمیں اور پھر ہر قسم کے اندھیرے میں تہہ بہ تہہ اندھیروں کا وجود ملتا ہے اور قرآن کریم ان کے اوپر سے پردے اٹھاتا اور ایک ایک چیز کھول کر دکھا دیتا ہے تاکہ پھر ٹھوکر کھانے والے کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے کہ میں نے لاعلمی میں ٹھوکر کھائی۔ پس اندھیروں کو بھی خدا دکھا رہا ہے یہ دیکھو یہ اندھیرے ہیں ان سے بچ کر گزرنا ہے۔

لعب اور لھو، کھیل اور تماشہ بظاہر دیکھنے میں معصوم سی باتیں دکھائی دیتی ہیں۔ بچے بھی کھیلتے ہیں، بڑے بھی کھیلتے ہیں اور تماشے بھی دیکھتے ہیں بسا اوقات ایسے تماشے انبیاء بھی دیکھ لیتے ہیں اور تماشہ اپنی ذات میں کوئی بری بات نہیں ہے۔ کھیل اپنی ذات میں کوئی بری چیز نہیں، انبیاء بھی کھیل کود میں حصہ لیتے ہیں۔ سوال صرف یہ ہے کہ یہ پہلی منزل ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے دائرے کے اندر رہنے والی منزل ہے۔ اندھیرا تب بنتا ہے جب اس رضا کی منزل سے انسان اگلی منزل میں قدم رکھتا ہے۔ اور لعب بھی اور لھو بھی یہ دونوں انسان کو بعض دفعہ انتہائی گناہ میں مبتلا کر دیتے ہیں، ایسے گناہ جسے خدا تعالیٰ شرک قرار دیتا ہے جو ظلم کی انتہائی صورت ہے یعنی اندھیروں کی آخری شکل شرک ہے۔ اور قرآن کریم سے ثابت ہے کہ یہ دونوں باتیں انسان کو اس آخری شکل تک بھی پہنچا دیتی ہیں۔ اور انسان سمجھتا ہے کہ میں تو معمولی کھیل کود اور تماشوں میں مصروف ہوں اس میں کون سا گناہ ہے مگر جب یہ دونوں باتیں خدا کی رضا سے باہر قدم رکھتی ہیں تو پھر ایسے ظلمات میں تبدیل ہو جاتی ہیں جن کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ بالآخر انسان کی کامل ہلاکت تک اسے پہنچا دیتی ہیں۔ اس تعلق میں جو آیات میں نے سامنے رکھی ہیں ان کو ایک ایک کرکے آپ کے سامنے رکھنے سے پہلے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ لعب اور لھو روزمرہ کی عام زندگی میں بھی گناہ کی شکل اختیار کرنے لگتی ہیں اور اکثر ہمیں دکھائی نہیں دیتا۔ اور لازم ہے کہ آپ اپنے ماحول پر یہ نظر رکھیں کہ لعب کو اپنی حدود کے اندر رکھیں، لھو کو اپنی حدود کے اندر رکھیں اور اپنی اولاد کو ان حدود سے تجاوز نہ کرنے دیں۔ اس سے پہلے جو عبادات کے سلسلے میں میں نے خطبے دیئے تھے ان میں یہ بات کھولی تھی کہ مثلاً ایک انسان معصومانہ کھیل میں مصروف ہے، بچے ہیں وہ مصروف ہیں، بڑے ہیں وہ کوئی کھیل دیکھ رہے ہیں مثلاً کرکٹ کا کھیل جو گزرا ہے اور اسی قسم کے ٹینس کا زمانہ آتا ہے تو ٹینس میں مصروف ہو جاتے ہیں، BOXINGS ہو رہی ہیں تو باکسنگ کے تماشے دیکھے جاتے ہیں۔ وہ لوگ جو کھیل نہیں سکتے وہ کھیلنا دیکھ تو لیتے ہیں اور یہ ان کی کھیل ہے۔ مگر ادھر عین اس وقت جبکہ کوئی میچ اپنے انتہا کو پہنچا ہوا ہے اس وقت اذان کی آواز آتی ہے نماز کے لئے بلایا جاتا ہے کتنے ہیں جو اس معصوم کھیل میں مصروف رہنے کی وجہ سے نماز کا حق ادا کرنے کو فوقیت دیتے ہیں۔ کتنے ہیں جو بلا تردد اس ٹیلی ویژن کو بند کر دیں گے یا اس ریڈیو کو ختم کردیں گے یا چھوٹے بچوں کو یا بیبیوں کو جنہوں نے مسجد میں نہیں جانا ان کو بیٹھا چھوڑ کر مسجد کا رخ کریں گے۔ وہ جو ایسا کرتے ہیں ان کے کنارے محفوظ ہیں، ان کی سرحدوں پر پہرے بیٹھے ہوئے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کی سرحدیں اللہ کے فضل سے محفوظ ہیں اور ہمیشہ محفوظ رہیں گی۔ لیکن وہ لوگ جو ان مصروفیتوں کے وقت ان فرائض کا خیال نہیں کرتے اور خدا تعالیٰ کی عبادت اور دیگر فرائض کو ان مشاغل پر قربان کر دیتے ہیں خواہ وہ کھیل ہو یا لہو ہو یعنی تماشہ، تو ایسے لوگوں کے لئے خطرہ درپیش ہے اور ان کے قدم پھر آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں اور مزید اور بھی زیادہ سفر اندھیروں میں جا کر کلیتہً ہدایت کے رستے سے عاری ہو جاتا ہے۔ اس مضمون میں جو قرآن کریم کی آیات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں بہت سی ہیں ان میں سے ایک مثلاً فرما رہی ہے :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ۗ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ۝

(سورۃ المائدہ: ۵۸ و ۵۹)

وہی مضمون جو میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے اس کو زیادہ تفصیل کے ساتھ یہاں بیان فرمایا گیا۔ فرمایا ہے کہ یاد رکھو ایسے لوگ بھی ہیں جو جب کھیل کود میں مصروف ہوں یا لہو میں مبتلا ہو جائیں تو پھر اپنے معصوم دائروں میں نہیں رہتے بلکہ آگے قدم بڑھا کر دین سے بھی ایسا ہی سلوک کرنے لگتے ہیں اور دین کو بھی کھیل کود بنا لیتے ہیں۔ جس طرح کھیل کود پر تبصرے ہوں تو کسی انسان کو گناہ کا احساس نہیں ہوتا۔ کیا فرق پڑتا ہے کوئی کسی ایک کھلاڑی کے خلاف بات کردے یا دوسرے کے خلاف بات کردے۔ مگر جب کھیل کود کے دائرے پھلانگ کر یہ لوگ مذہب کے دائرے میں داخل ہو کر خدا کے برگزیدہ لوگوں پر زبانیں کھولتے ہیں، ان پر تبصرے شروع کر دیتے ہیں، اپنی مجالس میں ان تبصروں کا نشانہ دین والوں کو بناتے اور ان کے دین کو بنا دیتے ہیں تو پہلی ہدایت یہ دی ہے کہ یہ ظالم لوگ ہیں ان سے بچ کے رہو، ان کی سوسائٹی سے قطع تعلق کرو اور اگر تم ایسا نہیں کروگے تو بالآخر تم انہی جیسے ہو جاؤ گے۔

پس جہاں ایسے لوگ مخاطب ہیں جو بالعموم اپنے روزمرہ کے مشاغل میں کھیل کود اور لہو کو اپنی حدود

میں رکھتے ہیں انکو متنبہ فرمایا گیا ہے کہ یہ مقام محفوظ نہیں ہے اگر تم ان لوگوں میں اٹھتے بیٹھتے ہو جو یہاں رعایت نہیں کرتے یعنی یہ خیال نہیں کرتے کہ کن لوگوں کی باتیں ہو رہی ہیں کس مضمون کی بات ہو رہی ہے اور ادب کی رعایت سے نکل کر پھر وہ گستاخی کی حدود میں داخل ہو جاتے ہیں "لا تتخذوا الذین اتخذوا دینکم هزواً و لعباً من الذین اوتوا الکتاب" ایسے لوگ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو کتاب دی گئی ہے "من قبلکم" تم سے پہلے "والکفار" اور دوسرے بھی ہیں ان کو اولیاء نہ بناؤ۔ ان کو اپنا دوست نہ ٹھہراؤ "واتقوا اللہ ان کنتم مومنین" اگر تم مومن ہو تو پھر اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور بچ کے رہو۔ ان کی نشانی کیا ہے۔ کون لوگ ہیں جو مذاق کا نشانہ بناتے ہیں۔ جب ایسے لوگ جو عبادت کو فوقیت دیتے اور ترجیح دیتے ہیں، دنیا کے مشاغل چھوڑ کر عبادت کے لئے اٹھتے ہیں تو اس وقت ان سے برداشت نہیں ہوتا ان کی باتوں سے خود ان کے سینے کا گند فوراً اچھل پڑتا ہے "و اذا نادیتم الی الصلوٰۃ اتخذوھا هزواً و لعباً" جب تم خود بھی نماز کے لئے اٹھتے ہو اور لوگوں کو بھی بلاتے ہو، کہتے ہو اٹھو جی اب نماز کا وقت آگیا چلو چلیں تو کچھ ایسے ہیں جو اسی مجلس میں بیٹھے رہیں گے اور اس وقت مذاق کے رنگ میں بات کریں گے کہ یہ بڑا عبادت گزار آگیا ہے، اس کو زیادہ خدا کو راضی کرنے کا شوق ہے۔ یہ چھپے ہوئے کافر ہیں اگر ظاہر نہ بھی ہوں۔ اور اس کے بعد تمہارے لئے جائز نہیں کہ انکو اولیاء بناؤ اور ان کو ہم نشین بناؤ۔ ان کی مجلسوں میں بیٹھنا ترک کردو اور ان سے تعلقات کاٹ لو ورنہ دوسری جگہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ بالآخر تم انہی جیسے ہو جاؤ گے اور پھر رفتہ رفتہ تم میں اور ان میں کوئی فرق باقی نہیں رہے گا۔

اندھیرے سے روشنی کے سفر کا دوسرا نام یہی ہے کہ انسان خدا کی رضا سے محروم لوگوں سے جدائی اختیار کرکے اس جگہ سے ہجرت کرتے ہوئے ان لوگوں کی طرف ہجرت کرے جن لوگوں کو ہمیشہ صبح بھی اور شام کو بھی اللہ کی رضامطلوب ہے۔

دوسری آیت جو اس مضمون پر ایک اور پہلو سے روشنی ڈالتی ہے فرماتی ہے: "و ذرالذین اتخذوا دینهم لعبا و لهوا و غرتهم الحیوٰۃ الدنیا"۔ (سورۃ الانعام: ۷۱)۔ یہاں اس آیت میں اور اس آیت میں فرق یہ ہے کہ یہاں یہ فرمایا گیا تھا کہ تمہارے دین کو وہ مذاق بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ بیماریاں آگے بڑھنے والی ہیں۔ یہ ایک جگہ رکا نہیں کرتیں۔ جو لوگ تمہارے دین کو تماشہ بناتے ہیں اور اس پر تمسخر سے کام لیتے ہیں ایسے لوگوں کا انجام یہ ہوتا ہے کہ پھر اپنے دین کو بھی کھیل تماشہ ہی بنا لیتے ہیں اور خود اپنے دین کی بھی کوئی عزت ان کے دلوں میں باقی نہیں رہتی، کوئی احترام باقی نہیں رہتا۔ فرمایا "و ذرالذین اتخذوا دینهم" محض اس وجہ سے تم نے ان سے بے تعلقی نہیں کرنی کہ تمہارے دین کو ناجائز تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں اور تماشے کے طور پر اس کو TREAT کرتے ہیں اس سے معاملہ کرتے ہیں۔ فرمایا دین کا معاملہ تو خدا سے تعلق رکھتا ہے اس لئے کوئی انتقامی کارروائی نہیں اگر یہ لوگ اپنے دین کو بھی اسی طرح لیں اور لعب اور لہو سے کام لیں اور دین کو کھیل کود ہی سمجھیں "ذرالذین" ایسے لوگوں کو چھوڑ دو۔ دیکھیں کیسی کامل تعلیم ہے قرآن کریم کی۔ ہر معاملے کو وضاحت سے پیش کر رہی ہے۔ اب اندھیروں کا مضمون بھی اتنی روشنی سے دکھاتی ہے کہ ہر اندھیرا اپنے اپنے مقام پر اندھیرا نہیں رہنے دیتی "و غرتهم الحیوٰۃ الدنیا" اور ان کو اپنے دین سے مذاق کرنا اور دین کو تخفیف سے دیکھنا، اپنے دین کا تخفیف سے ذکر کرنا اس مرتبے تک پہنچا دیتا ہے "غرتهم الحیوٰۃ الدنیا" کہ دنیا کی زندگی ان کو دھوکے میں مبتلا کرتی ہے۔ پس وہ غرور جس کا ذکر پہلے گزرا ہے کہ انسان پیروی تو کرتا ہے پانی دیکھ کر لیکن دھوکے کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا پانی کی بجائے وہاں سراب ملتا ہے۔ فرمایا یہی لوگ ہیں جو اس مرتبے کو پھر پہنچتے ہیں۔ ان کو اپنے دین سے مذاق بھی راس نہیں آتا اور رفتہ رفتہ ان کو دنیا کی زندگی دھوکے میں مبتلا کر دیتی ہے۔ یعنی دین سے جہاں حقیقت میں انسانی روح کی سیرابی اور شادابی کا سامان ہے اس سے نظریں پھر جاتی ہیں وہاں ان کو سراب دکھائی دیتا ہے۔ اور جہاں سراب ہے، حیاۃ الدنیا میں، وہاں وہ پانی دیکھتے ہیں اور اسی کا نام غرور ہے، اس کو دھوکہ کہتے ہیں۔ فرمایا "ان تبسل نفس بما کسبت" کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی جان جو کچھ بھی اس نے کمایا ہے اس کے ذریعے ہلاکت میں مبتلا ہو جائے، تباہ و برباد ہو جائے اس کا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ "ان تبسل نفس بما کسبت"۔ یہ بہت ہی اہم بات ہے ایسے لوگ پھر دنیا میں جو بھی کماتے ہیں نیکیاں بھی دکھائی دیں ان کی تو وہ فائدہ نہیں پہنچاتیں کیونکہ غرض دنیا ہے اور دنیا کا پلڑا دین پر بھاری ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ دین سرکنے لگتا ہے اور دنیا غالب آتی جاتی ہے۔ پھر ان کا جو کچھ بھی کمایا ہے وہ ان کے کچھ کام نہیں آتا سوائے اس کے کہ ان کو ہلاک کردے۔ "لیس لها من دون اللہ ولی و لا شفیع" ہر ایسی جان کو یہ تنبیہ ہے کہ اللہ کے سوا اس کا درحقیقت کوئی بھی ولی یا شفیع نہیں۔ کوئی نہیں ہے جو اس کے ساتھ دوستی کرے اور اس کی دوستی اس کو فائدہ پہنچائے۔ کوئی نہیں جس کی شفاعت اس کے حق میں کام آجائے مگر اللہ ہی شفیع ہے۔ یہاں اللہ کے شفیع ہونے کا کیا معنیٰ ہے۔ شفیع تو دوسرے کی شفاعت کرتا ہے، دوسرے کے پاس شفاعت کرتا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم شفیع المذنبین ہیں، وہ گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے ہیں۔ مگر قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ کوئی بھی اپنی ذات میں شفاعت کا حق نہیں رکھتا سوائے اس کے کہ اللہ اسے شفاعت کا حق عطا کرے۔ پس یہاں شفیع سے مراد یہ ہے کہ شفاعت بھی خدا کی مرضی کے بغیر کسی کو نصیب نہیں ہوسکتی۔ وہی اصل شفیع ہے یعنی شفاعت کو سننے والا اور شفاعت کو قبول کرنے والا۔ پس ایسا شخص جو دنیا کی زندگی کے پیچھے لگ جائے اس کا سفر آغاز میں بظاہر معمولی دلچسپیوں کا سفر ہوتا ہے، ایسی دلچسپیوں کا سفر جو انسانی فطرت سے تعلق رکھتی ہیں اور مذہب ان میں دخل نہیں دیتا اور مذہب انہیں جائز قرار دیتا ہے۔ لیکن جب وہ آگے بڑھتے ہیں تو یہ سفر پھر اندھیروں کے بعد دوسرے اندھیروں میں مبتلا ہونے لگتا ہے۔

اب دیکھ لیں پہلی قسم کا اندھیرا یہ ہے کہ دوسرے کے دین کو مذاق کا نشانہ بناتے ہیں۔ اور اس ضمن میں مسلمانوں کے لئے بہت بڑی تنبیہ ہے۔ جب دوسرے کے دین کی بات بھی کرتے ہیں تو یہ احترام ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ ابتداءً وہ بھی خدا کا کلام تھا اور پوری وضاحت کے ساتھ جو خدا کا کلام ہے اس کو الگ کرکے اگر تنقید کا نشانہ بنانا ہے تو دوسرے حصے کو جو انسانوں نے داخل کردیا اس پر بےشک تنقید کرو مگر کلام اللہ پر تنقید کے قریب تک نہ پھٹکو اور کوشش کرو کہ دوسرے ادیان کی جو غلط تشریحات ان ادیان کے پیروکار خود کرتے ہیں وہ بےچارے خود اندھیروں میں مبتلا ہیں ان پر ان کے اپنے مذہب کو روشن کرو اور بتاؤ کہ اس تمہارے مذہب میں کیا کیا خوبیاں ہیں تم غلط سمجھ رہے ہو یہ توحید کا علم بردار ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ویدوں کی بھی تعریف فرمائی جن میں سے اکثریت انسان کی خردبرد کے نتیجے میں بالکل محفوظ نہیں رہی۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیغام صلح میں ویدوں کے متعلق بہت ہی عمدہ خیالات کا اظہار فرمایا ان معنوں میں کہ آغاز میں خدا ہی کی طرف سے یہ نازل ہوئی تھیں، بندوں نے ان میں دخل اندازی کرکے ان کا حلیہ بگاڑ دیا مگر آج بھی اگر آپ غور کریں تو اللہ تعالیٰ کے کلام کا نور ان میں دکھائی دیتا ہے۔ اور خدا کا نور کلیتہً بجھ نہیں سکتا، کلیتہً مٹایا نہیں جاسکتا۔ انسان کے اندھیرے وقتی طور پر اس پر پردے ڈالتے ہیں مگر ایک انسان فراست کی نظر سے اگر اس نور کی تلاش کرے تو کوئی بھی الٰہی کتب ایسی نہیں ہیں جن میں خدا کے نور کی اصلی شان جگہ جگہ جھلکتی ہوئی دکھائی نہ دے۔ پس اس پہلو سے فرمایا کہ اگر تم محض تمسخر کی خاطر بدتمیزی کے لئے دوسروں کے مذاہب پر زبانیں کھولو گے جیسا کہ بعض لوگ تمہارے مذہب پر زبانیں دراز کرتے ہیں تو انجام کیا ہوگا؟ جو ان کا انجام ہے وہی تمہارا بھی ہوگا۔ تم پھر خود اپنے دین کے معاملے میں بھی گستاخ ہو جاؤ گے بدتمیز اور بےادب بن جاؤ گے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے، ایسی گہری نفسیاتی حقیقت ہے کہ اگر اس پر آپ غور کریں تو انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ کوئی بھی زبانیں کھولنے والے ٹولے جو آپ کے ذہن میں آئیں یا فرد کوئی آپ کے ذہن میں ہو اس کی تاریخ کا جائزہ لیں کس طرح اس کی زبان آغاز میں پہلے دوسروں پر کھلتی تھی پھر رفتہ رفتہ قریب آنے لگی خود اپنے دین کے متعلق وہ بدتمیز ہوا اور پھر وہ مجلسیں بن گئیں جن کا ذکر ہے کہ وہ اکٹھے بیٹھتے ہیں لہو و لعب میں مشغول ہوتے ہیں پھر اپنے دین پر بدتمیزی کی باتیں شروع کردیں یہاں تک کہ خود اپنے مفاد کے خلاف پھر ان کی زبانیں چلنے لگتی ہیں۔ چنانچہ "ذکر به ان تبسل نفس بما کسبت" یہ بہت ہی اہم مضمون ہے۔ "ذکر به" اس کو خوب کھول کھول کر بیان کر۔ اس کو بار بار نصیحت کے طور پر بیان کر مبادا کوئی جان جو کچھ اس نے کمایا ہے اس کے ذریعے اور اس کے باوجود ہلاک نہ ہو جائے۔ "و ان تعدل کل عدل لا یوخذ منها" کہ ایسی جان جو تمسخر اور مذاق کرکے دین کے معاملوں کو کھیل تماشہ بنا کر ہر اس نتیجے سے محروم رہ جاتی ہے جو اس کی کمائی کا نتیجہ ہے اور سوائے ہلاکت کے اس کی دنیا کی محنت اسے کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچاتی اس کے متعلق فرمایا کہ پھر وہ وقت آجائے گا کہ اگر وہ ہر قسم کا بدلہ جو بھی دے سکتی ہے اپنی جان کو عذاب سے بچانے کے لئے وہ بھی دے دے گی تو بھی "لا یوخذ منها" اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس میں دو روکیں ہیں اول تو بدلہ دینے کی توفیق ہی کوئی نہیں کیونکہ قیامت کے دن تو انسان بےمالک ہو کر جائے گا۔ کوئی بھی اس کی ملکیت نہیں ہوگی۔ وہ بدلہ کس چیز سے دے گا۔ تو یہ ایک نظریاتی دلیل ہوا کرتی ہے جس کا معنیٰ صرف یہ ہے امکانی دلیل ہے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ واقعتہً کچھ لوگ یا کچھ جانیں قیامت کے دن سونوں کے پہاڑ لے کر خدا کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے کہ یہ قبول کرلے اور ہماری جان چھٹ جائے۔ فرمایا اگر ایسا ہو کہ دنیا جہان کی دولتیں بھی پیش کردیں تب بھی ایسے لوگوں کا کوئی بدلہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ وہ جان کسی بدلے کو دے کر اپنا پیچھا نہیں چھڑا سکتی۔ دوسرا اس میں مومنوں کے لئے یہ اشارہ ہے کہ اس دنیا میں تمہیں پتہ ہے کہ تم سے بدلے قبول کئے جاتے ہیں صدقے قبول کئے جاتے ہیں نیکی کے کاموں پہ خرچ کرتے ہو وہ تمہارے گناہوں کی بخشش کا موجب بن جاتے ہیں تو اب جب کہ وقت ہے تو تم کرو۔ کیونکہ تمہارا آج کا خرچ تمہاری آج کی مالی قربانی قیامت کے دن وہ بدلہ بنے گی جو دوسروں کے کام نہیں آسکتا مگر تمہارے کام آئے گا۔

"اولئک الذین ابسلو بما کسبوا" یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ وہ ہلاکت میں

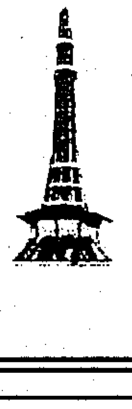

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Ring **: 0181-265-6000**

ڈال دیئے جائیں گے "بما کسبوا" اس وجہ سے جو انہوں نے کمایا "لهم شراب من حميم و عذاب اليم بما كانو يكفرون" (سورۃ الانعام : ۷۱) ان کے لئے کھولتا ہوا پانی ہے۔ اب پیاس بجھانے کے لئے جو سراب کا نقشہ ہے وہ اور یہ اس پہلو سے ملتے جلتے ہیں کہ کھولتا پانی بھی کسی کی پیاس نہیں بجھاسکتا بلکہ اس کی پیاس کو اور بھڑکا دیتا ہے، اس کے لئے اور بھی درد کا موجب بن جاتا ہے۔ جس طرح سمندر کا پانی کسی کی پیاس کو بجھا نہیں سکتا بلکہ اس کو اور بھی کھولا دیتا ہے فرمایا "شراب من حميم و عذاب اليم" پیاس بجھانے کی بجائے ان کے لئے یہ چیز دردناک عذاب کا موجب بنے گی۔ "بما كانوا يكفرون" اس وجہ سے کہ وہ جو دنیا میں کام کیا کرتے تھے بسبب اس کے جو وہ انکار کیا کرتے تھے۔

اب ایک جگہ جب ہمیں ہدایت فرمائی ہے کہ ان لوگوں کو چھوڑ دو، ان کی مجلسوں میں نہ بیٹھو کیونکہ یہ ظلماتی لوگ ہیں، یہ تمہیں بھی روشنی سے ظلمت کی طرف کھینچ کر لے جائیں گے تو پیچھے پھر باقی کیا رہ جاتا ہے۔ کن لوگوں میں گزارہ کرنا ہے اور کن لوگوں میں اپنا دل بہرحال لگانا ہے اس کے سوا چارہ کوئی نہیں ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغدوة والعشي يريدون وجهه و لا تعد عيناك عنهم" (سورۃ الکہف : ۲۹)۔ "واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم" ان لوگوں کے ساتھ اپنا دل لگالے اور اسی پر صبر کر یعنی اپنی تمام کائنات کو ان لوگوں کی حد تک سمیٹ لے یعنی دلچسپیوں کی ساری کائنات کو جو لوگ خدا کو پکارتے ہیں صبح کے وقت بھی اور رات کے وقت بھی "يريدون وجهه" اور اسی کی رضا چاہتے ہیں، اسی کا چہرہ مانگتے ہیں۔ "وجهه" سے مراد ہے چہرہ یعنی توجہ اور توجہ اور رضا دونوں باتوں کے لئے "وجہ" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

> **یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تم لوگوں کے امن اٹھاؤ، اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے لوگوں کے امن برباد کرو اور تمہارا امن برباد نہ ہو۔ ایسی سوسائٹی میں پھر ہر ایک کا امن برباد ہو جاتا ہے۔**

تو فرمایا جب کچھ لوگوں کو چھوڑو گے تو پھر کن لوگوں میں تمہاری دلچسپیاں محدود ہونی چاہئیں، کن میں تمہارا اٹھنا بیٹھنا ہونا چاہئے۔ ان لوگوں میں جن کی اپنی توجہ کا مرکز خدا کی ذات ہے اور ان کی ساری رضا، ان کی ساری دلچسپیاں اللہ کی "وجہ" میں ہیں۔ یعنی یہ مراد نہیں ہے کہ یہ لوگ بور ہیں یا ان کے ساتھ زندگی جو ہے اس میں وہ اکتاہٹ والی اور بےلذت ہو جاتی ہے۔ فرمایا وہ لوگ جو دنیا کی لذات کی اندھا دھند پیروی نہیں کرتے، ان حدود میں رہتے ہیں جن حدود تک خدا تعالیٰ اجازت دیتا ہے ان کو بھی لذتیں ملتی ہیں بلکہ جیسا کہ میں نے پچھلے خطبے میں کھول کر بیان کیا تھا سراب کی پیروی کرنے والوں سے بہت زیادہ لذتیں پاتے ہیں۔ مگر کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کو ان سے سوا بھی لذتیں ملتی ہیں اور وہ لذتیں وجه الله میں ہیں، اللہ کے چہرہ میں ہیں، اللہ کی توجہ میں ہیں، اللہ کی رضا میں ہیں۔ پس ایک طرف سے تو تم آنکھیں بند کرو گے تو اس کے مقابل پر کچھ اور چیز تمہیں میسر آنی چاہئے ورنہ ناممکن ہے کہ خلا کی خاطر انسان ایک مثبت چیز کو چھوڑ دے۔ اور یہاں اندھیروں سے روشنی کے سفر کا طریقہ سمجھا دیا گیا۔ یہ نہیں فرمایا کہ ان کو چھوڑ کر الگ ہو کر اپنے گھروں کے دروازے بند کر کے بیٹھ رہو۔ فرمایا ایک سوسائٹی سے دوسری سوسائٹی کی طرف منتقل ہو، تمہیں سہارا چاہئے۔ اور وہ سوسائٹی ایسی ہے جس سوسائٹی کا نقشہ کھینچتے وقت فرماتا ہے ان کی اللہ کی رضا پر آنکھ رہتی ہے اور جو رضائے باری تعالیٰ ہے اس میں بےانتہا لذتیں ہیں۔ اور اندھیرے سے روشنی کے سفر کا دوسرا نام یہی ہے کہ انسان خدا کی رضا سے محروم لوگوں سے جدائی اختیار کر کے اس جگہ سے ہجرت کرتے ہوئے ان لوگوں کی طرف ہجرت کرے جن لوگوں کو ہمیشہ صبح بھی اور شام کو بھی اللہ کی رضا مطلوب ہے۔ "و لا تعد عيناك عنهم"۔ اور تیری آنکھیں ان سے ہٹ کر دوسری طرف نہ دیکھیں۔ یعنی صبر کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ لوگ تجھے کافی ہوں اور یہ نہ ہو کہ اچھوں کی صحبت میں کچھ دیر دل لگے بھی لیکن نظر یہ رہے کہ کب یہ صحبت ختم ہو تو ہم اس صحبت میں واپس لوٹ جائیں۔ یا ہمیشہ دل للچایا رہے کہ وہ بھی تو چیزیں ہیں ان کی طرف بھی تو جانا چاہئے کچھ ان میں سے بھی دیکھ لیا جائے۔ فرمایا یہ بس ہوں تمہارے لئے، یہ تمہاری کائنات بن جائیں، تمہارا سب کچھ یہی ہو جائیں اور تمہاری ساری لذتیں اپنی تسکین ان لوگوں کی صحبت میں پالیں۔ چنانچہ فرمایا تیری دونوں آنکھیں ان سے ہٹ کر پرے دیکھنے کی کوشش ہی نہ کریں، خیال تک نہ ان کو آئے کہ اس سے پرے بھی کوئی دنیا بستی ہے۔ اور امرواقعہ یہ ہے کہ اگر کسی کو روشنی کا سلیقہ ہو اور واقعۃً روشنی کو روشنی سمجھ رہا ہو تو اردگرد کے اندھیروں میں اس کی آنکھ وہ دیکھ ہی نہیں سکتی جو روشنی سے آشنا ہے۔ نظر ہی کچھ نہیں آتا تو وہ ہٹے گی کیسے۔ تو فرمایا اپنی نظر کو اتنا TUNE کر لو روشنی کے ساتھ کہ روشنی ہی دکھائی دے اور اردگرد دیکھنے کا موقع ہی پیدا نہ ہو۔ تمہاری ساری کائنات وہی ہو جو اللہ کے نور کی پیدا کردہ کائنات ہے اس کو دیکھو اور وہیں تک تمہاری سرحدیں ہوں۔ اس سے اردگرد چونکہ اندھیرا ہے اس لئے آنکھیں وہاں سے ہٹ کر کسی اور چیز کی تلاش کر ہی نہیں سکتیں۔ اگر تو ایسا کرے گا تو فرمایا "تريد زينة الحيوة الدنيا" تو تو اصل میں ابھی تک دنیا کی زینت کی تلاش میں ہی ہے اور اس مصیبت نے تیرا پیچھا نہیں ابھی تک چھوڑا۔ اگر تو ایسا کرے تو پھر تیرا حال یہ ہے ابھی بھی تجھے دنیا کی زینت ہی کی تلاش ہے جس زینت کو اللہ تعالیٰ جھوٹ اور غرور کہہ چکا ہے، جس کو بےحقیقت اور بےمعنی اور بےمقصد بتا چکا ہے۔ "ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هواه و كان امره فرطاً" (سورۃ الکہف : ۲۹)۔ اور ہرگز اس کی پیروی نہ کر "من اغفلنا قلبه عن ذكرنا" جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ "واتبع هواه" وہ بھی خلا میں نہیں رہ سکتا۔ جب ہماری یاد سے غافل ہوتا ہے تو کیا کرتا ہے "واتبع هواه" اپنے نفس کی خواہشات کی پیروی کرتا ہے، اپنی دلی آرزو کے پیچھے لگ جاتا ہے۔ "واتبع هواه و كان امره فرطاً" اور اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا معاملہ ہوتا ہے۔ یعنی ایسا معاملہ ہے کہ جو حدیں پھلانگ چکا ہے اور اب اس کا ایک انتہا سے دوسری انتہا کی طرف دائمی سفر ہے۔ یعنی یہ مراد نہیں کہ ایک مقام پر کھڑا ہوگیا اور وہ آخری تجاوز کا مقام ہے۔ تجاوز سے مراد ایک سفر ہے جہاں ہر اگلی حالت پہلے سے زیادہ بےاعتدالی کی حالت ہوتی ہے۔ ہر اگلا اندھیرا پہلے سے زیادہ سخت اور ظالم اندھیرا ہوتا ہے۔ "من اغفلنا قلبه عن ذكرنا" یہاں ضمیر خدا تعالیٰ نے اپنی طرف پھیری ہے کہ ہم اس کے دل کو اپنے ذکر سے غافل کر دیتے ہیں۔ دراصل یہ ایک جزا ہے جس کا ذکر کیا جارہا ہے اور ایک ایسے انداز میں ذکر کیا جارہا ہے جس سے خدا کی شان تمجید ظاہر ہوتی ہے۔ اس کا مجد، اس کی عزت، اس کا وقار، اس کی بلندی۔ ہم جب کسی کو چاہتے ہیں اور وہ ہمیں نہیں چاہتا تو اس کے باوجود ہم اس کے پیچھے لگے رہتے ہیں اور بسااوقات انسان اپنی زندگی اسی طرح کے سراب کی پیروی میں بھی ضائع کر دیتا ہے۔ جو لذت اس کو نصیب ہونی ہی نہیں جو اس کے حصے کی چیز نہیں ہے اکثر اس کی پیروی میں لگا رہتا ہے یہ بھی ایک اندھیرا ہے۔ مگر جب نہیں بھی پاتا یا رد بھی کیا جاتا ہے تب بھی بسا اوقات وہ طلب مرتی ہی نہیں ہے یہ اس کے ادنیٰ مقام کا نشان ہے، یہ اس کے احتیاج کی علامت ہے۔ پس جو عشاق اپنے محبوب، اپنے مطلوب کو نہ پائیں اور پھر بھی اس کے پیچھے لگے رہیں اور اکثر دنیا کے عشاق کا یہی حال ہوتا ہے یہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ان کا مقام دراصل ادنیٰ ہے۔ وہ اپنی ذات میں غنی نہیں ہیں، مستغنی نہیں ہیں۔ اور وہ جس کی طلب ہے اگر وہ ان کو جواب میں پیار عطا نہ کرے تو ان کی زندگی محرومیوں کا شکار رہے گی۔ ایسی صورت میں وہ اپنے دل پر ان کی یاد کے خلاف کوئی پردہ نہیں ڈالتا بلکہ پردہ پڑنے بھی لگے تو اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے میں ساری عمر اسی کی پوجا کروں اسی کے پیچھے لگا رہوں کسی اور کا خیال تک میرے دل میں نہ آئے، ٹھوکریں لگتی ہیں تو ٹھوکریں لگتی رہیں مگر آخر دم تک میں اسی محبوب کا پجاری بنا رہوں۔ یہ انسانی فطرت ہے جو اسے اپنے لاحاصل عشق پر ثبات قدم عطا کرتی ہے۔ ایسا عشق جو لاحاصل ہے اس کا فائدہ کوئی نہیں پھر بھی اسے ثبات قدم ہے۔ یہ ثبات قدم خوبی کا ثبات قدم نہیں ہے۔ یہ استقلال ایسا نہیں جس کی تعریف کی جائے۔ یہ اس کی کمزوری کا مظہر ہے وہ بےچارہ اس کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ایسا بےچارہ نہیں ہوں کہ تم مجھے نہ چاہو اور میں تمہارے بغیر نہ رہ سکوں بلکہ میں تو بےنیاز ہوں۔ حقیقت میں میں جو تمہارے دل میں آتا ہوں تو تمہاری ضرورت کے خیال سے۔ اگر تم نہ چاہو گے تو مجھے کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہے کہ تمہارے دل میں براجمان ہوں۔ "اغفلنا قلبه عن ذكرنا" ایسا شخص جو ہماری یاد کو پیار اور محبت سے نہیں دیکھتا یعنی جس طرح اردو میں تو ہم کہتے ہیں ہماری بلا سے، خدا فرماتا ہے مجھے اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں پھر کہ میں اسے یاد رہوں یا نہ رہوں۔ بلکہ ہم خود اپنی عزت اور اپنی شان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس کے دل پر اپنی طرف سے پردے ڈال دیتے ہیں۔ اس کے مددگار بن جاتے ہیں ان چیزوں میں جو وہ خود اپنے لئے پسند کر بیٹھا ہے۔ تو وہ موقعے ہی ہاتھ سے جاتے رہتے ہیں جن موقعوں میں خدا کی یاد اس کو آسکتی ہے اور جتنا انسان خدا کے مخالف سمت سفر اختیار کرتا ہے، جو اندھیروں کا سفر ہے، اتنا ہی خدا کی سمت میں اور پردے اترتے جاتے ہیں اور ہر پردہ اس کے اندھیروں کو زیادہ گہرا کر دیتا ہے۔ تو فرمایا کہ "لا تطع من اغفلنا قلبه" اس کے پیچھے نہ لگ جانا اس کی پیروی نہ کرنا۔ یعنی اس کی تمنائیں، اس کی آرزوئیں، اس کی خواہشات، جب وہ تم میں بیٹھے گا تو بتائے گا کہ میں نے یہ یہ چیزیں حاصل کیں، اس طرح میں نے دنیا کمائی، اس طرح میں نے دوست کمائے، اس طرح عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتا ہوں، یہ یہ چیزیں چاہتا ہوں، یہ جب سنو گے تو تمہارے دل میں ادنیٰ بھی حرص پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ اس کا تم سے کیا تعلق جس کا خدا سے تعلق نہیں۔ اس کی پیروی نہیں کرنی سے مراد ہے اس کی تمناؤں کی پیروی نہیں کرنی، اس کے طرز زندگی کی پیروی نہیں کرنی۔ اس طرح بےنیاز ہو کر اس کو دیکھو جیسے خدا بےنیاز ہو کے اس کو دیکھتا ہے۔ "واتبع هواه" وہ پھر اپنے "هوى" کی پیروی کرتا ہے۔ تم تو ہوا و ہوس کی پیروی کرنے والے نہیں ہو۔ "و كان امره فرطاً" اور اس کا معاملہ حد سے تجاوز کرنے لگ گیا ہے۔ جب تجاوز کرتا ہے تو پھر ایک اور مقام ایک تیسری منزل اندھیرے کی اس کے سامنے لے آتا ہے۔

فرماتا ہے "ان الساعة اٰتية اكاد اخفيها لتجزىٰ كل نفس بما تسعىٰ" (سورۃ طٰہٰ : ۱۶) قیامت یقیناً آنے والی ہے "اكاد اخفيها" قریب ہے کہ میں اسے ظاہر کر دوں۔ "لتجزىٰ كل نفس"۔ یہاں "اخفيها" کا جو مضمون ہے اس کے دونوں معنے ہیں مخفی رکھنا بھی اور ظاہر کرنا بھی۔ اس آیت کی

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

تفسیر کا یہاں اس وقت موقع نہیں، باقی اس کے پہلوؤں پر اس وقت تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے، اس تعلق میں اس کا یہی معنیٰ ہوگا "ان الساعة اتية اكاد اخفيها" بعید نہیں کہ میں اسے ظاہر کردوں یا قریب ہے کہ میں اسے ظاہر کردوں "کل نفس بما تسعیٰ" ہر نفس پر اس معاملے میں جس کی اس کو جزا دی جائے گی جس کے لئے وہ کوشش کر رہا ہے۔ جزا کا تعلق "لتجزیٰ" سے ہے اور "بما تسعیٰ" کا مطلب ہے جس کی وہ کوشش کر رہا ہے۔ پس اس ترجمے کی تفصیل یوں بنے گی کہ قیامت تو بہرحال آنے والی ہے۔ تم لوگوں کو دکھائی نہیں دے رہی ایسا شخص جو دنیا کی پیروی کر رہا ہے، دنیا کے دھوکوں میں مبتلا ہے، اسے آئندہ کی زندگی کی طرف اپنے بڑھنے کا احساس تک نہیں۔ لیکن ایک ایسی منزل ضرور آئے گی جہاں پچھلی دنیا دکھائی دینی بند ہو جائے گی اور اگلی دنیا دکھائی دینے لگے گی۔ وہ وقت ہوگا یعنی موت کا وقت جب وہ جانتا ہے کہ اس کا پچھلا سفر تو ختم ہوا اس کا کچھ بھی حاصل نہیں ہوا اگلا سفر اب قریب ہے۔ اسے سوائے آخرت کے پھر اور کوئی خیال نہیں آتا وہ کون سا وقت ہے "لتجزیٰ کل نفس بما تسعیٰ" تاکہ جزا دی جائے ہر اس جان کو جس نے کچھ دنیا میں کمایا ہے یا کچھ کوشش کی ہے۔

"فلا یصدنک عنها من لا یومن بها" پس وہ لوگ جو اس پر ایمان نہیں لاتے جب تک وہ اس آخری منزل تک نہیں پہنچتے اگر تم ان کے قریب رہوگے تو وہ تمہیں بھی اس سے ہٹالیں گے تمہیں بھی اس راہ سے روک دیں گے۔ پھر عجیب بیان ہے ایک طرف یہ قطعی خبر ہے کہ ہر جان لازماً اس مقام تک پہنچائی جائے گی جہاں اس پر بعد کی زندگی روشن کردی جائے گی اور پردے اٹھائے جا رہے ہوں گے۔ لیکن جن کو اس وقت دکھائی دے گا فرمایا وہ پہلے ایمان نہیں لاتے۔ اگر پہلے ایمان لاتے تو انہیں پہلے بھی دکھائی دیتا۔ ایسے لوگوں کے قریب نہ رہو، ایسے بےایمانوں کے ساتھ دوستی نہ کرو جن کو آخرت پر یقین نہیں ہے۔ یقین تو ہوگا لیکن اس وقت ہوگا جب ان کے لئے دیر ہوچکی ہوگی اور بےفائدہ ہوچکا ہوگا۔ جب موت کے چنگل میں مبتلا ہوں گے اس وقت وہ دیکھ لیں گے اور فرمایا ضرور ایسا وقت آنے والا ہے۔ مگر جب تک وہ نہیں دیکھتے وہ دوسروں کو اس راستے سے روکتے ہیں۔ فرمایا تجھے ایسے لوگوں کا تعلق روک نہ دے۔ "من لا یومن بها واتبع هواه فتردیٰ" (سورۃ طٰہٰ : ۱۷) وہ اپنی ہوا کی پیروی کرنے والے لوگ ہیں وہ رضائے باری تعالیٰ کی پیروی نہیں کرتے۔ پس اگر تو ایسے لوگوں سے دوستی رکھ کر ان کے پیچھے لگے گا تو تو بھی ہلاک ہو جائے گا۔ "فتردیٰ" لازماً تو ہلاک ہوگا اور ہلاکت کی آخری شکل کیا ہے۔ فرماتا ہے "ارء یت من اتخذ الٰهه هواه افانت تکون علیه وکیلاً" (سورۃ الفرقان : ۴۴)۔ کیا تو نہیں جانتا کہ ایسے لوگوں کی ظلمت پھر بالآخر کتنی گہری ہو جاتی ہے۔ پہلے وہ اپنی ھویٰ کے پیچھے چلتے ہیں پھر اپنی خواہش کو معبود بنا لیتے ہیں۔ پہلے اس کی پیروی کرتے ہیں اس کو حاصل کرنے کے لئے۔ پھر جس کو وہ حاصل کرنے کی پیروی کرتے ہیں وہ چیز ان پر سوار ہو جاتی ہے ان پر قبضہ کر لیتی ہے اور یہ لوگ اپنی خواہش کا غلام بن جاتے ہیں اور جب خواہش کا غلام ہوں تو اس کی عبادت کرنے لگتے ہیں۔ اور یہ وہ مضمون ہے جو ایک گہری انسانی فطرت پر روشنی ڈال رہا ہے جس سے تمام دنیا کے مذاہب کا تعلق ہے۔

لازم ہے که آپ اپنے ماحول پر یه نظر رکھیں که لعب کو اپنی حدود کے اندر رکھیں، لهو کو اپنی حدود کے اندر رکھیں اور اپنی اولاد کو ان حدود سے تجاوز نه کرنے دیں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ بےخدا کوئی انسان رہ نہیں سکتا۔ ناممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کے بغیر رہ سکے کیونکہ خدا کی طلب اس کی فطرت میں مرتسم فرما دی گئی ہے۔ قول "بلیٰ" سے ہر روح نے یہ اقرار کیا ہے کہ ہاں ہمارا ایک رب ہونا چاہئے اور ہے، کیوں نہیں ہے۔ پس وہ لوگ جو حقیقی رب سے تعلق توڑتے ہیں یہ وہم ہے کہ وہ بےخدا رہتے ہیں۔ فرمایا ان پر ان کی خواہشات اس طرح غالب آ جاتی ہیں جیسا مومن بندوں پر خدا کا تصور غالب آتا ہے۔ اور اندھا دھند ان خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں وہ جرائم میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ خواہش کا شیطان ان کو کسی برے رستے سے روکتا نہیں بلکہ برے رستوں کی طرف بلاتا اور اکساتا ہے اور آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے لیکن عبادت کے بغیر وہ نہیں رہتے۔ پس دنیا ان کی عبادت کی جگہ بن جاتی ہے۔ دنیا کی پیروی ان کی عبادت ہو جاتی ہے اور دنیا ان کا معبود بن جاتی ہے۔ اب جتنی بھی قومیں خدا سے ہٹی ہیں ان کو دیکھ لیں دنیا ان کا معبود ہے، سب کچھ دنیا ہے، اور اتنے انہماک سے ان کی پیروی کرتے ہیں کہ وقتی طور پر خدا ہی کے قانون کے تابع اس معبود باطل کی پرستش کے نتیجے میں کچھ نہ کچھ اپنے مقاصد کو حاصل بھی کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے جو فرمایا:

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ ۭ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۳﴾

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۭ﴿۱۰۴﴾

اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۵﴾

(سورۃ الکہف : ۱۰۳ تا ۱۰۵)

یہ جو آخری ٹکڑا ہے اس آیت کا یہ ہے جس کا اس آیت سے جو زیر نظر ہے اس سے گہرا تعلق ہے۔ "الذین ضل سعیهم فی الحیٰوة الدنیا" جب دنیا ان کی معبود ہو جائے تو ان کی تمام تر کوششیں اس معبود کی عبادت میں خرچ ہوتی ہیں اور کچھ حاصل بھی کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ دنیا ان کو ضرور حاصل ہونے لگتی ہے اور اسی دھوکے کی زندگی میں، اسی روشنی میں جس کو میں قرآن کی تعریف میں اندھیرا کہہ رہا ہوں اس میں وہ دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں ہم نے تو بہت کچھ حاصل کرلیا ہم تو صنعتوں پر غالب آگئے ہیں ہمارے جیسا کاریگر تو دنیا میں کبھی پیدا نہیں ہوا اور صنعتوں کی وجہ سے ہم دنیا پر غالب آئیں گے اور دنیا کو نیچا دکھا دیں گے یہ مضمون ہے جو اس پیروی سے وابستہ ہے۔ "انهم یحسنون صنعاً" یہ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق فرمایا گھاٹا کھانے والے تو ہیں مگر آخرت میں گھاٹا کھانے والے ہیں۔ دنیا کی زندگی تو ان کو ملے گی مگر یہ دنیا کا معبود آخرت میں ان کے کام نہیں آئے گا۔ اس معبود کو وہ پیچھے چھوڑ کر آگے جائیں گے۔ نہ ان کا ولی ہو سکے گا، نہ ان کا شفیع ہو سکے گا۔

تو ھویٰ جو ہے یہ دیکھنے میں تو ایک دل کی تمنا تھی اور انسان کہتا ہے کہ کیا حرج ہے کہ انسان اپنی خواہش کو پورا کرلے خدا ہی نے تو فطرت میں پیدا کیا ہے اور کئی لوگ یہ سوال اٹھاتے ہیں۔ کہتے ہیں عجیب ہے اللہ تعالیٰ، ایک طرف دل میں طلب رکھ دی ہے کہ یہ بھی لو، وہ بھی لو، یہ بھی مزہ کرو اور جنسی طلب بھی ہے، مال و دولت کی بھی طلب ہے اور فخر و مباہات کی بھی طلب ہے اور دوسری طرف رستے بند کردیئے ہیں۔ ایک دفعہ ایک شخص نے مجھے لکھا وہ اپنی طرف سے نفسیات کے ماہر تھے انہوں نے لکھا یہ تو نفسیات کے خلاف بات ہے۔ کیا آپ کا مطلب ہے کہ ہر انسان مریض بن جائے۔ میں نے کہا آپ کا سوال جو ہے یہاں نہیں ٹھہر رہا آگے بھی چلتا ہے۔ آپ جب کسی سٹور میں جاتے ہیں وہاں آپ کو اچھی پیاری پیاری چیزیں ملتی ہیں کیا آپ کے دل میں آرزو نہیں ہوتی کہ اس کو اٹھالیں۔ اٹھاتے کیوں نہیں؟ کیوں نفسیاتی مریض نہیں بن جاتے؟ کوئی خوبصورت لڑکی دکھائی دیتی ہے دل چاہتا ہے کہ اپنے خاوند کے ساتھ نہ ہو میرے ساتھ چلے کیا کبھی آپ نے جھپٹ کے اس کو کھینچ کر اپنے خاوند سے الگ کیا ہے؟ کسی خوبصورت کوٹھی، کسی محل کو دیکھتے ہیں آپ کا طبعی دل بتائیں چاہتا ہے کہ نہیں؟ کیا فطرت کی یہ آواز اٹھتی ہے کہ نہیں کہ ہاں کاش یہ میرا ہوتا؟۔ تو پھر دندناتے ہوئے چلے جائیں کیوں اپنی خواہش کو دباتے ہیں؟۔ نفسیاتی مریض کیوں نہیں بن گئے؟ محض جہالت ہے۔ نفسیات کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں ماہرین نفسیات نے بڑے بڑے بےہودہ اور پاگلوں والے نتیجے نکالے ہیں۔ اور اسی کے نتیجے میں آج کل کے اس تعلیمی ماحول پر بہت ہی بداثر پیدا ہوا ہے۔ جہاں نیکی کے معاملات ہوں، جہاں خدا کی حدود کی باتیں ہوں وہاں سکول کے بچوں کو کہتے ہیں "ہیں ہیں" تمہیں کیوں روکتے ہیں ماں باپ۔ ان کا کیا حق ہے۔ تمہاری فطرت کی آواز ہے جاؤ بدمعاشیاں کرو، آوارگی کرو، جو چاہو کرو، کوئی تمہیں روکنے والا نہیں۔ جب دنیا کے قوانین کو توڑتے ہیں تو وہاں ان کی پکڑ کے ہاتھ سخت ہو جاتے ہیں۔ محض ایک منافقت ہے، ایک دھوکہ ہے اور متاع الغرور میں منافقت کی زندگی بھی داخل ہے۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ھویٰ کو معبود بناؤ گے تو پھر کوئی حد باقی نہیں رہے گی۔ کیونکہ معبود تک پہنچنے کے لئے رستے میں کوئی قانون حائل نہیں ہوسکتا۔ معبود تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے دوڑو اور اس کی طرف چلے جاؤ۔ تو اس کے آخری نتیجے تک تم پہنچو گے۔ دنیا تمہاری معبود ہوگی تو رستے کے تمام قوانین، تمام انسانی فطرت کے تقاضے جو تمہیں تہذیب سکھاتے ہیں جو تمہیں بعض مقامات پر رکنے کی تعلیم دیتے ہیں، جو آواز دیتے ہیں کہ اس سے آگے تم نے قدم نہیں رکھنا ہر ایسے موقع پر تمہیں اپنی خواہش کی گردن پر چھری پھیرنی پڑتی ہے تب دنیا میں امن قائم ہوتا ہے۔ اگر خواہش تمہارا معبود بن گئی تو دنیا کی گردن پر چھری پھیرنی پڑے گی، دنیا کے حقوق برباد کرنے پڑیں گے تب تم اپنی خواہش کی پیروی کرسکتے ہو ورنہ یہ طاقت تمہیں نصیب ہی نہیں ہوسکتی۔ یہ لہو و لعب کے تعلق میں وہ آخری اندھیرا ہے جس کا ذکر قرآن کریم نے دوسری آیت میں کھول کر بیان فرمایا۔ فرمایا اس کو معبود نہ بنا بیٹھنا۔ اگر یہ معبود بن جائے گا تو ہر بات جس کی تمہاری فطرت میں طلب ہے وہ جائز رستوں پر نہیں رہے گی۔ وہ تمہاری قربانی کے نتیجے میں نہیں بلکہ دنیا کی قربانی کے نتیجے میں زندگی پائے گی، زندگی کا پانی حاصل کرے گی یعنی دوسروں کا خون تمہاری غذا بن جائے گا۔ اور ایسی دنیا بےامن ہو جاتی ہے۔ ایسی دنیا میں ہر طرف ایک لاقانونیت کا دور چلتا ہے۔ ہر سکون چھینا جاتا ہے۔ ہر امن کی پناہ گاہ میں ظالم داخل ہو جاتے ہیں۔ اور ہر گھر میں سند لگ جاتی ہے یعنی ہر گھر میں نقب لگ جاتی ہے اور کوئی گھر، گھر باقی رہتا ہی نہیں ہے۔ یہ آج کا دور جو ہے اس میں لعب و لہو نے بعینہ یہ نقشہ پیدا کردیا ہے۔

پس قرآن کریم نے جو یہ فرمایا کہ خدا کے سوا اگر کوئی اور معبود ہوتے تو دنیا تباہ و برباد ہو جاتی، فساد

محمد صادق جیولرز
MOHAMMAD SADIQ JUWELIER

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات:

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

برپا ہو جاتا۔ وہ ایک دوسرے کی بادشاہی سے چیزیں لے اڑنے کے لئے کوشش کرتے۔ یہ ایک پہلو سے اس کی تفصیل ہے۔ جب غیر اللہ کی عبادت کرو گے تو سب سے خطرناک عبادت اپنے نفس کی عبادت ہے۔ اپنے نفس کی عبادت کے نتیجے میں جہاں خدا کی ملکیت ہے، جہاں تمہارے ہاتھ روکے گئے ہیں، جہاں تمہارے قدم تھامے گئے ہیں نہ ہاتھ رکیں گے نہ قدم چلنے سے باز آئیں گے۔ اس طرف بڑھیں گے اور وہ جس طرف بڑھیں گے وہ عملاً خدا کی ملکیت ہے مگر عطا اس کے بندوں کو ہوئی ہوئی ہوتی ہے۔ براہ راست خدا سے نہیں کوئی چھین سکتا کچھ۔ خدا کی تقسیم میں رخنہ ڈالتا ہے۔ جن خدا کے بندوں کو عارضی ملکیت نصیب ہوئی ہے ان کا امن ٹوٹتا ہے۔ اور اس دور میں جیسے شیشے میں تصویر دکھائی دیتی ہے اور شیشہ اس تصویر کو اچھال کر باہر پھینکتا ہے اس طرح سوسائٹی تمہاری تصویر کو اچھال کر تمہارے منہ پہ مارے گی۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ تم لوگوں کے امن اٹھاؤ، اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے لوگوں کے امن برباد کرو اور تمہارا امن برباد نہ ہو۔ ایسی سوسائٹی میں پھر ہر ایک کا امن برباد ہو جاتا ہے۔ اور جھوٹے خدا کی عبادت یہاں تک پہنچائے گی اس کے سوا تمہیں کچھ نہیں پہنچا سکتی۔ تو ایسا طبعی منطقی نتیجہ ہے کہ اس سے مفر ہی کوئی نہیں ہے۔ جو چاہو کرلو، جتنی چاہو دلیلیں تلاش کرو جو نتیجہ قرآن نے نکالا ہے کہ اندھیرے کی پیروی میں ٹھوکریں ہی ٹھوکریں ہیں اور ہلاکت ہی ہلاکت ہے، جتنا آگے بڑھو گے اتنا ہی زیادہ خوفناک نتائج منہ پھاڑے تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے اور تم ان چیزوں کے غلام بن جاؤ گے جن کو اپنا غلام بنانے کے لئے ان کی پیروی شروع کی تھی۔

پس اللہ تعالیٰ ان سب اندھیروں سے ہمیں بچائے۔ اور اس کی مزید تفصیلات کی بھی ضرورت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو اس مضمون کو روزمرہ کی انفرادی زندگی میں مزید چسپاں کرکے آپ کو دکھانے کی کوشش کروں گا کہ کن اندھیروں سے بچنا ہے تاکہ خدا کا نور حاصل کرنے کے لئے جگہ توبنے۔ جس دل کو اندھیروں نے گھیر رکھا ہو، وہاں کوئی جگہ نہ ہو خدا کے نور کے لئے وہاں خدا کا نور نہیں آئے گا کیونکہ وہ اندھیرے سے شکست نہیں کھاتا، خدا کی غیرت اسے واپس کھینچ لیتی ہے۔ پس یہ وہم ہے کہ خدا کا نور اندھیروں سے شکست کھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی رفعت اور اس کی غیرت برداشت نہیں کرتی کہ جس دل میں اس کے نور کی طلب نہ رہے وہاں اپنے نور کو زبردستی ٹھونس دے۔ وہ واپس بلاتا ہے اور پردے ڈالتا رہتا ہے کہ تمہیں میں اس نور سے خوب بچاؤں گا جس نور سے تم خود بچنے کی کوشش کر رہے ہو، جس سے تم متنفر ہو چکے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ ہمیں اس مضمون کو سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور عملی زندگی میں جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ یہ محض علمی دلچسپی کی باتیں نہیں ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں، ٹھوس حقائق ہیں جن کو سمجھنے کے نتیجے میں، جن پر عمل کرنے کے نتیجے میں ہماری زندگی بھی تبدیل ہو سکتی ہے اور ہمارے ماحول بھی سدھر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں

عیدالاضحیٰ کا مبارک اجتماع

لندن [نمائندہ الفضل]: جماعت احمدیہ انگلستان کا عیدالاضحیٰ کا مرکزی اجتماع مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۹۶ء، اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ہوا جس میں لندن اور نواحی علاقوں سے پانچ ہزار سے زائد احباب جماعت (مرد و زن و بچے) شریک ہوئے، جن میں بوزنین اور صومالی مسلمان بھی شامل تھے۔ انگلستان کے وسطی، جنوبی اور مغربی علاقوں میں آباد جماعت کے دوستوں نے برمنگھم، بریڈفورڈ، ہڈرزفیلڈ، مانچسٹر، لیسٹر اور گلاسگو کے مشن ہاؤسز میں نماز عید ادا کی۔

اسلام آباد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دس بجے کے بعد نماز عید پڑھائی۔ بعد ازاں خطبہ عید میں سورہ الحج کی آیات ۳۵ تا ۳۸ تلاوت فرمائیں اور ان آیات کی روشنی میں عیدالاضحیٰ کے فلسفہ اور قربانی کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قربانی کا جو طریق بیان فرمایا اور عظیم نصائح فرمائی ہیں وہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جو مومن قربانیاں پیش کرتے ہیں وہ انہیں تقویٰ میں بڑھاتی ہیں اور ان کا تقویٰ ہی ہے جو خدا کے حضور قبولیت کے لائق ہے۔ اس لئے اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کا لرزنا یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ متقی ہیں۔

حضور نے بتایا کہ جہاں تک قربانی کے مضمون کے بیان میں صبر کا تعلق ہے یہ مضمون امت محمدیہ میں اس شان سے جاری ہوا ہے کہ اس کی کوئی مثال دکھائی نہیں دیتی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے والی ایسی اولادیں آنے والی تھیں جو از خود اپنے شوق سے اپنی گردنیں خدا کے حضور پیش کرنے والی تھیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کی روشنی میں حج کی حقیقت اور فلسفہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ محبت کے اظہار کے لئے حج رکھا ہے۔ حج اور قربانی کے فلسفہ پر مشتمل اس ایک گھنٹہ سے زائد خطبہ عید کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ نے پاکستان کے احمدی مظلوموں کو خصوصیت سے عید مبارک دی اور فرمایا کہ اس دنیا میں دراصل وہ اس قربانی کی روح کی اعلیٰ مثال ہیں۔ جنہوں نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے عشق کے گیت گائے۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کی توحید کا نعرہ بلند کیا۔ جنہوں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صداقت کے اعلان کئے اور آج ان پر محض اس جرم میں ہتک رسول کے مقدمے قائم کئے گئے ہیں اور پھانسی کے پھندے ان کے سامنے لہرائے جا رہے ہیں۔ حضور نے مزید فرمایا کہ اس عید کا دکھی انسانیت کے ساتھ گہرا تعلق ہے پس بھوکے، غریب اور سفید پوش لوگوں تک عید کا گوشت پہنچائیں۔ ان کو تلاش کریں۔ آپ کا فرض ہے کہ سال بھر ان کی کھوج میں رہیں اور ان کی تکلیف کا ازالہ کریں۔

حضور انور کے نہایت بصیرت افروز خطاب کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور پھر حضور انور عید مبارک کہنے کے لئے کچھ دیر کے لئے مستورات کی مارکی میں بھی تشریف لے گئے۔

بقیہ: امانت کے باریک راز

پڑھادیں۔ اپنی بچیوں کا کبھی خط نہیں پڑھا سوائے اس کے کہ وہ خود پڑھائیں اور وہ امانت کی طرح جس طرح بند سربمہر تحریریں ہیں وہ ان کے سپرد کردیا جاتا ہے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۳۱ مارچ ۱۹۹۳ء)

جھگڑوں کی بیخ کنی

حقیقت یہ ہے کہ شوہروں کی طرف سے بیویوں کے خطوط پڑھنا جھگڑوں کا ایک اہم موجب ہے اور ان تمام مکروہات سے نجات کے لئے رسول اللہ کی پاک تعلیم اور نیک نمونہ ہی مشعل راہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"بعض دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ خاوند اور بیوی میں جھگڑے کی بناء یہ ہوتی ہے کہ بعض خاوند اپنی بیویوں کے خطوط پڑھ لیتے ہیں اور خطوط میں سے وہ غلط نتائج نکالتے ہیں اور اسی پر فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ بعض دفعہ خط آپ لکھ رہے ہوتے ہیں تو پیچھے آکر پڑھ رہے ہوتے ہیں وہ ویسے ہی اعصاب شکن عادت ہے، نہایت ہی بےہودہ ذلیل حرکت ہے، کبھی کوئی آکے کھڑا ہو تو غصہ آتا ہے کہ یہ کیا حرکت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ...... سب کے ذاتی انفرادی حقوق کی ضمانت دی ہے اور بہت ہی پاکیزہ تعلیم ہے۔ کیسی عمدہ حفاظت والی تعلیم ہے جس کے اندر آنے سے انسان کو امن نصیب ہوتا ہے۔ جس کسی کی تحریر ہو جب تک اس کی طرف سے اجازت نہ ہو اس وقت تک کسی دوسرے کو اس تحریر کو پڑھنے کی اجازت نہیں ہے وہ امانت ہے ...... اپنے معاشرے میں ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے اس سے معاشرے میں حسن پیدا ہوگا اور امن پیدا ہوگا۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ ۳۱ مارچ ۱۹۹۳ء)

ہزار درود ہوں اس رحمت عالم پر جس نے امن اور طمانیت کی یہ باریک راہیں دکھائیں اور ان پر عمل کرنا سکھایا۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد و بارک وسلم انک حمید مجید

جرمنی میں پیزا (PIZZA) کا کاروبار کرنے والے احباب کے لئے خوشخبری

ضامن صحت

عمدہ کوالٹی

گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی

اور شنکن کے حصول کے لئے رابطہ فرمائیں

بازار سے بارعایت

ہوم ڈلیوری

جرمن مزاج کے عین مطابق ذائقہ

نوٹ: ہماری مصنوعات صرف گائے کے گوشت سے تیار شدہ ہیں۔

اس بات کی تسلی کے لئے ہماری فیکٹری تشریف لائیں۔

آج ہی رابطہ کیجئے

FIRMA MERZ
MAYBACH STR. 2
69214 EPPELHEIM (GEWERBEGEBIET)
BEI HEIDELBERG
FAX: 06221-7924-25
TEL: 06221-7924-0

خدا تعالیٰ نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

امانت کے باریک راز

(عبدالسمیع خان۔ استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت عمرؓ کی بیٹی حضرت حفصہؓ کے خاوند خنیس بن حذافہؓ جنگ بدر کے بعد فوت ہوگئے تو حضرت عمرؓ نے ان کی شادی کا ارادہ کیا۔ وہ حضرت عثمانؓ سے ملے اور انہیں اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ کا رشتہ پیش کیا۔ حضرت عثمانؓ نے معذوری ظاہر کی، پھر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے یہی درخواست کی تو وہ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ نے دل میں اس کا برا منایا لیکن ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہؓ کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا۔ جب شادی ہوگئی تو حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خاموشی کی وجہ بتائی اور فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ سے شادی کا ذکر فرمایا تھا اس لئے میں نے حضورؐ کا راز فاش کرنا پسند نہیں کیا لیکن اگر حضورؐ یہ شادی نہ کرتے تو پھر میں ضرور حفصہؓ سے شادی کر لیتا۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی، غزوہ بدر)

راز امانت کے بارہ میں یہ وہ تعلیم ہے جو حضورؐ نے اپنے صحابہ کو دی اور ہر دوسرے مضمون کی طرح اسے بھی کمال کو پہنچا دیا۔ آپؐ نے فرمایا:

"المستشار مؤتمن" (ترمذی کتاب الادب باب المشورہ)

یعنی جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے یعنی نہ صرف وہ پوری طرح امانت کے حقوق ادا کرتے ہوئے کامل خلوص اور دیانتداری کے ساتھ مشورہ دے بلکہ اس کی رازداری بھی رکھے۔

اسی طرح مجالس کو امانت قرار دیا اور فرمایا جب کوئی شخص کسی سے بات کرے اور پھر دوسری طرف متوجہ ہو جائے تو یہ بات بھی امانت ہے اور اس کی رازداری فرض ہے۔

پھر اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے کسی کا خط بغیر اجازت کے پڑھنے سے بھی منع فرمایا۔ حضورؐ کا ارشاد ہے: "من نظر فی کتاب اخیه بغیر اذنه فانما ینظر فی النار"

(سنن ابو داؤد کتاب الوتر باب الدعاء)

جس نے اپنے بھائی کے خط پر بلا اجازت نظر ڈالی تو گویا وہ آگ کو دیکھ رہا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمی نظر

یاد رکھنا چاہئے کہ یہ ہدایت اس زمانہ کی ہے جب تحریر اور خط و کتابت کا زیادہ رواج نہیں تھا مگر ہمارے آقا و مولیٰ کی نظر آئندہ آنے والے تمام زمانوں پر تھی اور ان تمام زمانوں کی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے آپ مصلح اعظم بنا کر بھیجے گئے تھے۔

دوسروں کے معاملات میں غیر ضروری تجسس اور اس سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی بیماری جتنی اس زمانے میں پھوٹی ہے غالباً اس سے پہلے کبھی نہیں تھی اور اس کی جو نئی نئی بھیانک شکلیں سامنے آ رہی ہیں وہ بھی پہلے ظاہر نہیں ہوئی تھیں خواہ وہ ٹیلی فون ٹیپ کرنے سے عبارت ہوں یا خفیہ تصاویر بنا کر بلیک میلنگ سے متعلق ہوں۔ ان تمام کا علاج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت میں مضمر ہے کہ تجسس نہ کرو اور پردہ پوشی سے کام لو اور یہ آپ کا غیر معمولی احسان ہے جو آپؐ نے بنی نوع انسان پر فرمایا اور اس بارہ میں آپؐ ہر دوسرے نبی سے ممتاز ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امتیازی شان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ پوشی کے مضمون کو درجہ کمال تک پہنچا دیا ہے جب میں نے یہ ذکر کیا کہ باقی انبیاء کی نصیحتیں دیکھ لیں اور مقابلہ کر کے دیکھیں تو بعض غیر مذاہب والے جب اس بات کو سنتے ہیں یا سنیں گے تو وہ سمجھتے ہوں گے کہ شاید اپنے نبی کی تعریفیں تو ہر ایک کرتا ہی ہے مگر جب میں مضمون بیان کر رہا ہوں تو اس پر دیانتداری سے غور تو کر کے دیکھیں کوئی ایسی مثال تو نکال کے دکھائیں کہ کسی دنیا کے نبی نے پردہ پوشی کے مضمون کو اس شان سے بیان کیا ہو اور اس تفصیل سے بیان کیا ہو اور اس گہری حکمت اور فراست سے بیان کیا ہو۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تعلیم اتری ہے اس نے اس کے سارے پہلوؤں کو ڈھانپ لیا ہے۔ "ولا تجسسوا" فرمایا کہ ذکر کرنا تو بعد کی بات ہے نظر ہی نہ ڈالو، تلاش ہی نہ کرو۔ تمہارے سامنے اگر کسی کی کمزوری آ جاتی ہے تو اس سے بھی آنکھیں بند کرنے کی کوشش کرو۔ بعض معاملات میں اس کی اجازت نہیں ہے اس کا ذکر بھی ضروری ہے لیکن وہ بعد میں کروں گا عام طور پر جو بھائیوں کی کمزوریاں ہیں ان کے متعلق یہ تعلیم ہے اور اس ضمن میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کو اس حد تک آگے بڑھا دیا ہے کہ وہ زمانہ جب کہ خط و کتابت کا رواج ہی نہیں تھا اور شاذ کے طور پر لوگ خط لکھا کرتے تھے اس وقت یہ تعلیم دی کہ کسی کا خط نہ پڑھو حالانکہ یہ مضمون آج کے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور آج بھی بہت بےوقوف اور متجسس لوگ ایسے ہیں جو چوری ایک دوسرے کے خط پڑھتے پھر ان کو احتیاط سے کھولتے اور اسی طرح بند کرتے ہیں اور بتاتے ہیں گویا ہمیں پتہ نہیں لگا اور گھر میں بہو بیٹیوں کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہیں۔ بعض لوگ گھر میں کسی کی بیٹی آ جائے تو یہ دیکھنے کے لئے کہ اپنے ماں باپ کو کیا لکھتی ہے یا اس کے ماں باپ اس کو کیا لکھتے ہیں وہ اس کے خطوں کو اس طرح خفیہ خفیہ کھولتے اور اس کے ارادوں کو معلوم کرتے ہیں حالانکہ یہ شدید گناہ ہے۔ ایسی بات ہے جیسے جہنم کی آگ اپنی آنکھوں کے لئے مانگی جائے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تنبیہ کے ساتھ اس بات کو منع فرمایا ہے۔

آج کل ایک ایسی چیز بھی ایجاد ہو چکی ہے جو اس زمانے میں نہیں تھی مگر خط کا مضمون اس پر بھی حاوی ہے اور وہ ٹیلیفون ہے۔ بعض لوگ بڑی عمر کو پہنچ جاتے ہیں لیکن ایسے بےوقوف اور بیمار ہوتے ہیں کہ انکو مزا ہی اس بات میں آتا ہے۔ یہی چسکا بنایا ہوا ہے زندگی کا کہ گھر بیٹھے لوگوں کے فون سن رہے ہیں اور یورپ میں تو ایسے لوگ ہیں جن کا پیشہ ہی یہ بن چکا ہے کہ بعض آلات کے ذریعے وہ لوگوں کے فون سنتے ہیں۔ چنانچہ انگلستان میں ایک مشہور واقعہ ہوا جس کے ساتھ سارے ملک میں بڑی دیر تک شور پڑا رہا کہ ایک شہزادی کے ٹیلیفون کو ایک ظالم آدمی نے اس طرح بعض خاص آلات کے ذریعہ سننا شروع کیا اس کی ریکارڈنگ کی۔ اس ریکارڈنگ کو اخبارات کے سامنے بیچا اور اس بیچاری کی اس طرح اس کی بدی اور فطری کمزوری کی تشہیر کی اور انہوں نے ٹیلیفون کال کی بڑی قیمت مقرر کر دی کہ یہ پیسے دو گے تو پھر تمہیں ہمارا وہ ٹیلیفون نمبر ملے گا جہاں تم کچھ دیر کے لئے وہ ریکارڈنگ سن سکو گے جو اس شہزادی نے اپنے طور پر کسی سے کی تھی۔ اور پتا لگا کہ اتنا زیادہ کالوں کا رجحان تھا کہ وہ فون بار بار "ڈراپ" کر جاتا تھا اور بڑی بڑی رقمیں خرچ کر کے لوگ چسکے لینے کے لئے اس پرائیویٹ گفتگو کو سنتے تھے۔ تو دیکھیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے ذاتی امور کی حرمت کو کس شان سے بیان فرمایا ہے، کیسی پاکیزہ سوسائٹی کو جنم دیا ہے جس کا تصور آج چودہ سو سال بعد بھی ایسے ملک میں بھی موجود نہیں جو اپنے آپ کو "سویلائزیشن" کے بلند ترین مقام پر بیان کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ "ڈیماکریسی" اور انسان کے ذاتی حقوق کے جیسے ہم علم بردار ہیں ایسے دنیا میں اور کوئی نہیں۔ اور امر واقعہ بھی یہ ہے کہ دنیا کی نسبتوں سے جیسا انگلستان کو "ڈیماکریسی" کے اوپر فخر کا حق ہے ویسا دنیا میں کسی اور قوم کو نہیں ہو سکتا لیکن یہ کے باوجود نفسی آزادی اور نفسی حق کی حفاظت کا وہ تصور وہاں نہیں ملتا جو چودہ سو سال پہلے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ اور اس میں جیسا کہ میں نے خط کے تعلق میں بیان کیا ہے ٹیلیفون کال، الگ بیٹھ کر باتیں کرنا یہ ساری چیزیں شامل ہو جاتی ہیں۔ ہر تجسس سے آپ کو روکا گیا ہے اور ساتھ یہ نصیحت فرمائی گئی ہے کہ اگر سن لو تو پھر اپنے تک رکھو پھر پردہ دری نہ کرنا۔ جہاں یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر تم پردہ پوشی کرو گے تو اللہ قیامت کے دن تمہاری پردہ پوشی فرمائے گا وہاں اس میں یہ تنبیہ بھی شامل ہے کہ اگر پردہ دری کرو گے تو قیامت کے دن تمہاری پردہ پوشی کی کوئی ضمانت نہیں ہے اور جس کی قیامت کے دن پردہ دری ہوگی اس کی دنیا میں بھی پردہ دری ہوتی ہے۔

پس اس بہت ہی پاک اور گہری نصیحت کو اپنے معاشرہ کی اصلاح کے لئے غیر معمولی اہمیت دیتے ہوئے اختیار کریں اگر آپ ان چند نصیحتوں کو اختیار کریں۔ جن کا میں نے ذکر کیا ہے اور ایسی بہت سی ہیں جن کا بعد میں انشاء اللہ اس خطبات کے سلسلے میں ذکر آتا رہے گا تو آپ اپنے معاشرے کو جنت نشان معاشرہ بنا سکتے ہیں۔ اپنی طبیعت کے تجسسات پر نفرت کی نگاہ ڈالیں ان کو چھوڑیں یہ کمینی لذتیں ہیں ان سے کوئی فائدہ نہیں۔ ان سے گھروں کے امن اٹھ جاتے ہیں۔ ایک بھائی کو اپنے بھائی پر اعتماد باقی نہیں رہتا۔ ایک بہو کو اپنے خسر یا اپنی ساس پر اعتماد باقی نہیں رہتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سارے میری جستجو میں ہیں اس طرف لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح میری کوئی مخفی بات کسی کے علم میں آ جائے۔ چنانچہ یہ ہوتا ہے اور اس حد تک ہوتا ہے کہ بعد میں جب مقدمات چلتے ہیں تو بعض دفعہ مجھے لکھا جاتا ہے کہ ہم نے خود اس بہو کا خط پکڑا ہوا ہے اس میں یہ بات لکھی ہوئی تھی اب بتائیں ہمارا رویہ درست ہے کہ نہیں۔ ان کو میں کہتا ہوں تمہارا رویہ تم جو کچھ کہو ایک شیطانی رویہ تھا۔ تمہیں کوئی حق نہیں تھا کہ اپنی بہو کے ایسے خط کو پڑھو اور کوئی حق نہیں ہے کہ اب اسے عدالتوں یا میرے سامنے پیش کرو۔

پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحتوں کو غیر معمولی اہمیت دیں، آپ کی چھوٹی چھوٹی نصیحتوں میں بھی قیامت تک کے لئے بنی نوع انسان کی امن کی ضمانتیں دی گئی ہیں۔ اس ضمانت کے نیچے آ جائیں اسی کا سایہ ہے جو امن بخشے گا۔"

(الفضل انٹرنیشنل ۲ مئی ۱۹۹۴ء صفحہ ۹)

صحابہ رسولؐ کی تربیت

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک امیر سریہ کے نام کچھ ہدایات لکھیں اور فرمایا کہ فلاں مقام پر پہنچنے سے پہلے اسے نہیں پڑھنا۔ چنانچہ جب وہ اس جگہ پہنچ گئے تو وہ خط پڑھ کر سنایا اور حضورؐ کی ہدایات سے مطلع کیا۔

(بخاری کتاب العلم باب ما یذکر فی المناولة)

حضرت مسیح موعودؑ اور آپکے صحابہؓ کا اسوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بعض دشمنوں نے کسی غیر کے نام آپ کا خط پڑھا اور غلط نتائج نکال کر اس کے متعلق لوگوں کو بھڑکایا تو حضورؑ نے اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ میں اس پر سخت گرفت کی اور ان کی شرافت کو ابھارا اور فرمایا کہ نجی خطوط کا بلا اجازت کھولنا جرم ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۲ صفحہ ۳۶۵)

آپ نے یہی تربیت اپنے صحابہ کی فرمائی کہ اجازت کے بغیر کسی کا خط نہ کھولا جائے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ کے خطوط کے جوابات دینے پر مامور تھے۔ وہ حضورؑ کو خط پڑھ کر سناتے اور جو جواب حضورؑ لکھواتے وہ لکھ کر بھیج دیتے۔

ایک دن ڈاک میں ایک خط آیا جس پر لکھا تھا کہ اس خط کو حضرت مسیح موعودؑ کے سوا کوئی نہ کھولے۔ حضرت منشی صاحبؓ نے وہ خط حضورؑ کے سامنے رکھ دیا۔ حضورؑ کے پوچھنے پر عرض کیا کہ اس خط پر یہ لکھا ہوا ہے۔ حضورؑ نے خط واپس حضرت منشی صاحب کو دیا اور فرمایا "آپ ہی پڑھیں ہم اور آپ کوئی دو ہیں"

(اصحاب احمد جلد ۴ صفحہ ۹۴۔ مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب اکتوبر ۱۹۵۷ء)

یہی نمونے حضورؑ کے دوسرے صحابہ نے پیش کئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے آج تک اپنی کسی بیوی کا کوئی صندوق کبھی ایک مرتبہ بھی کھول کر نہیں دیکھا"

(مرقاۃ الیقین صفحہ ۱۴۰۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی۔ طبع سوم ۱۹۷۹ء احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تربیت اور اپنے اسوہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ہم نے تو اپنے گھروں میں یہی دیکھا ہے کہ جو بچپن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تربیت تھی وہ یہی تھی کہ دوسرے کا خط چاہے بالکل قریبی ہو وہ بھی نہیں پڑھنا۔ چنانچہ میں نے کبھی اپنی بیوی کا خط نہیں پڑھا سوائے اس کے کہ وہ خود

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۱۷)

کلکیریا فاس اور کلکیریا فلور کے استعمالات اور علامات کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۰ مارچ ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن۔ (۲۰ مارچ ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں آج ہومیو پیتھی کی کلاس میں برائیٹاکارب، کلکیریا فلور اور کلکیریا فاس پڑھائیں اور ان کے خواص اور استعمالات بیان فرمائے۔

کلکیریا فلور
(CALCAREA FLUORICA)

حضور نے فرمایا کہ کلکیریا فلور اور برائیٹا کارب بہت سی باتوں میں مشابہہ ہیں مگر دماغی طور پر کلکیریا فلور، برائیٹا کارب سے بہت ممتاز ہو جاتی ہے۔ کلکیریا فلور کا مریض دماغی لحاظ سے بیک ورڈ نہیں ہوتا لیکن دانتوں کے لحاظ سے بیک ورڈ ہوتا ہے۔ لیکن برائیٹا کارب کے مریض کے دانت ٹھیک ٹھاک ہوتے ہیں کیونکہ اس میں دانتوں کو بنانے کا مادہ پایا جاتا ہے اس لئے خواہ اس کی زیادتی ہو یا کمی ہو اثر ایک ہی ہے۔ زیادتی کے نتیجے میں جسم اس کو قبول کرنے سے انکار کردیتا ہے، ردعمل دکھانے لگ جاتا ہے۔ لیکن گہری انڈیوریشن یعنی گلینڈز کو پھلا دینا اور سخت کردینا، گلے کے ہوں یا کہیں ہوں، چھاتی میں بھی بہت مفید ہے۔ اس پہلو سے ایک دوا فائٹولاکا بھی آپ کے ذہن میں آنی چاہئے جو چوٹی کی دوا ہے انڈیوریشنل دواؤں میں۔

فائٹولاکا کی ایک خاص بات جو صرف اسی میں ہے دودھ کے جمنے کا ذکر ہے اس میں STRINGS بن جاتے ہیں۔ یہ بات میٹیریا میڈیکا میں اور کہیں دکھائی نہیں دے گی۔ دودھ کا جمنا یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ خون میں ایسڈز ہیں جو دودھ بنانے والے گلینڈز کے ذریعے سے دودھ میں آ جاتے ہیں اور اسے جما دیتے ہیں۔ یا دوسری بات یہ ہے کہ کوئی وائرس ایسا ہے جو اس قسم کا اثر دکھاتا ہے۔ دوسری امتیازی بات جس سے فائٹولاکا فوراً ذہن میں آتی ہے یہ ہے کہ ناک کے کینسر میں فائٹولاکا کا ایک اہم مقام ہے .... بہت کم دواؤں میں ناک کے کینسر کا ذکر ملتا ہے۔ فائٹولاکا میں یہ بات پائی جاتی ہے۔

کلکیریا فلور ٹانسلز میں برائیٹا کارب سے زیادہ مفید ہے ان معنوں میں کہ جہاں برائیٹا کارب کام چھوڑ دے وہاں یہ سنبھال لیتا ہے۔

جنسی اعضاء میں اووریز میں بھی اگر انڈیوریشن یا سوجن سخت دکھائی دے اس میں بھی بہت اچھا اثر دکھاتا ہے۔ فائٹولاکا میں دودھ میں بڑی اور سخت گٹھلیاں ہوتی ہیں۔ اس میں نسبتاً چھوٹی نوڈیول ٹائپ کی۔ اس سے مریض پہچانا جاتا ہے۔ سب سے بڑے پیڑے کی طرح سختیاں برائیونیا میں ملتی ہیں۔ اس میں بعض دفعہ تمام ORGAN ایک ہی سخت سا نوڈیول بن جاتا ہے یہ سلی مادہ اور کینسرس مادہ بھی رکھتا ہے۔ خنازیر میں دونوں طرف گٹھلیاں بن جاتی ہیں۔ ان میں بھی کلکیریا فلور کافی اچھا اثر دکھاتا ہے اور سلیشیا سے اس کی مشابہت ہے۔

البتہ سلیشیا میں اور اس میں ایک فرق ہے۔ سلیشیا بیرونی اشیاء کو پہچانتی ہے اور بڑی شدت سے اس کے خلاف جسم کو تیار کرکے ردعمل دکھاتی ہے۔ سلی مادوں کو جسم سے نکالنے میں سلیشیا فوری اور سخت ردعمل دکھاتی ہے۔ اس لئے احتیاط سے استعمال کریں۔ کھانسی جو کھجلی سے پیدا ہو کئی دواؤں میں ہے۔ اس لئے اس علامت سے اس کو نہیں پہچانا جاسکتا۔ عام طور پر LARYNX میں اگر کھجلی کے ساتھ کھانسی ہو اور دوسری دوا کام نہ کرے تو ایک دفعہ ضرور استعمال کرکے دیکھیں مثلاً رسٹاکس بہت سے مریضوں میں فوری اثر دکھاتی ہے۔ اگر مرض بار بار آئے تو اس کا مطلب ہے کہ رسٹاکس دوا نہیں تھی۔ اس نے اپنی سطحی علامتوں سے کام دکھایا ہے۔ اور دواؤں میں فاسفورس کا اثر ہوتا ہے ہنسنے پر۔ پھر ڈروسرا (DROSERA) ہے ۳۰ میں جس کا SPASM سے بہت تعلق ہے۔ کالی کھانسی میں بھی بہت استعمال ہوتا ہے۔ اس صورت میں ڈروسرا بھی مفید ہے۔ لیکن ڈروسرا بھی اگر مریض سے تعلق نہ ہو تو کچھ عرصہ کام کرے گی پھر چھوڑ دے گی۔ لمبی کھانسی میں جو کئی کئی ماہ چلے۔ یا پھر ایک اور دوا RUMEX ہے۔

تین دوائیں ملتی جلتی نام کے ساتھ ہیں ایک ہے میوریکس، ایک ہے ریومیکس اور ایک ہے ریوم (RHUM)۔ ریومیکس اور میوریکس کے نام مشابہہ ہیں لیکن دوائیں مشابہہ نہیں ہیں۔ انکے امتیازی فرق آپ کے ذہن میں رہنے چاہئیں۔

بہت سے اسہال کے مریض ہیں جو عام روزمرہ کی بےاحتیاطیوں سے بڑے زور سے اسہال آتے ہیں اس میں کھٹاس بھی پائی جاتی ہے اس میں ریوم بہت اچھی دوا ہے۔

روزمرہ کے نزلوں کے ساتھ کھانسی جو کرانک بھی ہو جائے اس میں ریومیکس (RUMEX) چوٹی کی دواؤں میں ہے۔

اور میوریکس (MUREX) ہے جو عورتوں کے لئے جب خون زیادہ آتا ہو اور سرخ رنگ کا ہو اور ابارشن کا رجحان ہو اور اعصاب EXCITABLE ہوں۔ ایسی صورت میں میوریکس بہت مفید ہے۔ اور اکثر لمبے مینسز جو جان نکال دیتے ہیں۔ ان میں جو کمی نیشن میں دیتا ہوں اس میں میوریکس بہت اچھی دوا ہے۔ میوریکس کلکیریا کارب اور سابائنا یہ تینوں ANTI ABORTIVE بھی ہیں۔ اور ٹیومرز پر بھی اثرانداز ہوتی ہے۔ اس لئے ایسی بلیڈنگ جس کا تعلق ٹیومر سے ہوسکتا ہو لیکن ہر جگہ لیبارٹری کی سہولت میسر نہیں ہوتی۔ اس لئے اس بحث میں پڑے بغیر یہ تین دوائیں شروع کر دیں۔ میرے علم میں ہے جہاں لیبارٹری میں ٹیسٹ کرکے واضح کردیا۔ اس میں بھی اللہ کے فضل سے بعض دفعہ یہ دوائیں مفید ثابت ہوئیں۔ اگر یہ یوٹرس کے ٹیومر میں فیل ہو جائے تو ۲۰۰ میں استعمال کرکے دیکھی گئی ہیں۔ بعض ایسے مریض ہیں لمبے عرصے سے مصیبت تھی۔ مینسز اتنے لمبے ہوگئے کہ دوسرے مینسز کے قریب قریب پہنچ جاتا ہے۔ ان کو لیپس (LAPIS) دی گئی اور خدا کے فضل سے سارا مرض ٹھیک ہوگیا۔

کلکیریا فلور بھی خواتین کے یوٹرس کے مرض میں مفید ہے اور اکثر دوسری انڈیوریشن گلے وغیرہ میں یہ نقشہ نمایاں ہوتا ہے۔

ان کا کلکیریا فلور وغیرہ کا اپنا دائرہ ہے۔ اس کے اثر زیادہ اوپر کے حصے میں نمایاں ہوتے ہیں۔ اور آنکھوں دانتوں کی علامتوں سے گلے کے اندر گلے کے اردگرد کی علامتوں سے یہ پہچانی جاتی ہے۔ اگر یہ علامتیں موجود ہوں تو پھر انہیں سے علاج شروع ہونا چاہئے کیونکہ جو اکیلی دوا ہے اس کا اثر چھٹے کا نہیں ہوتا۔

وارٹس (موکے) کا بھی یہی علاج کرتی ہے۔ ٹیومر کو بھی کیور کرتی ہے۔ اور وارٹس LIMBS میں۔ اوپر کے LIMBS میں بھی اور نیچے کے LIMBS میں بھی۔ لیکن بیک پر بھی اس کے وارٹس نمایاں ہیں۔ ہاتھوں پر بھی ہوتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کے زیر ہدایت جو فیملی پرسکرائبر تیار ہو رہا ہے اس کے متعلق حضور نے تفصیل سے بتایا کہ جب یہ تیار ہوگا تو انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ اور اس کی مدد سے لوگوں کو خود اپنے علاج کرنے میں بہت سہولت حاصل ہو جائے گی۔

کلکیریا فاس
(CALC. PHOS.)

یہ کیلشیم اور فاسفورس سے بنا ہوا ہے۔ بہت گہری دوا ہے۔ اس میں یہ بات یاد رکھیں کہ عورتوں کی یہ دوا بہترین دوست ہے۔ کلکیریا فاس کی بہت سی علامتیں ایسی ہیں جو عورتوں میں روزمرہ پائی جاتی ہیں۔ اس کا آغاز جب بچی عورت بن رہی ہوتی ہے تو اس وقت کی تکالیف میں اگر کلکیریا فاس کھلائی جائے تو بہت مفید ہوتی ہیں۔ دردیں ہیں۔ مینسز ٹھیک نہیں آ رہے یا لیٹ ہوگئے ہیں تو ہر قسم کی ایسی تکالیف اس وقت اس سے دور ہوسکتی ہیں۔

ایک چیز جس کی طرف دھیان نہیں جاتا کہ اگر اس عمر میں مینسز کے دوران ٹھنڈ لگ جائے خواہ نزلہ ہو یا نہ ہو سردی لگ جائے تو مینسز کی تکالیف میں دردیں وغیرہ پھر ساری عمر رہتی ہیں۔ جب تک کلکیریا فاس سے اس کا علاج نہ کیا جائے۔ اس لئے پس منظر دیکھا جائے۔ اگر دیر میں علاج ہو تو دماغ میں آتا ہی نہیں کہ یہ عورت جو ۴۰ ۔ ۵۰ سال کی ہے اس کو بچپن میں سردی لگی ہوگی اس میں اور سمی سی فیوجا میں رحم کے اندر جو تکالیف مینسز کے آغاز پر پیدا ہوتی ہیں اور مینسز کے دوران جو تکلیف ہوتی ہے، ایک ایسی پہچان ہے جو دونوں کو ممتاز کر دیتی ہے۔

سمی سی فیوجا میں جتنا فلو (FLOW) بڑھتا ہے تکلیف بڑھتی ہے۔ اور یہ بالکل اجنبی سی بات ہے۔ کلکیریا فلور میں خون کے جاری ہونے سے پہلے بہت تکلیف دہ دردیں ہوتی ہیں۔ بعض بچیاں تو عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہیں پھر جب ایک دفعہ خون بہنا شروع ہو جائے تو آرام آتا ہے اس دوران مینسز میں ان کو تکلیف بالکل نہیں ہوتی۔ لیکن پہلے اور ایک دو دن شروع کے اس میں کلکیریا فلور بہت اچھی دوا ہے۔ حالانکہ عام طور پر لوگ میگ فاس کی سوچتے ہیں جو تشنج کی دوا ہے اور میگ فاس تشنج کی اس لئے دوا ہے کہ یہ رحم میں ہی نہیں سارے جسم میں تشنج کی دوا ہے اگر وہ گرمی سے آرام پاتا ہو۔ اگر سردی سے آرام آتا ہو تو ایپس، بیلاڈونا، سی کیل اور بھی کئی دوائیں ہیں۔ پلسٹیلا بھی ان میں سے ہے اور کلکیریا فاس کو بھی ایسی بچیوں کو ٹکور کرنے سے آرام ملتا ہے۔ میگ فاس عموماً فائدہ نہیں دیتی۔

کلکیریا فاس جو عورتوں کے جنسی اعضاء ہیں ان میں تشنج کی چوٹی کی دوا ہے۔

جہاں تک جنسی خواہشات کا تعلق ہے اس کا موازنہ پلٹینا (PLATINA) گریشی اولا (GRATIOLA) اور اوریگینیم (ORIGANUM) سے کرنا چاہئے۔ اگر OVER EXCITABILITY ہو اور اسے ٹھیک کرنا ہو جو بیماریوں کے نتیجے میں ہوتی ہے نارمل نہیں ہے تو یہ دوائیں کام آتی ہیں۔

ایک اور عجیب علامت یہ ہے کہ پیشاب کریں تو مقعد باہر نکلتا ہے اور کافی تکلیف دہ بیماری ہے اور مائیں انگلیوں سے سیٹ کرکے ٹھیک کرتی ہیں ورنہ بچہ بڑی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ یہ چیز اگر یوٹرس میں ہو اور بعض دفعہ پیشاب کرنے سے یا اجابت سے بھی، تو کلکیریا فاس کو فوراً استعمال کریں۔ اکیلی دیں۔ ملاکر نہ دیں۔ انشاء اللہ جلدی فائدہ ہو جائے گا۔

اس میں جو خون کے CLOT ملتے ہیں وہ سیاہ رنگ کے ہیں حالانکہ فاسفورس اور کلکیریا میں سرخ ہیں۔ THROBING اور SUFFOCATION بھی اس میں ہے۔ یہ موٹی موٹی باتیں ہیں جو میں نے بیان کردی ہیں ان کو یاد رکھیں تو انشاء اللہ آپ کو کلکیریا فاس سے بہت فائدہ ملے گا۔

الفضل انٹرنیشنل کی زیادہ سے زیادہ خریداری کے ذریعہ اس روحانی چشمہ کے فیض کو عام کریں۔ نہ صرف خود خریدار بنیں بلکہ دوسروں کو بھی خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔

(مینیجر)

واقفین نو کے والدین سے چار سوال

۱ کیا آپ بچے کو خوش اخلاق بنانے کے لئے اس کے سامنے اپنا عملی نمونہ رکھ رہے ہیں؟

۲ اگر آپ کے بچے کی عمر سات سال ہوگئی ہے تو کیا آپ نے اس کو نماز کے لئے کہنا شروع کیا ہے؟

۳ نیز اگر اس کی عمر سات سال ہوگئی ہے تو آپ نے اسے ذیلی تنظیم میں شامل کردیا ہے؟

(بچے کو "اطفال الاحمدیہ" میں اور بچی کو "ناصرات الاحمدیہ" میں شامل کریں)

۴ اگر آپ کا بچہ ذیلی تنظیم میں شامل ہے تو کیا ذیلی تنظیم میں کوئی نمایاں کام کر رہا ہے یا نہیں؟

(تیسری قسط)

سوال و جواب

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو ایم ٹی اے کے پروگرام "ملاقات" میں بعض عمومی سوالات کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز جوابات دیئے۔ ذیل میں ادارہ الفضل انٹرنیشنل اس مجلس کے بعض سوال و جواب اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ اسے مکرم یوسف سلیم ملک صاحب نے مرتب کیا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ [ادارہ]

عظیم الشان مضمون

سورہ الجمعہ کی آیات ۳ اور ۴ کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا:

"یہ دنیا اکثر نہیں سمجھتی کہ علم میں وہ طاقت ہے جس سے عزت ملتی ہے۔ ورنہ بادشاہ اگر جابر ہو تو اس کو عزیز نہیں کہہ سکتے۔ اگر ایسا بادشاہ ہو جو معزز ہو اور قدرت کاملہ بھی رکھتا ہو اس کو عزیز کہا جاتا ہے۔ اور علم کے ساتھ عزت کا جو مضمون باندھا ہے یہ بہت عظیم الشان مضمون ہے۔ مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دور میں وہی عزیز ہوگا جو علم رکھتا ہوگا اور علم کے زور سے حکومت کرے گا ورنہ اس کے سوا کسی حکومت کی، کسی غلبہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اب قرآن کریم نے وہ علم عطا فرمایا جو تمہیں عزت کے مقام پر غلبہ عطا کرے گا۔ عزیز سے یہ مراد ہے اور اگر آپ دنیا کے حالات پر گہری نظر ڈالیں تو اصل میں علم ہی دولت ہے، علم ہی طاقت ہے، علم ہی میں عزت ہے، اس کے سوا کیا رکھا ہے۔ دنیا میں جتنی بھی طاقتیں غالب آئی ہیں اور عزت کے مقام پر بھی پہنچیں اور جبروت کے مقام پر بھی پہنچیں ان کا علم نکال دو تو یوں گر جائیں گی جس طرح مٹی کی عمارت پانی میں ڈھیر ہو جائے، کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ یورپ کی ترقی، امریکہ کی ترقی، جاپان کی ترقی یا جن جن قوموں نے عظیم الشان ترقیات کی ہیں، کس طرح کی ہیں۔ علم دوستی سے کی ہیں ورنہ جسمانی طور پر ان کو کیا فوقیت تھی۔ اگر لاٹھیوں پر آ جائیں تو اکیلا افریقہ ہی ان کو مار مار کر ہلاک کر دے۔ علم نے عزت بخشی، علم نے طاقت بخشی۔ اس لئے عزیز خدا کی طرف سے علم عطا ہونے کی خوش خبری بھی ہے۔ مراد یہ ہے کہ تمہیں کتاب کا جو علم دیا جا رہا ہے وہ ایسا عظیم علم ہے کہ اگر تم اس کو محمدؐ رسول اللہ سے پڑھ لوگے اور اس کے مطابق عمل کروگے تو تمہاری جبروت، تمہاری عزت، تمہارا اقتدار سب اس سے وابستہ ہے۔

پھر علم کے بعد حکمت ہے۔ علم سمجھ کر جب کسی شخص کو حکمت حاصل ہو جائے تو پھر حکمت سے علم سے استفادے ہوتے ہیں۔ ٹیکنالوجی جو Develope ہوتی ہے سائنس علم دیتی ہے اور ٹیکنالوجی وہ حکمت ہے جس کو آپ استعمال کر کے اس علم کو کئی کئی شکلوں میں ڈھالتے ہیں۔ اس سے ہوائی جہاز بنا رہے ہیں، گھڑیاں بنا رہے ہیں، بنیادی طور پر اصل میں علم ہے۔ بنیاد علم پر ہے۔ لیکن آگے اگر علم ہو اور حکمت نہ ہو تو کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اس علم سے استفادہ کس طرح کرنا ہے اس کو حکمت کہتے ہیں۔ اور علم کی گہرائی میں اتر جانا اور اس کی کنہہ دریافت کرنا اور تہہ بہ تہہ علم کی حقیقت کو دریافت کرنا یہ بھی حکمت ہے۔ پس علم کی سطح پر نہ رہنا اور اس میں ڈوبتے چلے جانا یہ حکمت کی بات ہے اور علم سے بہترین استفادہ کرنا یہ حکمت کی بات ہے۔

آخرین کے دور میں تعلیم کتاب اور حکمت

اب یہ چار صفات ہیں جو بیان ہوئی ہیں اور فرمایا کہ ان چار صفات کی جلوہ گری سے کوئی قوم جاہل نہیں رہ سکتی، ناممکن ہے۔ لیکن اگر پھر جاہل ہو جائے تو کتاب موجود ہے، محفوظ ہے اور رسول کا زمانہ اگر ہے تو وہی قدوس رسول آج بھی زندہ ہے اور اسی کی قدوسیت جلوہ دکھائے گی۔ اس لئے بحیثیت آیات لانے والے یا نئی کتاب لانے والے اور بحیثیت قدوس کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک زندہ نبی ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپؐ کو بار بار زندہ نبی فرمایا ہے اور زندہ ان معنوں میں ہیں کہ براہ راست آپ کی قوت قدسیہ انعام بخشنے والی ہے اسی لئے ان دو صفات کا آخر پر اعادہ نہیں فرمایا۔ "و آخرین منہم لما یلحقوا بہم" کی رو سے بعد میں جو بعثت ہوگی اس میں نئی کتاب نہیں آئے گی، نئی قدوسیت کی ضرورت نہیں پڑے گی جو اپنی ذات میں قدوس ہو۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب اور آپؐ ہی کی قدوسیت جلوہ گر ہو کر اس کو پیدا کرے گی۔ لیکن چونکہ جاہل ہو چکے ہونگے اس لئے حکمت سکھانے کی ضرورت بہرحال پیش آئے گی۔ اس پہلو سے فرمایا "و آخرین منہم لما یلحقوا بہم"۔ ایک بعد کے گروہ میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جلوہ دکھائیں گے مگر بطور خاص معلم اور حکمت سکھانے والے وجود کے طور پر، علم کتاب اور حکمت سکھانے والے وجود کے طور پر۔ اب ساتھ ہی فرمایا "ذالک فضل اللہ" کیا پہلی دفعہ فضل نہیں تھا۔ پہلے بھی فضل ہی تھا مگر یہاں فضل اللہ کے ساتھ ایک اور بات جوڑ دی "ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء" اس میں بات کھول دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود نہیں آئیں گے۔ وہ خود آئیں تو صاحب کتاب تو ہمیشہ رہیں گے اگرچہ نئی کتاب نہ لائیں۔ اس لئے فرمایا کہ خود نہیں آئیں گے کوئی اور آئے گا کیونکہ ایسا فضل ہے جو اللہ جسے چاہے گا عطا کرے گا کہ کون محمدؐ رسول اللہ کی نمائندگی میں آئے گا۔ "واللہ ذوالفضل العظیم" (سورہ الجمعہ ۵)، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ اس نے اس شبہ کا بھی ازالہ کر دیا کہ عربوں ہی میں سے آئے گا اور کسی خاص فرقے سے آئے گا۔ اول تو اس کا ازالہ اس طرح بھی ہو جاتا ہے کہ پہلا گروہ جو امیین کا ہے اس میں سے نہیں، ایک نئے امیین کے گروہ میں سے آئے گا۔ ایک دوسرے امیین کے گروہ میں سے آئے گا۔ یہ وہ تشریح ہے جو ذرا سا آپ ٹھہر ٹھہر کر غور کریں تو از خود کھلتی چلی جاتی ہے۔

"آخرین منہم" کے بارہ میں صحیح بخاری کی تشریح

اب وہ جو آپ کے غیر احمدی دوست ہیں ان سے کہیں کہ اگر تمہیں یہ منظور نہیں ہے تو بخاری کی وہ تشریح قبول کر لو جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خود فرمائی ہے۔ اس پہ تمہیں کیا اعتراض ہے۔ اگر نہیں مانتا تو تمہاری مرضی ہے مگر پھر کوئی خواہ مخواہ کا عذر نہ رکھو۔ اس تشریح سے اگر تمہیں اختلاف ہے اور کہتے ہیں کہ تم لوگوں نے نفس سے بنا لی ہے تو آؤ میں تمہیں بخاری کی تشریح دکھا دیتا ہوں۔ امام بخاری نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی یہ تشریح پیش کی ہے کہ آپؐ نے جب یہ تلاوت فرمائی غالباً اس کا نزول بھی اسی وقت ہوا ہے جب آپ مجلس میں تھے مگر یہ مجھے پوری طرح یاد نہیں لیکن اتنی بات یقینی ہے کہ آپ نے سورہ جمعہ کی ان آیات کی تلاوت فرمائی تو مجلس میں لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ سارے عرب تھے جہاں تک ہمارا علم ہے۔ ایک عرب نہیں تھا یعنی حضرت سلمان فارسیؓ۔ یہ مجلس تھی۔ شاید کوئی اور بھی غیر عرب موجود ہوں مگر ایک غیر عرب کا تو قطعی حوالہ ملتا ہے۔ باقی عرب تھے۔ عربوں میں سے ایک نے سوال کیا کہ یا رسول اللہؐ "آخرین منہم" کون لوگ ہونگے۔ اب صاف پتہ چل رہا ہے کیونکہ وہ اہل زبان تھے وہ سمجھ گئے کہ کسی اور نے نہیں آنا اس کے لئے پوچھنے کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ "بعث" کا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف ہی منسوب ہوا ہے اس لئے یہ پوچھنے کی کیا ضرورت ہے کہ کون آئے گا۔ پوچھنا یہ چاہئے کہ کن لوگوں میں آئے گا۔ آخرین کو جو نمایاں کیا گیا ہے۔ انہوں نے یہی سوال کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سنا اور خاموش رہے۔ پھر سوال دہرایا گیا تو پھر بھی سنا اور خاموش رہے۔ پھر تیسری بار دہرایا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور فرمایا "لو کان الایمان عندالثریا لنالہ رجل من ھٰؤلاء" (بخاری کتاب التفسیر سورہ جمعہ و صحیح مسلم)۔

اب میں نے وہ جہالت کا جو مضمون بیان کیا ہے اسی آیت کے حوالہ سے ہے کہ دوبارہ دنیا جاہل ہوگی لیکن وہ آخرین ہونگے۔ وہ ایک اور دور کے لوگ ہونگے جو جاہل ہونگے اور ظاہر بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے وصال کے بعد فوراً تو جہالت عام ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ زمانہ تو اس مضمون میں آخری داخل ہے ورنہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ادھر آنکھیں بند کیں اور ادھر جہالت کا دور دورہ ہو جائے اور کلیۃً اسی طرح امیین قرار دیا جائے جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعثت سے پہلے لوگ تھے تو یہ مضمون کہاں جائے گا "وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین" اور ان کی جہالت ختم ہو چکی ہے۔ سب کی سب کی نہ سہی مگر ان میں سے ایسے ایسے روشن ضمیر پیدا ہونگے جن میں انقلاب آ چکا ہے۔ یہ روشنی ایک دم بجھ نہیں سکتی تھی۔ یہ جو علم و فضل کا دور تھا یہ ایک دم ختم ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اس کے لئے زمانہ چاہئے تھا اور یہ مٹتے مٹتے وہاں تک پہنچ جانا تھا جہاں آپ کہہ سکیں "و آخرین منہم" یعنی امیین کا ایک اور گروہ بھی ہوگا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مبعوث ہونگے۔ لیکن کس حیثیت سے۔ ظاہر ہے "یعلمہم الکتاب والحکمۃ" کی حیثیت سے مبعوث ہونگے۔ کیونکہ "العزیز الحکیم" کی صفات کو دہرایا گیا ہے۔ پہلی دو صفات کو نہیں دہرایا گیا۔ فرماتا ہے "و آخرین منہم لما یلحقوا بہم و ھو العزیز الحکیم" پھر فرماتا ہے "ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء" یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے گا دے گا۔ اب اس کی تشریح آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس طرح فرماتے ہیں۔ سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہیں، فرماتے ہیں "لو کان الایمان عندالثریا" آنا تو میں نے ہی ہے یہ تو ظاہر ہے۔ یہ نہیں بتایا کہ کوئی اور آئے گا۔ کس طرح آئے گا؟ لیکن اپنی بعثت کی تشریح فرمائی کہ یہ بعثت ثانیہ کیسے ہوگی۔ فرمایا میں بذات خود نہیں آؤں گا اور یہ غلط فہمی دور کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ سائل یہی سمجھا بیٹھا تھا کہ یہ مسئلہ تو حل شدہ ہے کہ کون آئے گا، کن لوگوں میں آئے گا اس کا پتہ کچھ نہیں۔ اس بات کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی فراست نے جانچ لیا اور فرمایا کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کیا ہونا ہے۔ ان میں سے آئے گا یعنی میں نہیں ہونگا بذات خود اگرچہ اس کا آنا میرا آنا ہوگا۔ عربوں میں سے نہیں آئے گا۔ وہ آخرین ان معنوں میں بھی ہونگے۔ اگرچہ بظاہر میرا آنا دکھایا گیا ہے۔ ایک تشریح فرمائی ہے۔ کیوں آئے گا جب کہ کتاب موجود ہے، جب کہ سنت موجود ہے، جب کہ قوت قدسیہ زندہ ہے۔ فرمایا اس کے باوجود لوگ ہلاک ہو جایا کرتے ہیں۔ جن میں تقویٰ نہ رہے وہ نیکی کا رنگ نہیں پکڑتے اور کتاب محفوظ ہونے کے باوجود اس میں کئی قسم کی غلط آرزوؤں کے نتیجے میں ترجمے ہو جایا کرتے ہیں۔ خواہشات کے نتیجہ میں ترجمے ہو جاتے ہیں۔ تاویلیں ایسی ہو جاتی ہیں جن کا کتاب کی حقیقت سے تعلق نہیں ہوتا۔ ہوتے ہوتے یہاں تک معاملہ بڑھ سکتا ہے کہ گویا سب کچھ زمین سے اٹھ گیا جب ایمان ہی اٹھ گیا تو کچھ بھی باقی نہ رہا۔ جہالت کا ایک دور ثانی کامل طور پر

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD. BRADFORD. BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

خریداران الفضل سے گزارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرما کر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

چھا گیا۔ فرمایا اس سے یہ نہ سمجھنا کہ میرے جانے کے بعد جلدی ہو گا۔ جب تک رات اتنی بھیگ نہ جائے کہ یہ کہا جاسکے کہ سب کچھ اٹھ گیا کوئی چیز بھی باقی نہیں رہی۔ یہ محاورہ ہے۔ یہ نہیں کہ سو فیصدی اٹھ جاتی ہے۔ محاورۃً کہا گیا ہے کہ گویا سب کچھ اٹھ گیا۔ اس وقت تک یہ واقعہ نہیں ہو گا۔ زمانہ بعید کا بتایا ہے اور اور بھی باتوں کا جواب دیا۔ "لنالہ رجل من ھٰؤلاء" ان لوگوں میں سے ایک شخص پیدا ہو گا یا "رجال من ھٰؤلاء" ان لوگوں میں سے ایسے شخص پیدا ہونگے۔

عربی اور عجمی کی تفریق

یہاں ہم اہل فارس کے اوپر زور دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ابناء فارس کا ذکر فرمایا ہے لیکن اس طرز بیان میں ابنائے فارس کے علاوہ بھی امکان ہے۔ یعنی ترجمہ کرنے کا یہ بھی میرے نزدیک امکان موجود ہے کہ عرب اور عجم کا ترجمہ کیا جائے۔ ھٰؤلاء کو اگر عجمی لیا جائے تو یہ مضمون اور بھی وسیع ہو جاتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ بھی فرمایا کہ میرے آباؤ اجداد اس سے پہلے چین سے تھے تو مولویوں نے یہ بحث چھیڑ دی کہ پھر ابنائے فارس نہ رہے تو اس کا حل مل جاتا ہے۔ اس میں کسی لمبے جھگڑے کی ضرورت ہی نہیں۔ اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعویٰ درست تھا کہ جو قوم کہیں سے آکر تین سو سال تک کہیں بس جائے تو وہیں کی ہو جاتی ہے۔ جو عرب یہاں آئے تھے وہ ہندوستانی بن گئے۔ اب کون ان کو عرب کہتا ہے۔ اس لئے وہ اس بات کی بحث میں پڑنے کی بجائے سیدھا سادا یہ ترجمہ کر لیں تو یہ جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اگر تم نہیں مانتے اہل فارس تو عجمی تو مانتے ہو۔ اس لئے اس آیت کریمہ کی تشریح میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کسی عرب کے کندھے پر ہاتھ نہ رکھ کر عرب اور عجم کی تفریق دکھا دی ہے۔ عرب وہ نہیں ہو گا۔ سب عرب تھے ان کا کندھا نہیں پکڑا۔ ایک عجمی تھا اور پھر "من ھٰؤلاء" فرما کر جمع کا ایک وسیع لفظ استعمال فرما دیا۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس کی اولاد میں سے ہو گا۔ یہ اس لئے بتانا ضروری ہے کہ کئی چالاک اور ہوشیار مولوی عام احمدیوں کو جن کا زیادہ علم نہ ہو چکر دینے کی کوشش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پھر وہ سلمان فارسی کی نسل میں سے ہو گا۔ تو تم یہی مانتے ہو۔ کہتے ہیں ہاں یہی مانتے ہیں تو کہتے ہیں ان کی تو شادی ہی نہیں ہوئی، ان کا تو لڑکا ہی کوئی نہیں۔ تو وہ بے چارے ہکا بکا رہ جاتے ہیں۔ میں اس لئے یہ کہتا ہوں کہ کراچی میں مجھ سے یہی واقعہ گزر چکا ہے۔ میں جب وہاں جایا کرتا تھا تو اسی طرح مجلسیں لگا کرتی تھیں۔ تو کراچی میں ایک مولوی صاحب جو بڑے شاطر تھے انہوں نے اٹھ کر گویا بڑی تائید میں سوال کیا کہ ماشاء اللہ یہ پیش گوئی پھر پوری ہو گئی۔ حضرت سلمان فارسی کی اولاد میں سے تھے۔ میں نے کہا بالکل نہیں اس طرح پوری نہیں ہوئی۔ ان کی تو شادی نہیں ہوئی تھی۔ آپ کیا بات کر رہے ہیں۔ اولاد وغیرہ کوئی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اس کی نسل میں سے ہو گا، من ذریۃ، نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے "من ھٰؤلاء" یہ تو بڑا وسیع لفظ ہے۔ عربوں میں سے نہیں، ان میں سے ہو گا۔ یہ تخصیص بتا رہی ہے کہ عربوں میں سے نہیں ہو گا، غیر عربوں میں سے ہو گا۔ وہ بے چارہ بالکل مبہوت ہو کر رہ گیا اور وہیں بیٹھ گیا۔ آپ کو میں یہ سمجھا رہا ہوں کہ اس بات کو پیش نظر رکھیں۔ ان لوگوں نے کئی کئی چالاکیاں بنا رکھی ہیں۔

کامل غلامی کا مضمون

اب اس میں سب باتوں کے جواب آگئے ہیں۔ کون آئے گا، میں ہی آؤں گا مگر بذات خود نہیں بلکہ کوئی شخص میری کامل غلامی میں آئے گا۔ اتنا کامل غلام ہو گا کہ گویا میرا نام اس پر منطبق پائے گا ورنہ نام مل ہی نہیں سکتا۔ نام دو طرح سے ملتے ہیں یا برابری سے بعینہٖ اس جیسا ہونے سے یا غلامی سے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ کا نام ملا کامل غلامی کے نتیجہ میں۔ فرمایا "یداللہ فوق ایدیھم" محمد رسول اللہ کے ہاتھ کو اللہ کا ہاتھ قرار دیا اور کھلم کھلا فرمایا اللہ کا ہاتھ۔ "وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ" تم نے تیر نہیں چلایا تھا ہم جانتے ہیں کہ تو نے چلایا تھا لیکن اللہ نے چلایا تھا تو کیا نعوذ باللہ من ذالک کامل شرک کی تعلیم دے دی موحد کامل نے۔ پس یہ نکتہ ہے جو سمجھنے کے لائق ہے کہ نام دو طرح سے ملتے ہیں ایک کامل شراکت کے نتیجہ میں اور ایک کامل غلامی کے نتیجہ میں۔ یہاں کامل غلامی کا مضمون ہے۔ اس لئے یہاں مولوی صورت حال سے استفادہ کر کے لوگوں کے جذبات کو بھڑکانے کی کوشش نہ کریں۔ آپ ان کو روک دیں کہ تم نہیں سمجھتے تم بے وقوفی کر رہے ہو۔ اگر تم سمجھتے ہو یہ نہیں ہے جو بھی آئے گا پھر محمدؐ رسول اللہ کا ہمسر آئے گا؟ یہ تو گستاخی ہے۔ محمدؐ رسول اللہ کا ہمسر آ ہی نہیں سکتا تو پھر محمدؐ رسول اللہ کا کامل غلام ہو کر نام پا سکتا ہے۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا تو پھر محمد رسول اللہ کو اللہ کا نام کیوں ملا۔ پھر وہاں بھی ہمسری بنا دو۔ کامل غلامی کے لحاظ سے مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔ تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت کے لئے اس وقت آئے گا جب کہ تاریکی پوری طرح چھا جائے گی۔ اس وقت محمدؐ رسول اللہ کی بعثت ثانیہ کی ضرورت ہو گی کیونکہ اتنا بڑا کام کہ پھر اندھیروں کو نور میں بدل دے یہ کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں۔ اس وقت محمدؐ رسول اللہ کا کامل غلام آئے گا۔ اس وقت دین کو دوبارہ نازل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہو گی۔ کتاب محفوظ ہو گی۔ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی قوت قدسیہ میں احیائے نو کی طاقت اسی طرح موجود ہو گی اس لئے کسی غیر امت سے کسی زندہ کرنے والے کی ضرورت نہیں، کسی اور مسیح کی ضرورت نہیں۔ محمدؐ رسول اللہ خود زندہ کریں گے اس شخص کو۔ یہ مضمون ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے لوگو! جب محمدؐ رسول اللہ تمہیں بلائیں تا کہ تمہیں زندہ کریں تو تم جواب دیا کرو کہ ہاں ہم حاضر ہیں، اس وقت چلے آیا کرو (سورہ انفال: ۲۵)۔ یہ جو زندگی کی آواز ہے یہ قیامت تک کے لئے ہے کسی نئی آواز کی ضرورت نہیں۔ اسی آواز سے مسیح موعود زندہ ہوئے اور اسی آواز سے وہ زندگی پیدا ہوئی جو محمدؐ رسول اللہ کی زندگی ہے اور پھر جب تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت ہوئی تو پھر وہ امت دوبارہ جی اٹھی اور ان لوگوں میں نہیں تھی جو پہلے جاہلوں میں شمار ہوتے تھے۔ از سر نو یہ دور شروع ہونا تھا جس کا "وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین" میں اشارہ ہے۔ اب آپ اپنے آپ کو دیکھ لیں۔ حضرت مسیح موعودؑ تشریف نہ لائے ہوتے اور ہمیں وہ قرآن کا عرفان نہ سکھاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات کا، فرشتوں کا اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا عرفان نہ بخشتے تو ہم کھلے کھلے جاہل تھے۔ ہم کچھ بھی نہیں تھے۔ تو یہ دور شروع ہوا ہے۔

ایک عجیب پر لطف اور حکیمانہ نکتہ

اس میں ایک اور عجیب لطف کی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح کے ذکر میں خدا تعالیٰ عزیز اور حکیم کی صفات کو بیان فرماتا ہے۔ حضرت مسیح کا ذکر قرآن کریم میں نکال کر دیکھ لیں ہمیشہ یہ دو صفات بیان ہوئی ہیں۔ قدوس اور ملک کی صفات بیان نہیں ہوئیں۔ جو غرض مسیح کی آمد ثانی کی تھی اور پہلا مسیح جن صفات کا مظہر بنا ہے دوسرے مسیح نے بھی انہیں صفات کا مظہر ہونا تھا۔ مثلاً یہ جو "بل رفعہ اللہ الیہ" کا مضمون ہے وہاں آخر پر "عزیزاً حکیما" فرمایا ہے (النساء: ۱۵۹)۔ پھر جہاں حضرت مسیح کہتے ہیں مجھے خبر نہیں جب میں نہیں رہا تو میرے بعد قوم نے کیا کیا، اس کے آخر پر بھی "انت العزیز الحکیم" فرمایا ہے (المائدہ: ۱۱۹)۔ پس جہاں تک میں نے نوٹ کیا ہے قرآن کریم میں العزیز الحکیم کی صفات بارہا بیان ہوئی ہیں مگر حضرت مسیح کے ذکر میں خصوصیت سے یہ دو صفات ملتی ہیں اور خدا تعالیٰ کا یہی دو صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بعثت ثانیہ میں منتخب کرنا حکمت اور علم سے خالی نہیں ہے۔ اور عزیز میں جو علم کے ذریعہ غلبہ ہے وہ مسیحی قوم کا تو ہم نے دیکھ لیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ پیش گوئی فرمائی ہے کہ مسیح کو پانی پر چلا کر معجزہ دکھایا گیا، خدا نے مجھے آسمانوں کی بادشاہت عطا کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا جو نیا دور شروع ہوا، جو آخرین کے ساتھ رکھتا ہے اس میں عیسائیوں کے مقابل پر مسلمان آسمانوں پر بادشاہی کریں گے۔ اس میں بہت بڑی پیش گوئی ہے جس کے ابھی کوئی آثار بھی ظاہر نہیں ہوئے۔ یہ کوئی ایسی پیش گوئی نہیں ہے جس کو دیکھ کر کوئی اپنی طرف سے بنا لے۔ ابھی تک تو عیسائیوں ہی کا قبضہ ہے زمین پر بھی، پانی پر بھی اور Space پر بھی۔ جس طرح دجال کا قبضہ دجال کے گدھے کی صورت میں زمین، پانی اور Space پر دکھایا گیا تھا۔ اسی طرح زمینی بادشاہی بھی اس گدھے کے سپرد تھی اور پانی کی بھی اور فضا کی بھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جو نکتہ بیان فرمایا ہے یہ یقیناً بلاشبہ کسی خاص الٰہی اشارہ سے آپ نے یہ نکتہ حاصل فرمایا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آئندہ جو Space کے قبضے ہیں وہ موجودہ قبضوں کے مقابل پر اتنے عظیم الشان ہونگے کہ یہ ہوا میں اڑنا زمین کی باتیں دکھائی دیں گی اور کوئی بعید نہیں کہ فضاؤں میں بڑے بڑے شاندار محلات تعمیر ہوں اور بڑے بڑے عظیم شہر آباد کئے جائیں اور Space کا تعلق دوسری مخلوقات سے بھی ہو جائے گا جیسا کہ قرآن کریم سے اشارہ ملتا ہے اور اس دور میں سب سے نمایاں جو توفیق عطا ہو گی وہ جماعت احمدیہ کو عطا ہو گی۔ کیونکہ وہ دوسرے مسیح یعنی آخری مسیح کے غلام ہیں۔ سائل نے M.T.A. کی طرف اشارہ کیا تو حضور نے فرمایا یہ تو ابھی ایسا آغاز ہے جو ان معنوں میں پورے نہیں اترے جو میں بیان کر رہا ہوں یعنی یہ غلبہ بھی تو ان کے غلبہ کے نتیجہ میں ملا ہے اس کو بھلانا نہیں چاہئے۔ جتنی توفیق ہے اتنی بات کرنی بہتر ہے۔ یہ غلبہ ہمیں روحانی طور پر دوسرے مدمقابل جو معاندین ہیں ان پر عطا ہوا ہے تو اسے Space کا غلبہ نہیں کہہ سکتے اور ہماری ساری محتاجی ان پر ہی ہے۔ اس لئے میں نے چھوٹی بات نہیں کی۔ میں نے بہت اونچی بات کی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو پیش گوئیاں ہیں وہ Space کے ایسے غلبہ کا تصور پیش کر رہی ہیں جو ان غلبوں کے مقابل پر بہت ہی رفعتوں والا ہو گا جہاں یہ غلبے زمین اور پانی کے دکھائی دیں گے اس سے بڑھ کر ان کی حیثیت نہیں ہو گی۔ وہ تو زمانہ آنے والا ہے اس کا تو پوری طرح تصور بھی اب ہم نہیں کر سکتے لیکن لازماً آئے گا۔ اس کے کچھ آثار اس طرح شروع ہوئے ہیں کہ باتیں شروع ہو گئی ہیں۔ سائنس کی دنیا میں اوپر کے شہروں کا تصور پیدا ہو چکا ہے۔ زمین کی Congestion جو ہو جائے گی اس کے بعد پھر فضاؤں میں آدمی نکلے گا اور جس طرح یہ سیٹلائٹ شروع ہو چکے ہیں آئندہ بعید نہیں کہ سیٹلائٹ Towns ہوں۔ ٹاؤن شپ سیٹلائٹ کے بنیں اور انہی میں انسان بسر کرے اور واقعۃً اس فضا سے باہر نکلنا پڑے گا۔ اس میں تو کثافت بھی بڑھتی جا رہی ہے اور پاکیزہ سانس لینے کی گنجائش ہی پوری نہیں رہی۔ لیکن جب اوپر جائیں گے تو سانس بھی خود ہی بنانا پڑے گا۔ ابھی کئی مسائل ہیں۔ خدا تعالیٰ اس وقت تک کوئی ایسا علمی غلبہ عطا کر دے کہ جس کے نتیجہ میں انسان کو اپنی زندگی کی ضرورتیں زمین سے لے جا کر اوپر استعمال کرنے کی توفیق ملے گی اور اس کی Polution (آلودگی) زمین میں نہیں آئے گی فضا میں بکھر جائے گی۔ لوگوں کی صحت پر برا اثر نہیں پڑے گا۔ اس قسم کے جو امکانات ہیں ان پر غور کر کے بے شک چسکے لے لیں لیکن جو غلبہ ابھی ملا نہیں اس کا جلدی سے اعلان کر دینا ٹھیک نہیں ہے"

پردہ کیا ہے؟ پردہ کی ضرورت کیا ہے؟ کیا پردے کی مختلف اقسام ہیں؟ کن حالات میں کس قسم کا پردہ ہونا چاہئے؟ کیا پردہ کی تعلیم عورتوں پر ایک ناروا پابندی ہے؟ اسلامی پردہ کی حقیقت کیا ہے؟

ان سب سوالات کے جوابات معلوم کرنے کے لئے الفضل انٹرنیشنل کے آئندہ شمارے ملاحظہ فرمائیں جن میں عنقریب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس موضوع پر دو نہایت اہم خطابات سلسلہ وار شائع کئے جائیں گے۔ ان خطابات میں حضور ایدہ اللہ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلامی پردہ کی روح اور اس کی غرض و غایت کو نہایت مؤثر انداز میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ (مدیر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب دردؓ ۱۹ جون ۱۸۹۴ء کو لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد حضرت مولوی قادر بخش صاحبؓ صحابہ کبار میں سے تھے۔ آپؓ نے M.A کرکے زندگی وقف کردی ۲۴ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہمراہ برطانیہ گئے اور حضورؓ کی واپسی کے بعد انگلستان مشن کے انچارج مقرر ہوئے۔ مسجد فضل لندن کی بنیاد اور تعمیر آپکے دور میں ہوئی۔ ۲۸ء میں واپس ہندوستان آئے اور ۳۳ء سے ۳۸ء تک دوبارہ انگلستان میں خدمت کی توفیق پائی۔ واپس جاکر حضورؓ کے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر کام کرنے کے علاوہ تعلیم و تربیت، امور عامہ اور امور خارجہ کے شعبوں کے ناظر بھی رہے۔ کچھ عرصہ انگریزی مترجم قرآن اور ایڈیشنل ناظر اعلیٰ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ ۳۱ء میں کشمیر کمیٹی کے سیکرٹری اور مسلم لیگ کونسل کے رکن کی حیثیت سے بھی نمایاں خدمت انجام دی۔ ۳۳ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر قائد اعظم محمد علی جناح سے متعدد ملاقاتیں کرکے انہیں ہندوستان جاکر مسلمانوں کی راہنمائی کرنے کی ترغیب دی۔ محترم عبدالستار خان صاحب کے قلم سے یہ مضمون روزنامہ "الفضل" ۲ مارچ میں شائع ہوا ہے۔ ۷ دسمبر ۵۵ء کو حضرت مولانا دردؓ اچانک وفات پاگئے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین ہوئی۔ ۹ دسمبر کو حضورؓ نے خطبہ جمعہ میں ان کا ذکر خیر فرمایا اور انکی بعض خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے نوجوانوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ خدمت دین کیلئے آگے آئیں۔

— ★ ★ ★ —

حضرت ادریسؑ کا نام بائبل میں حنوک آیا ہے جسکے عبرانی زبان میں معانی سکھانا کے ہیں۔ ادریس کا مطلب بھی پڑھنے یا پڑھانے والے کے ہیں۔ آپؑ حضرت آدمؑ سے ساتویں پشت سے تھے اور حضرت نوحؑ کے پردادا (بعض روایات میں دادا) تھے۔ معراج کی رات آنحضورؐ نے حضرت ادریسؑ کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔ آپکا ذریعہ معاش کپڑے سینا تھا اور بعثت کا مقصد حضرت شیث کے ماننے والوں کی اصلاح تھی جنہوں نے حضرت شیث کا بت بناکر پوجنا شروع کردیا تھا۔ اللہ تعالیٰ تبلیغ میں ثابت قدمی پر آپکا ذکر قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ روزنامہ "الفضل" ۹ مارچ میں لجنہ کراچی کی ایک کتاب سے یہ مضمون منقول ہے۔

★★ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے ۷۵ میل دور پاکستان کی سب سے بڑی فوجی تربیت گاہ "کاکول اکیڈمی" کے قریب ہی خوبصورت وادی ایبٹ آباد ہے جسے ۱۸۴۷ء میں سکھوں کے ہزارہ پر اقتدار کے خاتمہ کے بعد اس علاقہ کے ڈپٹی کمشنر میجر جیمز ایبٹ نے منظم اور پرشکوہ طور پر آباد کیا تھا۔ یہاں میڈیکل کالج اور نہایت معیاری پبلک سکول بھی موجود ہے۔ یہاں کی تفریح گاہیں قابل دید اور مشہور ہیں جن کا ذکر مذکورہ شمارہ میں محترم محمد مقصود منیب صاحب نے کیا ہے۔

ایبٹ آباد میں احمدیت کی بنیاد ۱۹۰۱ء میں حضرت شیخ نور احمد صاحبؓ وکیل نے رکھی جو دھرمکوٹ (گورداسپور) سے نقل مکانی کرکے یہاں آباد ہوئے تھے۔ پھر ٹیلرماسٹر محترم رحمت اللہ صاحب احمدی ہوئے۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحبؓ احمدی ہونے سے قبل ایبٹ آباد کی جامع مسجد کے امام بھی رہے۔ احمدیہ مسجد ایبٹ آباد پہلی بار ۷۴ء میں سیل کی گئی تھی۔

— ★ ★ ★ —

روزنامہ "الفضل" ۱۰ مارچ کی ایک خبر کے مطابق بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کے سالانہ اتھلیٹکس مقابلہ جات میں جامعہ نصرت ربوہ نے فیصل آباد ڈویژن میں اول پوزیشن حاصل کی اور جامعہ کی طالبہ عزیزہ امۃ الہادی کو بہترین کھلاڑی ہونے کا اعزاز دیا گیا نیز کل پاکستان انٹر بورڈز اتھلیٹکس مقابلہ جات کے لئے عزیزہ امۃ الہادی اور عزیزہ سمیرا انور نے کوالیفائی کیا۔ ان مقابلہ جات میں بھی عزیزہ امۃ الہادی بہترین اتھلیٹ قرار پائیں۔

— ★ ★ ★ —

اسی شمارہ میں حضرت شیخ مشتاق حسین صاحبؓ کا ذکر خیر شائع ہوا ہے جنہوں نے لاہور کے دلی دروازہ کے باہر ایک پوسٹر پر حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ذکر پڑھتے ہی بیعت کا خط لکھ دیا اور پھر تبلیغ میں دیوانہ وار مصروف ہوگئے۔ طاعون کے زمانہ میں آپکی قیامگاہ میں موجود تمام غیر احمدی طاعون کا شکار ہوگئے صرف آپؓ بفضل خدا محفوظ رہے۔ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کو حضور اقدسؑ کی سیاسی لیڈر بیرسٹر فضل حسین سے ملاقات کے موقعہ پر آپ بھی رئیس دہلی حافظ عبدالکریم صاحب کے ہمراہ خدمت اقدسؑ میں حاضر تھے۔ آپؓ لاہور میں کلرک تھے۔ خلافت اولیٰ میں سرکاری ملازمت ترک کرکے پشاور آگئے اور فوج میں گوشت سپلائی کرنے لگے۔ حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات پر آپؓ پشاور کے پہلے احمدی تھے جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بذریعہ تار بیعت کی۔ جون ۱۹۱۴ء میں حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ جب غیر مبائعین سے مباحثہ کے لئے پشاور تشریف لے گئے تو آپؓ ہی کے ہاں مقیم ہوئے۔ پھر آپؓ گوجرانوالہ آگئے اور ۲۲ء سے یہاں سے نمائندہ مشاورت کے طور پر قادیان تشریف لاتے رہے۔ تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں بھی شامل تھے۔

— ★ ★ ★ —

موصول شدہ دیگر رسائل میں "نوائے ظفر" نیویارک، مارچ ۹۶ء اور "اخبار احمدیہ" لندن، مارچ و اپریل ۹۶ء شامل ہیں جن میں مقامی اعلانات اور کارگزاری رپورٹس شائع ہوئی ہیں۔

— ★ ★ ★ —

آنحضرتؐ کے ارشاد سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح محمدی کے دور میں مساجد ہدایت سے خالی ہونگی۔ ہفت روزہ "بدر" ۷ مارچ میں محترم طاہر احمد طارق صاحب مذکورہ حدیث کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ ضلع سہارنپور (یوپی) میں متعدد مساجد کے مُلّاں جو دین کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہیں مسجدوں میں ایسے دھندے کھولے ہوئے ہیں کہ ایک اعلان کرنے کے دو تین روپے لیتے ہیں۔ جن لوگوں کا مساجد کی طرف رجحان ہوتا ہے زیادہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہاں وہ دو روپے دے کر منڈیوں کے بھاؤ کا اعلان کروائیں گے۔ اسی طرح ماہ رمضان میں تراویح وغیرہ کے ریٹ مقرر ہیں اور کسی گاؤں والے اپنی غربت کے باعث مُلّاں کا مطالبہ پورا نہ کرسکیں تو انہیں یہ کہہ کر ڈرایا جاتا ہے کہ تم رمضان کی برکات سے محروم ہو جاؤ گے۔ پھر بعض ملاں رقم پیشگی وصول کرکے رفوچکر ہو جاتے ہیں اور بعض مسلم نما دیوبندیوں نے تو مساجد کو باقاعدہ تعویذ گنڈوں کے مرکز بنا رکھا ہے۔ اگر آج وہ کسی بات پر سرگرم عمل ہوتے ہیں تو فقط احمدیوں کے خلاف فتنہ پردازی پر ـ شاید اس لئے کہ احمدیوں کی وجہ سے انہیں دین کے نام پر اپنے ذلیل کاروبار ٹھپ ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

— ★ ★ ★ —

روزنامہ "الفضل" ۱۳ اپریل کی ایک خبر کے مطابق میجر جنرل (ر) ڈاکٹر نسیم احمد صاحب ہلال امتیاز (ملٹری) ۹ اپریل ۹۶ء کو ۶۰ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہوجانے سے انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ پاک فوج میں میجر جنرل کے عہدے پر ترقی پانے والے پہلے ماہر امراض چشم تھے۔ اسوقت الشفاء آئی ٹرسٹ راولپنڈی میں چیف کنسلٹنٹ تھے۔ بہت منکسرالمزاج اور اپنے کام میں غیر معمولی صلاحیت کے حامل تھے۔ ۱۲ مارچ کو پشاور میں منعقدہ بین الاقوامی ماہرین امراض چشم کی کانفرنس میں آپکی نمایاں قابلیت پر صدر پاکستان کی طرف سے ایوارڈ اور ڈاکٹر رمضان علی سید گولڈمیڈل دیا گیا تھا۔ یہ ایوارڈ ہر سال ایک ماہر امراض چشم کو دیا جاتا ہے۔ آپکو غانا میں فری آئی کیمپ لگاکر غیر معمولی خدمت کی بھی توفیق ملی۔ گذشتہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر حضور ایدہ اللہ نے ان کے کام کو سراہتے ہوئے نہایت محبت سے انکا ذکر فرمایا۔

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم صالح شبیبی صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مکرم فیصل شبیبی صاحب انڈونیشیا سے لکھتے ہیں:-

"میرے والد صالح شبیبی صاحب ۲۰ اپریل ۱۹۹۶ء بروز ہفتہ ایک بجے بعد دوپہر وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی عمر ۷۶ سال تھی۔ ۱۹۹۱ء سے کینسر کے مریض تھے۔ ۱۹۹۱ء میں جلسہ سالانہ قادیان میں شامل ہوئے تھے۔ شروع بیماری میں ان کی سرجری ہوئی تو ڈاکٹر نے کہا تھا کہ وہ صرف ۶ ماہ زندہ رہ سکتے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے وہ ۴ سال زندہ رہے۔

آپ کے والد سلیمان شبیبی صاحب حضرموت سے انڈونیشیا آئے اور یہاں ہی آباد ہوگئے اور یہیں شادی کی۔ حضرموت کے عربوں کی روایت کے مطابق لڑکوں کو باپ کے اصل گاؤں جانا پڑتا ہے تاکہ اپنے آباؤاجداد کا کلچر اختیار کرسکیں۔ لہذا والد صاحب کو بھی ۷ سال کی عمر میں حضرموت جانا پڑا۔ وہاں سے آپ ۱۶ سال کی عمر میں واپس آئے اور حضرت مولوی رحمت علی صاحب کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔

اس کے بعد والد صاحب اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کرنے اور مبلغ بننے کی غرض سے ۲۵ دسمبر ۱۹۵۰ء کو ربوہ پہنچے۔ وہ پہلے انڈونیشی نوجوان تھے جو ربوہ گئے اور جامعہ میں داخلہ لیا۔

۱۹۶۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے بعض اور نکاحوں کے اعلان کے وقت والد صاحب کے نکاح کا بھی اعلان فرمایا۔ والد صاحب کا نکاح امۃ النصیر صاحبہ دختر مولوی محمد تقی صاحب کے ساتھ ہوا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اعلان نکاح کے وقت ان کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا:

"صالح شبیبی ایک مخلص انڈونیشین نوجوان ہیں اور عربی النسل ہیں۔ وہ انڈونیشین بھی ہیں اور عرب بھی ہیں۔ یہاں ربوہ میں عرصہ تک پڑھتے رہے ہیں۔ اب وہ دلی میں اپنی انڈونیشین ایمبیسی میں ملازم ہیں اور زندگی بھی انہوں نے وقف کی ہوئی ہے۔

(خطبات محمود، جلد سوم ـ ۶۶۲)

۱۹۶۰ء میں وکالت تبشیر نے والد صاحب کو لکھا کہ ایمبیسی سے استعفیٰ دے کر انڈونیشیا میں بطور مبلغ جائیں۔ چنانچہ اگست ۱۹۶۰ء میں والد صاحب جاکرتہ پہنچے اور پھر انڈونیشیا کے مختلف علاقوں میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ آپ قریباً ۲۰ سال بطور مبلغ کام کرتے رہے۔ اس عرصہ میں والد صاحب نے بہت سی کتب بھی لکھیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کی نیکیوں اور خوبیوں کا حقیقی وارث بنائے۔

"اگر ہم ان (واقفین نو) کی پرورش اور تربیت سے غافل رہے تو خدا کے حضور مجرم ٹھہریں گے"۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

13/05/1996 - 22/05/1996

Monday 13th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
01.00 Liqaa Ma'al Arab . No. 22 (R)
02.00 A Letter From London (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 126 (R)
04.00 Learning Norwegian Lesson No.11 (R)
05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. Rec. 12.05.96
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
07.00 Around The Globe - Documentary A Walk Through Rabwah
07.30 You Can's See The Woods
08.00 Simiky Programme - Friday Sermon Rec. 13.05.96
09.00 Liqaa Ma'al Arab. No. 22 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 126 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
13.00 Chinese Programme.
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 13.05.96
15.00 MTA Sports - Kabaddi Semi Final Rabwah Vs Lahhore
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 23 (New)
17.00 Turkish Programme : Translation of Holy Quran
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 22 (New)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 127 (New)
21.00 Islamic Teachings - Islami Akhlaq By Laiq Tahir Sahib
22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 13.05.96 (R)
23..00 Learning French Lesson No. 9

Tuesday 14th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 22. (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 23 (R)
02.00 Islamic Teachings - Islami Akhlaq By Laiq Tahir Sahib (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 127 (R)
04.00 Learning French Lesson No. 9 (R)
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 13.05.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel -Ul - Quran Lesson No. 22 (R)
07.00 MTA Sports - Kabaddi Semi - Final Rabwah VS. Lahore (R)
08.00 Pushto Programme
09.00 Liqaa Ma'al Arab. No. 23 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 127 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 22 (R)
13.00 From The Archives
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 14.05.96
15.00 Medical Matters - "Jaundice"
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 24 (New)
17.00 Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy No. 3
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No 128 (New)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat No.23
22.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 14.05.96 (R)
23.00 Learning Chinese Lesson No.8
23.30 Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers.

Wednesday 15th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 24 (R)
02.00 Around The Globe - Hamari Kaenat No.23 (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 128 (R)
04.00 Learning Chinese - Lesson No. 8 (R)
04.30 Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers (R).
05.00 Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec.14.05.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00 Medical Matters - "Jaundice" (R)
07.30 First Aid : by Mujeeb-Ul-Haq-Khan Sahib
08.00 Russian Programme : Question & Answer
09.00 Liqaa Ma'al Arab No. 24 (R)
10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 128 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
13.00 Indonesian Programme - Question & Answer With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 15.05.96 (New)
15.00 MTA Variety - Dilbar Mera Yehi Hain . By Ch. Hadi Ali Sahib
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 25 (New)
17.00 French Programme : La Foire De Maurice
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 23 (New)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 129 (New)
21.00 MTA Life Style - Karachi Kitchen
21.30 Perahan
22.00 Natural Cure - Homeopathy With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 15.05.96 (R)
23.00 Learning Arabic Lesson No. 7

Thursday 16th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 23 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 25 (R)
02.00 MTA Life Style - Cooking (R)
02.30 Perahan(R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 129 (R)
04 00 Learning Arabic Lesson No. 7 (R)
05.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Kahlifatul Masih IV Rec. 15.05.96
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 23 (R)
07.00 MTA Variety - Dilbar Mera Yehi Hain By Ch. Hadi Ali Sahib(R)
08.00 Sindhi Programme - Friday Sermon - 08.04.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab No. 25 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 129 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 23 (R)
13.00 Chinese Programme
14.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - Rec. 16.05.96
15.00 Quiz Programme - Lajna
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 26 (New)
17.00 Bosnian Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 130
21.00 M.T.A. Entertainment - Nasirat Bait Bazi From Rabwah
22.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 16.05.96 (R)
23.00 Learning Norwegian Lesson No. 12

Friday 17th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 26 (R)
02.00 M.T.A. Entertainment - Nasirat Bait Bazi From Rabwah
03.00 Learning Languages with Huzur Lesson No. 129 (R)
04.00 Learning Norwegian Lesson No. 12 (R)
05.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 17.05.96
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
07.00 Quiz Programme - Lajna
08.00 Pushto Programme - Friday Sermon 18.03.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab No. 26 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 131
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
13.30 Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Live From Fazal Mosque London
15.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends. Rec. 17.05.96
16.00 Liqaa Ma'al Arab 14.05.96 (New)
17.00 Turkish Programme - Women In Islam
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteeel - Ul - Quran Lesson No. 24 (New)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 130
21.00 Medical Matters - First Aid by Dr. Mujeeb-Ul-Haq Sahib
22.00 Friday Sermon - Rec. 17.05.96 (R)
23.00 Learning French - Lesson No. 10

Saturday 18th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 24 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab 14.05.96 (R)
02.00 Medical Matters - First Aid By Dr Mujeeb - Ul - Haq - Sahib
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 130
04.00 Learning French - Lesson No. 10
05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends Rec. 17.05 96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 24 (R)
07.00 M.T.A. Variety - "Tech Talk"
08.00 Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 17.05.96
09.00 Liqaa Ma'al Arab - Rec.14.5.96 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 130 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lessson No. 24 (R)
13.00 Indonesian Programme - "Taleem"
14.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With Children Rec. 18.05.96
15.00 Meet Our Friends
16.00 Liqaa Ma'al Arab 15.04.96 (New)
17.00 Learning Arabic - Lesson No. 9
17.30 Arabic Programme - Tafseer - Ul - Quran
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 131
21.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaen
21.30 A Page From The History of Ahmadiyyat By B.A.Rafiq Sahib
23.30 Learning Chinese Lesson No.9

Sunday 19th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab 15.05.96 (R)
02.00 Islamic Teachings - Rohani Khazaen
02.30 A Page From The History of Ahmadiyyat By B.A.Rafiq Sahib.
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 131 (R)
04.00 Learning Chinese Lesson No. 9
04.30 Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers
05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih With Children Rec. 19.05.96
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00 Meet Our Friends (R)
08.00 Sindhi Programme - F / S 15.04.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab 15.05.96 (R)
10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 131 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Mulaqat Hadrat Khalifatul Masih IV
13.00 From The Archives
14.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends Rec. 19.05.96 (New)
15.00 Around The Globe : Documentary - Protective Dam of Dar - Ul - Yaman
16.00 Liqaa Ma'al Arab 16.05.96 (New)
17.00 Albanian Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 25 (New)
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 132 (New)
21.00 A Letter From London
21.30 Address by Hadhrat Khalifatul Masih IV J / S 26.07.91
23.30 Learning Norwegian Lesson No. 13

Monday 20th May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 25 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab 16.5.96 (R)
02.00 A Letter From London
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 134 (R)
04.00 Learning Norwegian Lesson No. 13 (R)
05.00 Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends Rec. 19.05.96.
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 25 (R)
07.00 Around The Globe : Documentary - Protective Dam of Dar - Ul - Yaman
08.00 Sindhi Progmmme - F / S,
09.00 Liqaa Ma'al Arab 16.5.96 (R)
10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 132 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 25 (R)
13.00 Chinese Programme - Teachings of Islam
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 20.05.96
15.00 M.T.A. Sports - Kabaddi Final Lahore Vs Faisalabad
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 27 (New)
17.00 Turkish Programme
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner -Mulaqat Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 133 (New)
21.00 Islamic Teachings - Islami Akhlaq By Laiq Tahir Sahib
22.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 20. 05.96 (R)
23.00 Learning French Lesson No. 11.

Tuesday 21st May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 27 (R)
02.00 Islamic Teachings - Islami Akhlaq By Laiq Tahir Sahib (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 133 (R)
04.00 Learning French - Lesson No. 11
05.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 20.05.96 (R)
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
07.00 M.T.A. Sports - Kabaddi Final Lahore Vs Faisalabad
08.00 Pushto Programme - Friday Sermon Rec.25.03.94
09.00 Liqaa Ma'al Arab No. 27 (R)
10.00 Bangla Programme - Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 133 (R).
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
13.00 From The Archives
14.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 21.05.96
15.00 Medical Matters - Heart Diseases by Dr.Masood - Ul - Hassan Noori Sahib
15.30 First Aid by Dr. Mujeeb Ul Haq Sahib
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 28 (New)
17.00 Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philisophy No.4
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 26 (New)
19.00 German Programme -
20.00 Learning Languages With Huzur - Lesson No. 134 (New)
21.00 Around The Globe - Hamari Kaenat No. 24
22.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV Rec. 21.05.96 (R)
23.00 Learning Chinese Lesson No.10
23.30 Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers

Wednesday 22nd May 1996

00.00 Tilawat, Hadith, News
00.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 26 (R)
01.00 Liqaa Ma'al Arab No. 28 (R)
02.00 Around The Globe - Hamari Kaenat No.24 (R)
03.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 134 (R)
04.00 Learning Chinese Lesson No. 10 (R)
04.30 Chinese Programme - Book Reading With Love To Chinese Brothers(R)
05.00 Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00 Tilawat, Hadith, News
06.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 26 (R)
07.00 Medical Matters - Heart Diseases by Dr. Masood - Ul - Hassan Noori Sahib
08.00 Russian Progmmme
09.00 Liqaa Ma'al Arab No. 28 (R)
10.00 Bangla Programme / Urdu Programme
11.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 136 (R)
12.00 Tilawat, Hadith, News
12.30 Children's Corner - Tarteel - Ul - Quran Lesson No. 26 (R)
13.00 Indonesian Programme
14.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV.Rec. 22.05.96 (New)
15.00 M.T.A. Variety Dilbar Mera Yehi Hain By Ch. Hadi Ali Sahib
16.00 Liqaa Ma'al Arab No. 29 (New)
17.00 French Programme : The Character of The Holy Prophet (S.A.W) by Jahangeer Sahib
18.00 Tilawat, Hadith, News
18.30 Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV.
19.00 German Programme
20.00 Learning Languages With Huzur Lesson No. 135 (New)
21.00 M.T.A. Life Style - Cooking Lesson
21.30 Sewing Lesson " Perahan"
22.00 Natural Cure - Homeopathy - With Hadhrat Khalifatul Masih IV. Rec. 22.05.96 (R)
23.00 Learning Arabic Lesson No. 8
23.30 Arabic Programme - Tafseer -Ul- Quran

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice.
All times are given in British time.
For more information please phone or fax.
+ 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)

☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095

ISSN: 1352 9587

Vol. 3 Friday, May 10, 1996 No. 19

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد - مئورخ احمدیت)

اسلامائزیشن کی تحریک اور علماء

مجلّہ "الدعوة" لاہور (جنوری ۱۹۹۵ء صفحہ ۵۰، ۵۱) علماء کی سیاسی سرگرمیوں پر زبردست تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"بعض جید علماء بھی اسلامائزیشن کی تحریک سے متاثر ہوئے۔ یہاں مغربی جمہوریت کو اسلامی بنایا گیا۔ یہ کام ایسے بزرگوں نے کیا جن کی اسلامی تحریک پر کوئی شبہ نہیں کیا جاسکتا۔ انگریز جو سیاسی نظام لایا تھا، اس کو ہمارے ہاں بھرپور طور پر نافذ کیا۔ اس کے لئے ہندوپاک سے لوگوں کو منتخب کیا گیا اور برطانوی یونیورسٹیوں میں تربیت دے کر واپس بھیجا گیا جو نام کے تو مسلمان ہیں لیکن یہ نمائندے انگریز کے ہیں اور یہ نظام کا کام ہے کہ انہی انگریز کے پروردہ لوگوں کو پاکستان کے مسلم عوام منتخب کرتے ہیں لیکن یہ حقیقت میں انگریز کے نمائندہ ہوتے ہیں۔ مسلم عوام کے جذبات واحساسات اور ان کی اسلام پسندی کا یہ لوگ مذاق اڑاتے ہیں۔ محض دھوکہ دے کر ووٹ لیتے ہیں۔ انگریز نے سوچ سمجھ کر یہ چکر چلایا تھا سو وہ کام دکھا گیا۔ اب لاکھ سمجھاؤ لوگ ان باتوں کو سمجھنے بلکہ سننے سے عاری ہیں اور جمہوری تباہ کن نظام مسلم معاشرے کو گھن کی طرح کھا رہا ہے۔ افسوس تو ان بزرگوں اور علماء پر ہے جنہیں اصلاح کرنا تھی۔ وہ بھی اس چکر میں پڑ گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس نظام کو بدلیں گے لیکن یہ عبوری دور ان کی مجبوری ہے۔ انہوں نے اسلامی انقلاب کے لئے ایک عبوری دور کی گنجائش نکال کر جمہوریت کو تسلیم کر لیا اور پوری قوت سے اس میں چھلانگ لگادی۔ پچاس سال ہونے کو ہیں ہمیشہ اسلام کی حفاظت بلکہ اسلامی انقلاب کے نام پر علماء انتخابات میں حصہ لیتے ہیں اور نتیجہ ہر دفعہ ان کے خلاف آتا ہے بلکہ ہر دفعہ گراف نیچے آجاتا ہے اور گزشتہ انتخابات کے نتائج پر یورپی ملکوں نے خوش ہو کر یہ تبصرے کئے کہ پاکستان میں اسلام پسندوں کا صفایا ہو گیا ہے اور نتائج یہ بتاتے ہیں کہ لوگ اسلام کو نہیں چاہتے۔ اور آئندہ دیکھتے جایئے، کیا کیا رسوائیاں ہوتی ہیں۔ اگر نہ سنبھلے اور اصلاح نہ کی تو نتائج بد سے بدتر ہوتے جائیں گے"۔

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

تبلیغی جماعت

یہی مجلّہ تبلیغی جماعت کا تذکرہ درج ذیل الفاظ میں کرتا ہے:

"ہمارے ہاں مخلص لوگوں کی ایک مثال تبلیغی جماعت ہے۔ انہوں نے اسلام میں سے چند نکات جوڑ کر ایک خاص شکل بنائی۔ ان کا چھ نکاتی پروگرام ہر بڑے چھوٹے کو ازبر ہوتا ہے۔ اسی کی تبلیغ ہوتی ہے۔ اپنی محنت اور قربانی سے وہ دنیا بھر میں نمایاں ہو چکے ہیں۔ ان کی واضح غلطی یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کی بنیادی چیزوں کو یہ کہہ کر چھوڑ دیا ہے کہ ہم ابھی ایسے دور میں تبلیغ کا کام کر رہے ہیں جس میں نہی عن المنکر اور جہاد وغیرہ کے کام نہیں آتے۔ انہوں نے کچھ کو اپنایا اور کچھ کو چھوڑا۔ اور جنہیں چھوڑا تو ان کی تاویلیں کرنے لگ گئے۔ مثلاً انہیں پوچھا جاتا ہے کہ بھائی تم جہاد کو کیوں معطل کرتے ہو تو کہتے ہیں کہ ہم تو جہاد کرتے ہیں اور وہ جہاد بالنفس ہے۔ اور جہاد کی تمام قرآنی آیتوں کی تاویل کرتے ہیں۔ احادیث رسولؐ اور نبی اکرمؐ اور صحابہؓ کے جہادی سفروں کے تمام واقعات کو تبلیغی خروج پر فٹ کرتے چلے جاتے ہیں۔ سننے والا کچھ ان کے اخلاص سے متاثر ہوتا ہے اور کچھ وہ تاویل کا ایسا شاندار رنگ جماتے ہیں کہ پتہ نہیں چلتا۔ لہذا یہ فلسفے اسلامی کاز کے لئے فائدے سے زیادہ نقصان کا باعث ہیں"۔

(ایضاً صفحہ ۵۱)

ماہ رمضان اور اس کی الوداعی ملاقات

گزشتہ رمضان کی کہانی ایک پاکستانی ادیب ثقلین بلوچ کی زبانی سنئے:۔

"۲۱ جنوری کو میرے پاس ایک بزرگ آیا اور آتے ہی اپنا تعارف کرانے لگا کہ میں ایک ماہ کے لئے آپ کا مہمان ہوں مجھے خدا نے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ میں اس سے قبل تمہارے بزرگوں کے پاس آیا کرتا تھا۔ ان پر بھی میری تعلیم فرض تھی اور آپ پر بھی ...... مجھے جس قدر خوش رکھو گے خدا اس قدر خوش ہوگا۔ جب تک تمہارا مہمان رہوں گا تمہارا دشمن زنجیروں میں جکڑا رہے گا۔ تم خدا سے جو کچھ مانگنا چاہتے ہو میرے ذریعہ سے مانگو۔ میں تمہارے رزق کی وسعت، گناہوں کی بخشش، مشکلات سے نجات، اخروی زندگی کی آسائش اور جنت الفردوس میں گھر عطا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں"۔

میں نے اپنے محترم بزرگ مہمان کی باتیں سنیں اور عرض کیا کہ "واقعتاً آپ ہمارے قدیمی مہمان ہیں۔ آپ کی عظمت کا تذکرہ ہم نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے اور انہوں نے ہمیں آپ کی حتی المقدور تعظیم کی تاکید فرمائی ہے۔ لہذا آپ خود فرمایئے کہ آپ ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں اور ہمیں آپ کی موجودگی میں کیا کیا کرنا ہوگا"۔

انہوں نے میری گزارشات غور سے سنیں اور فرمانے لگے "عزیز مجھے خدا کی طرف سے بھیجا ہوا مہمان سمجھ کر تکلف نہ کرنا، میری غذا کے بارے میں انتہائی سادگی سے کام لینا۔ ہاں اگر آپ کے گھر میں کچھ پر تکلف کھانا پک جائے یا آپ سے وافر ہو تو میری نسبت غریب ہمسایوں میں تقسیم کر دینا۔ جب تک میں تمہارا مہمان ہوں اپنی نظر نیچی رکھنا، اپنی زبان، کانوں اور آنکھوں کو گناہ سے بچائے رکھنا، شام ڈھل جائے تو میرے ساتھ نہایت سادہ کھانا کھالینا اور رات کی تاریکی چادر پھیلا دے تو تنہائی میں میرے پاس آجانا میں تمہاری ملاقات خدا سے کرا دوں گا"۔

میں ایک ماہ تک اپنے معزز مہمان کی اپنی سوچ کے مطابق خدمت کرتا رہا اور جب وہ رخصت ہونے لگے تو میں نے انہیں نئے کپڑے خرید کر دئے اور تحفے تحائف ان کی گود میں ڈالے مگر مجھے محسوس ہوا کہ وہ جاتے وقت مجھ سے خوش نہ تھے۔ میں نے تنہائی میں ان کے قدم پکڑے اور مایوس لوٹ جانے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے۔

"تم نے میرا رسمی احترام کیا۔ جس کی میں تجھ سے توقع رکھتا تھا وہ تشنہ رہی۔ میں نے تمہیں سادگی کا کہا تھا تم صبح وشام مرغن کھانے پیٹ بھر کر کھاتے رہے جبکہ تمہارے ہمسائے تر نوالے کے لئے ترستے رہے۔ تم دن بھر ایسی محافل میں شریک رہے جن سے میں نے تمہیں منع کیا تھا۔ تمہاری شامیں رنگین اور ٹیلی ویژن کے پروگرامات دیکھنے میں گزرتی رہیں۔ تم میرے جانے کے لئے اتنے بے قرار تھے کہ شب و روز گنتے رہے اور کل شب شوال کا چاند نظر آنے کے بعد تم اس قدر خوشی سے اچھلے جیسے تم مجھے عذاب سمجھ رہے تھے۔ میں تمہیں بہت کچھ دینے کی غرض سے آیا تھا مگر تم بدقسمت مجھ سے کچھ نہ لے سکے۔ تمہارے یہ کپڑے اور یہ تحفے میرے کسی کام کے نہیں ....."۔

(ماہنامہ "العارف"، مارچ ۱۹۹۶ء صفحہ ۵)

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالسرور چوہدری)

مسجد سے اسلحہ برآمد

[پاکستان]: روزنامہ جنگ لندن کی ۲۲ اپریل ۱۹۹۶ء کی اشاعت کے مطابق شاہدرہ لاہور کی ایک مسجد سے پولیس نے بھاری مقدار میں اسلحہ یعنی ہینڈ گرینیڈ، کلاشنکوفیں اور راکٹ لانچرز برآمد کئے ہیں اور ملزموں کو گرفتار کر لیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ان دہشت گردوں کا تعلق ایک مذہبی تنظیم سے ہے۔

امام مسجد پر شیطان غالب

اخبار جنگ لندن کی ۲۵ اپریل کی اشاعت کے مطابق ضلع فیصل آباد کے ایک گاؤں کی پندرہ سالہ لڑکی نے مقامی مجسٹریٹ کی عدالت میں اپنا بیان درج کراتے ہوئے کہا کہ میں اپنے گاؤں کی مسجد کے امام کے پاس قرآن مجید پڑھنے جاتی تھی۔ ایک دن مولوی نے مجھے کہا کہ وہ اپنے بیوی بچوں سے ملانے کے لئے مجھے تحصیل جڑانوالہ لے جانا چاہتا ہے۔ میں اس کی باتوں میں آکر اس کے ساتھ بس پر بیٹھ گئی۔ مولوی پہلے مجھے سرگودھا اور پھر فیصل آباد لئے پھرتا رہا اور میری عزت لوٹتا رہا۔ ملزم مولوی مشتاق احمد سے جب پوچھا گیا کہ تم نے ساٹھ سال کی عمر میں سفید ڈاڑھی کے ساتھ یہ کیا حرکت کی ہے تو اس نے کہا جی غلطی ہو گئی کیونکہ شیطان غالب آگیا تھا۔ ملزم نے تھانہ کی حوالات میں بتایا کہ اس نے لڑکی کے ساتھ جنسی تعلق قائم کرنے سے پہلے اس کے ساتھ نکاح پڑھ لیا تھا گو وہاں کوئی گواہ موجود نہیں تھا۔ پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ قائم کر لیا ہے۔

عیسائی دیگر مذاہب کے ماننے والوں سے معافی مانگیں

[انگلستان]: چرچ لیڈروں نے عیسائیوں کو مشورہ دیا ہے کہ وہ دو ہزار سال پورے ہونے کی خوشی میں تقریبات کو شان وشوکت کے ساتھ منانے کے لئے دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو بھی ان میں شمولیت کی دعوت دیں اور ان کے ساتھ اپنے گزشتہ سلوک پر اظہار ندامت کریں۔

چرچوں کی طرف سے ایک رپورٹ A chance to start again شائع ہوئی ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت پر دو ہزار سال پورے ہونے پر تقریبات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اس میں اس بات کو بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ ماضی میں عیسائیوں نے دوسرے مذاہب کے لوگوں پر صریحاً ظلم کیا ہے اور آج کی مختلف المذاہب سوسائٹی میں عیسائی تقریبات میں دیگر مذاہب والوں کو شامل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ان سے گزشتہ سلوک پر معذرت کی جائے۔

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد